Spot CMYK#Waheed

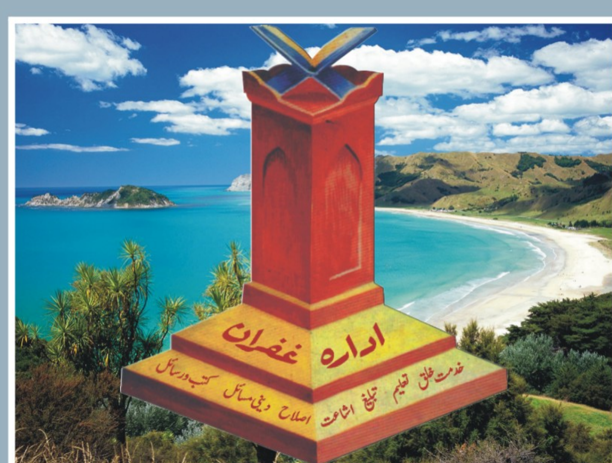

ماہنامہ

التبلیغ

راولپنڈی

بشرفِ دعا

حضرت نواب محمد عشرت علی خان قیصر صاحب رحمہ اللہ

وحضرت مولانا ڈاکٹر تنویر احمد خان صاحب رحمہ اللہ

مدیر
مفتی محمد رضوان

ناظم
مولانا عبدالسلام

مجلسِ مشاورت
مفتی محمد یونس، مفتی محمد امجد، حکیم محمد فیضان، غفار الحق

فی شمارہ............25 روپے
سالانہ..............300 روپے

پبلشرز
محمد رضوان
سرحد پرنٹنگ پریس، راولپنڈی

خط و کتابت کا پتہ
ماہنامہ التبلیغ پوسٹ بکس 959
راولپنڈی پوسٹ کوڈ 46000 پاکستان

قانونی مشیر
الحاج غلام علی فاروق
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

مستقل رکنیت کے لئے اپنے مکمل ڈاک کے پتہ کے ساتھ سالانہ فیس صرف 300 روپے ارسال فرما کر گھر بیٹھے ہر ماہ ماہنامہ "التبلیغ" حاصل کیجئے

ڈاک کا پتہ تبدیل ہو جانے یا ماہنامہ موصول نہ ہونے کی صورت میں رکنیت نمبر کا حوالہ دے کر فوری اطلاع کریں

اس دائرہ میں سرخ نشان آپ کی رکنیت ختم ہونے کی علامت ہے، آئندہ شمارہ رکنیت فیس موصول ہونے پر ارسال کیا جاسکے گا

برائے رابطہ...... ادارہ غفران ٹرسٹ چاہ سلطان گلی نمبر 17
عقب پٹرول پمپ و چمڑا گودام راولپنڈی صوبہ پنجاب پاکستان

فون: 051-5507530-5507270 فیکس: 051-5780728

www.idaraghufran.org

Email: idaraghufran@yahoo.com

ترتیب وتحریر

صفحہ

اداریہ ....سیلاب کی تباہ کاریاں اور حفاظتی تدابیر............مفتی محمد رضوان ۳

درسِ قرآن (سورہ بقرہ: قسط ۱۰۷)... حرام وناجائز خوری کی ممانعت وقباحت..............// // ۶

درسِ حدیث ......خواتین کا مسجدِ حرام ومسجدِ نبوی میں آ کر نماز پڑھنا..........// // ۱۴

مقالات ومضامین: تزکیۂ نفس، اصلاحِ معاشرہ واصلاحِ معاملہ

جنت کے قرآنی مناظر (جنت اوراس کی بہاریں: قسط۱۲)............................مفتی محمد امجد حسین ۱۹

معانقہ کے آداب واحکام...مولانا محمد ناصر ۲۶

شہاب الدین غوری کے مزار پر...محمد امجد حسین ۳۴

ماہِ شعبان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات...............مولانا طارق محمود ۳۹

علم کے مینار.....جن کی گود میں امت کے امام، اسلام کے سپوت پلے..مفتی محمد امجد حسین ۴۲

تذکرۂ اولیاء:................حیاتِ لطیف الامت (قسط۵)............مفتی محمد امجد حسین ۴۸

پیارے بچو!...............حضرت ھود علیہ السلام........................مولانا محمد ناصر ۵۶

بزمِ خواتین ....حسد (قسط۳)..........................مفتی محمد یونس ۵۹

آپ کے دینی مسائل کا حل.... نیند (Sleep) سے وضو ٹوٹنے کا حکم .....ادارہ ۶۲

کیا آپ جانتے ہیں؟......... سونے کے آداب (قسط۹).................مفتی محمد رضوان ۷۹

عبرت کدہ .... حضرت یوسف علیہ السلام (قسط۳۸)...............ابوجویریہ ۸۴

طب وصحت.................... حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۳)..............مفتی محمد رضوان ۸۷

اخبارِ ادارہ .... ادارہ کے شب وروز...............مولانا محمد امجد حسین ۹۱

اخبارِ عالم .... قومی وبین الاقوامی چیدہ چیدہ خبریں..........حافظ غلام بلال ۹۴

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

مفتی محمد رضوان

سیلاب کی تباہ کاریاں اور حفاظتی تدابیر ?

وطنِ عزیز کو سالہا سال سے خطرناک سیلابوں کا سامنا ہے، اور اب کئی سالوں سے ہر سال خاص طور پر موسمِ برسات میں بڑے سیلابی ریلوں کی تباہ کاریوں سے دوچار ہونا پڑ رہا ہے، گزشتہ سالوں کے سیلابوں کے زخم بھرتے نہیں کہ دوسرے بڑے سیلاب کے تازہ اور گہرے گھاؤ ابھر آتے ہیں۔

اور ہر مرتبہ کے سیلاب کے نقصانات اور تباہیوں سے نئی تاریخیں رقم ہوتی ہیں، اب تک وطنِ عزیز میں ہونے والی سیلاب کی جسمانی، مالی، معاشی و معاشرتی تباہ کاریاں اتنی زیادہ ہیں کہ جن کو احاطۂ شمار میں لانا مشکل ہے۔

سیلاب کی زد میں اب تک کتنی قیمتی انسانی جانیں تلف ہوچکیں، کتنے بچے یتیم ولاوارث ہوچکے، کتنی عورتیں بیوہ ہوچکیں، کتنے بچے، بڑے اور بوڑھے معذور و اپاہج یا بیمار ہوچکے، کتنے قیمتی جانور اور مویشی ضائع ہوچکے، کتنے مکانات وعمارات منہدم و ناکارہ ہوچکیں، کتنا قیمتی مال ناکارہ ہوچکا، اور کتنی کھڑی فصلیں تباہ ہوچکیں، اور ملک کو سیلاب کی وجہ سے کتنے معاشی نقصان کا سامنا کرنا پڑا، اور اب تک کتنے لوگ کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، ان سب چیزوں کا اعداد و شمار بہت مشکل ہے۔

بلاشبہ سیلاب اور زلزلہ وغیرہ جیسی چیزیں، قدرتی آفتیں اور آزمائشیں کہلاتی ہیں، اور ان میں جہاں ایک طرف قدرت کی طرف سے بندوں کے صبر اور بے صبری کا امتحان ہوتا ہے، اسی طرح گناہوں کی کثرت اور انسانوں کی بداعمالیوں کا بھی ان آفتوں میں بہت بڑا دخل ہوتا ہے، لیکن ان سب چیزوں کے باوجود اس عالمِ اسباب میں ظاہری اسباب کو اختیار کرنے کا بھی قدرت کی طرف سے انسان کو مکلّف قرار دیا گیا ہے، اس لئے صبر و ہمت اور اپنے اعمال کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ہمیں، سیلاب کے ظاہری اسباب پر بھی غور کرنا اور ان کا مناسب انتظام اور حفاظتی تدابیر کو اختیار کرنا، وقت کی ضرورت ہے۔

ہمارے نزدیک صبر و ہمت، نیک اعمال اور توبہ کے ساتھ ساتھ چند ظاہری تدابیر ایسی ہیں کہ ان کو عوامی اور حکومتی سطح پر اختیار کرنے سے کافی حد تک سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچایا جاسکتا ہے، جن کو ذیل میں

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)...... پانی گزرنے والے مقامات (نالوں، ندیوں اور دریاؤں وغیرہ) کی صفائی اور ستھرائی کا اہتمام کیا جائے اور ان میں کوڑا کرکٹ ڈالنے اور بھرنے سے پرہیز کیا جائے۔

(۲)...... پانی گزرنے والے نشیبی مقامات اور ان کے قرب وجوار میں رہائش اختیار کرنے، اور وہاں مکانات وعمارات کی تعمیر کرنے سے اجتناب کیا جائے۔

اور حکومتی سطح پر ایسی جگہ کے مکینوں کو متبادل جگہیں آسان طریقوں پر فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے۔

(۳)...... ہر سال موسم برسات میں ایسے نشیبی اور برساتی پانی گزرنے والے علاقوں سے قبل از وقت لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہو جانا چاہیے۔

(۴)...... حکومت کی طرف سے آبادیوں کی طرف کے دریاؤں کے بندوں کو مضبوط کیا جائے، اور مناسب مقامات سے پانی گزرنے والی جگہوں کو کشادہ اور صاف کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

(۵)...... ملک میں مختلف مقامات پر بڑے اور چھوٹے ڈیم تعمیر کئے جائیں، جن کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچنے میں مدد حاصل ہوگی، بلکہ اسی کے ساتھ ملک میں بجلی و پانی کی قلت دور ہو کر معاشی استحکام بھی حاصل ہوگا۔

اور ہمارے نزدیک بطور خاص ملک میں بڑے اور چھوٹے مختلف قسم کے ڈیمز تعمیر کرنا کئی جہات سے اس وقت ملک کی شدید اور اہم ضرورت ہے۔

مگر افسوس کہ ہمارے یہاں کم علمی، بلکہ ایک سازش کے تحت لوگوں کو الٹا سبق پڑھایا، اور سکھایا جاتا ہے، چنانچہ ڈیمز جو ہر طرح سے ملک کی ضرورت وافادیت کا باعث ہیں، ان کو الٹا ملک کے لئے نقصان دہ اور تباہی کا باعث گردانا جاتا ہے۔

حالانکہ اولاً تو ڈیموں کی تعمیر سے ملک کو نقصان کے بجائے ان گنت فوائد حاصل ہوتے ہیں، دوسرے اگر کوئی نقصان بھی ہو تو جزوی نوعیت کا ہوتا ہے، کچھ لوگوں کو ڈیم تعمیر ہونے والی جگہ سے اپنی رہائشیں اور زمینیں چھوڑنی پڑتی ہیں، اور دوسری جگہ میں منتقل ہونا پڑتا ہے، اس لئے وہ وہاں کے متاثرین کہلاتے ہیں، مگر یہ بات اہلِ دانش واہلِ عقل کے درمیان مسلم ہے کہ "کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے"، اور اگر غور کیا جائے تو اس نتیجہ تک پہنچنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی کہ اب تک ان گنت سیلاب کے نتیجہ میں جو تباہ کاریاں ہو چکی ہیں، اور جو ہونے والی ہیں، ان کے مقابلہ میں ڈیموں کی تعمیر سے ہونے والے

Idara Ghufran

جزوی نقصانات اور متاثرین کی کوئی حیثیت واہمیت نہیں، اور اگر حکومتی سطح پر ایسے متاثرین کو متبادل مقامات اور مناسب سہولیات فراہم کرنے کا انتظام کیا جائے، تو وہاں کے لوگوں کے کافی حد تک خدشات کا ازالہ ہوسکتا ہے، اس غرض کے لئے اگر حکومت کی طرف سے پیشگی کوئی مناسب متبادل جگہیں فراہم کردی جائیں، جہاں رہائشی ضروریات وسہولیات فراہم کردی جائیں، تو بہت بہتر ہے۔

ہمارے یہاں سیلاب کے مواقع پر بھارت کو بھی موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ڈیموں میں زیادہ پانی ہوجانے کی صورت میں اضافی پانی چھوڑ دیتا ہے، جس سے سیلاب میں اضافہ ہوجاتا ہے، لیکن ہمارے یہاں اس طرح سے آنے والے پانی کو ڈیم بنا کران میں پانی کا اسٹاک محفوظ رکھنے کا انتظام نہیں کیا جاتا، اور وہی پانی جو ڈیم ہونے کی صورت میں افادیت وضرورت کے کام آسکتا ہے، وہی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔افسوس کہ بھارت کے تو مختلف ڈیم بنانے پر اعتراضات واحتجاجات کئے جاتے ہیں، لیکن خود اپنے یہاں ڈیم بنا کر اپنی ضرورت پوری کرنے کا انتظام نہیں کیا جاتا۔

ہمیں دوسروں پر اعتراضات واحتجاجات سے زیادہ اپنے یہاں تعمیری کاموں پر زیادہ زور دینا چاہئے، جن پر ہمیں قدرت ودسترس حاصل ہے۔

اس لئے اب اس بات میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں رہی کہ حکومت اور عوام سب متحد ہوکر ’’کالاباغ‘‘ جیسے بڑے اور چھوٹے دوسرے ڈیمز تعمیر کرنے میں یک جان ہوجائیں، اور اس سلسلہ میں پائے جانے والے بے جا شکوک وشبہات کا خاتمہ کریں۔

ہمیں امید ہے کہ مذکورہ بالا تجاویز وتدابیر کو بروئے کار لانے سے سیلاب کی تباہ کاریوں سے ہماری قوم بڑی حد تک نجات وحفاظت پاسکتی ہے۔اللہ کرے کہ ایسا ہو۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

(سورہ بقرہ قسط ۱۰۷، آیت ۱۸۸)   مفتی محمد رضوان

حرام وناجائز خوری کی ممانعت وقباحت

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (سورة البقرة، رقم الآية ۱۸۸)

ترجمہ: اور نہ کھاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو باطل طریقہ سے، اور نہ لے جاؤ حاکموں کے پاس ان مالوں کو تاکہ تم کھاؤ لوگوں کے مالوں میں سے کسی فریق کے مال کو گناہ کے طریقہ پر، حالانکہ تم کو علم بھی ہے (۱۸۸)

تفسیر وتشریح

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو آپس میں ایک دوسرے کے مالوں کو باطل اور ناجائز طریقہ پر کھانے سے منع فرمایا ہے، اور دنیا میں مال کی مختلف قسمیں ہیں، اس لئے ایک مال کے بجائے جمع کے صیغہ کے ساتھ مالوں کا ذکر فرمایا، خواہ روپیہ پیسہ کی شکل میں ہو، یا زمین وجائیداد کی شکل میں، یا پھر کسی اور چیز کی شکل میں، اور کھانے سے مراد خاص پیٹ میں لے جانا نہیں ہے، بلکہ کسی بھی طرح سے حاصل کرنا اور لینا ہے، اور کھانا ایک محاورہ ہے، جیسا کہ ہماری بول چال میں ہڑپ کرنے کا محاورہ استعمال ہوتا ہے، اور باطل وناجائز طریقہ سے دوسرے کا مال ہڑپ کرنے اور قبھانے کی ایک شکل عدالت یا حاکم کے پاس جھوٹا وناجائز مقدمہ کرکے یا کسی بھی قانونی راستہ سے دوسرے کے مال پر قبضہ کرنا ہے، جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا، اور بتلایا گیا کہ اس طرح دوسرے کا مال حاصل کرنا گناہ ہے، اور علم ہوتے ہوئے اس گناہ کا ارتکاب کرنا اور بھی سنگین جرم ہے۔

مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے مال کو باطل طریقہ سے کھانے کی ممانعت کے الفاظ کے ذریعہ حرام خوری کی جتنی بھی صورتیں ممکن ہیں، ان سب کو انتہائی جامع انداز میں ممنوع اور حرام قرار دے دیا ہے۔

سورہ نساء کی ایک آیت میں بھی اس سے ملتا جلتا مضمون آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ (سورة النساء، رقم الآية ۲۹)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ترجمہ:اے ایمان والو!نہ کھاؤ تم آپس میں ایک دوسرے کے مال کو باطل طریقہ سے،مگر یہ کہ تجارت ہو تمہاری آپس کی رضامندی سے (سورہ نساء)

باطل طریقہ پر مال کھانے میں جھوٹا دعویٰ ومقدمہ کرکے یا جھوٹی گواہی دے کر یا جھوٹی قسم کھا کر یا حق کا انکار کرکے یا لوٹ مار وغصب کرکے یا چوری وڈاکہ کے ذریعہ سے یا کسی طرح سے خیانت کرکے یا سود ورشوت کے طور پر یا جوے کے ذریعہ سے یا باطل وفاسد طریقہ پر معاملہ کرکے یا خوش دلی کے بغیر دوسرے کا مال حاصل کرکے یا کسی اور ناجائز وغلط طریقہ پر مال حاصل کرنے کی جتنی بھی صورتیں ہیں،وہ سب اس میں داخل ہیں۔

اور قرآن وسنت میں ان سب کی ممانعت اور بُرائی آئی ہے (التفسیر المظہری،سورۃ البقرۃ،تحت رقم الآیۃ ۱۸۸)

احادیثِ مبارکہ میں حلال مال حاصل کرنے کی ترغیب وتاکید اور حرام مال سے بچنے کا تفصیلی حکم وذکر آیا ہے،جن میں سے کچھ احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو اس امت کا عظیم فتنہ فرمایا ہے۔

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً، وَإِنَّ فِتْنَةَ أُمَّتِي الْمَالُ (مسند احمد،رقم الحديث ۱۷۴۷۱،باسناد قوی)

ترجمہ:میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کے لئے ایک فتنہ ہوا ہے اور میری امت کا فتنہ مال ہے (مسند احمد)

فتنہ سے مراد آزمائش ہے،اور بعض اوقات فتنہ سے مراد گمراہی اور گناہ بھی ہوا کرتا ہے۔

مال کے ذریعہ سے اس امت کی آزمائش بھی بڑی ہے،اور مال اس امت کے لئے بڑی گمراہی اور گناہ کا بھی سبب بن جاتا ہے،جیسا کہ اس امت کے موجودہ حالات سے ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ، وَالدِّرْهَمِ، وَالْقَطِيْفَةِ، وَالْخَمِيْصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَّمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ (بخاری، رقم الحديث ۲۸۸۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینار و درہم (یعنی روپیہ وپیسہ) اور ریشمی اور اونی (یعنی عمدہ) لباس و کپڑوں کے بندے (یعنی مال ودولت اور اسباب کے پجاری) ہلاک

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ہوں، اگر انہیں یہ چیزیں ملتی ہیں تو راضی ہوجاتے ہیں اور اگر نہیں ملتی، تو راضی نہیں ہوتے (بخاری)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَھَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ، وَالشَّرَفِ لِدِیْنِہٖ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۵۷۹۴، باسناد صحیح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو بھوکے بھیڑیے جن کو بکریوں کے ریوڑ (اور مجمع وجمگھٹے) میں چھوڑ دیا جائے، اتنا فساد برپا نہیں کرتے، جتنا کہ انسان کا مال اور جاہ (ومنصب وعہدہ) کی حرص وہوس، اس کے دین میں فساد برپا کرتی ہے (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ: لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِیَ وَادِیًا مَلْئًا مِنْ ذَھَبٍ أَحَبَّ إِلَیْہِ ثَانِیًا، وَلَوْ أُعْطِیَ ثَانِیًا أَحَبَّ إِلَیْہِ ثَالِثًا، وَلَا یَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ (بخاری، رقم الحدیث ۶۴۳۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر ابنِ آدم کو سونے کی ایک بھری ہوئی وادی مل جائے، تو اس کو دوسری وادی کی اس سے بھی زیادہ خواہش ہوتی ہے، اور اگر دوسری وادی مل جائے، تو تیسری وادی کی اس سے بھی زیادہ خواہش ہوتی ہے، اور ابنِ آدم کا پیٹ تو صرف مٹی ہی بھرتی ہے، اور اللہ اس پر متوجہ ہوتا ہے، جو (اللہ سے) توبہ کرتا ہے (بخاری)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَیْسَ الْغِنَی عَنْ کَثْرَۃِ الْعَرَضِ، وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ (بخاری، رقم الحدیث ۶۴۴۶)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اصل غناء (ومالداری) سامان زیادہ ہونے سے نہیں، بلکہ اصل غناء (ومالداری) نفس (ودل) کا غنی (ومالدار) ہونا ہے (بخاری)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِثْنَتَانِ یَکْرَھُھُمَا ابْنُ آدَمَ، اَلْمَوْتُ، وَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَۃِ، وَیَکْرَہُ قِلَّۃَ الْمَالِ، وَقِلَّۃُ الْمَالِ أَقَلُّ لِلْحِسَابِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۳۶۲۵، باسناد جید)

Idara Ghufran

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابن آدم دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے، ایک موت ہے، حالانکہ موت مومن کے لئے (دنیا کے ایمانی وجسمانی) فتنہ (مثلاً کفر وشرک اور دنیا کے مصائب) سے بہتر ہے، اور دوسرے وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے، حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے دن) حساب (وعذاب) میں کمی کا باعث ہے (مسند احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا کہ:

فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَ لَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيْبُوْنَهُ، أَلَا، نَعَمْ (بخاری، رقم الحدیث ۶۷۸۵)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں جو حق کے سوا ہوں ایک دوسرے پر حرام کردی ہیں، جس طرح تمہارا آج کا دن تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں حرام ہے، سنو کیا میں نے (دین کی) تبلیغ کردی، تین مرتبہ آپ نے یہ بات فرمائی اور ہر مرتبہ لوگوں نے جواب دیا کہ بے شک (بخاری)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَّأْخُذَ عَصَا أَخِيْهِ بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسِهٖ وَذٰلِكَ لِشِدَّةِ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَالِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ (مسند أحمد، باسناد صحيح)

ترجمہ: کسی مسلمان کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی لاٹھی بھی بغیر اس کی خوشدلی کے لے، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ کے رسول نے ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے مال کے احترام کو سختی کے ساتھ لازم کردیا ہے (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا، إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ) وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ، يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ (مسلم، رقم الحدیث ۱۰۱۵ "۶۵")

Idara Ghufran

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! بے شک اللہ پاکیزہ ہے، پاکیزہ چیز ہی کو قبول فرماتا ہے، اور بے شک اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے، جس کا رسولوں کو حکم دیا ہے، پس فرمایا کہ اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو، بے شک میں تمہارے اعمال کو اچھی طرح جانتا ہوں، اور فرمایا کہ اے ایمان والو! اللہ نے جو تم کو رزق دیا، اس میں سے پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ، پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا جو دور سے لمبا سفر کر کے (بیت اللہ وغیرہ کے لئے) جاتا ہے اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں بدن پر گردوغبار اَٹا ہوا ہے اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے یارب یارب کہہ کر دعا کرتا ہے (یہ شخص دعا تو کررہا ہے) اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، اور پینا حرام ہے اور پہننا حرام ہے اور اس کی غذا حرام ہے پس ان حالات کی وجہ سے اس کی دعا کیوں کر قبول ہوگی (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ حرام مال استعمال کرنے کی وجہ سے دعاء کی قبولیت سے محرومی ہو جاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ، لَأَنْ یَّأْخُذَ أَحَدُکُمْ حَبْلَہٗ، فَیَذْھَبَ إِلَی الْجَبَلِ، فَیَحْتَطِبَ، ثُمَّ یَأْتِیَ بِہٖ یَحْمِلُہٗ عَلٰی ظَھْرِہٖ، فَیَبِیْعَہٗ فَیَأْکُلَ، خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ أَنْ یَّسْأَلَ النَّاسَ، وَلَأَنْ یَّأْخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَہٗ فِیْ فِیْہِ، خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ أَنْ یَّجْعَلَ فِیْ فِیْہِ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۴۰۹۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، تم میں سے کوئی آدمی رسی لے کر پہاڑ پر جائے، پھر وہاں سے لکڑیاں کاٹے اور اپنی پیٹھ پر رکھ کر (رسی سے باندھ کر) لائے، اور اسے فروخت کردے، پھر اس کمائی کو کھالے (اور استعمال کرلے) یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی سے جا کر سوال کرے (اور بھیک مانگے) اور انسان کے لئے مٹی لے کر اپنے منہ میں ڈال لینا اس سے بہتر ہے کہ اپنے منہ میں حرام کا لقمہ ڈالے (مسند احمد)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ:

وَإِنَّ ھٰذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ، فَمَنْ یَّأْخُذْہُ بِحَقِّہٖ یُبَارَکْ لَہٗ فِیْہِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۶۸۳۷، باسناد صحیح)

ترجمہ: اور یہ مال میٹھا اور سرسبز (ہرابھرا) ہے، پس جو شخص اس کو اس کے حق کے ساتھ (یعنی جائز طریقہ پر) لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے (مسند احمد)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ: حَتّٰی یَتَفَرَّقَا،فَإِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا، وَإِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا(بخاری،رقم الحدیث ۲۰۷۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچنے والے اور خریدنے والے کو اختیار ہے جب تک کہ دونوں جدا نہ ہوں، اگر دونوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان دونوں کی خرید وفروخت میں برکت عطا کی جاتی ہے، اور اگر دونوں نے (عیب وغیرہ کو) چھپایا اور جھوٹ بولا تو ان دونوں کی خرید وفروخت کی برکت ختم کردی جاتی ہے (بخاری)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْیَمِیْنُ الْفَاجِرَۃُ تُذْھِبُ الْمَالَ أَوْ تَذْھَبُ بِالْمَالِ (مسند البزار، رقم الحدیث ۱۰۳۴،باسناد صحیح)

ترجمہ: نبی ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹی قسم مال کو ضائع کردیتی ہے، یا مال کو لے اُڑتی ہے (بزار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

اَلْیَمِیْنُ الْکَاذِبَۃُ مُنْفِقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ، مُمْحِقَۃٌ لِلْکَسْبِ (مسند احمد، رقم الحدیث ۷۲۹۳،باسناد صحیح علی شرط مسلم)

ترجمہ: جھوٹی قسم مال تو فروخت کرانے کا ذریعہ بن جاتی ہے، لیکن آمدنی (یعنی نفع) کو مٹا دیتی (اور ختم کردیتی) ہے (مسند احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُنَّ؟ قَالَ: اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَکْلُ الرِّبَا، وَأَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ، وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ(بخاری،رقم الحدیث ۲۷۶۶،کتاب الوصایا)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچو، صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ ہلاک کرنے والے کون سے گناہ ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور جادو کرنا، اور اس جان کو قتل کرنا جس کو

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، مگر یہ کہ وہ قتل حق پر مبنی ہو(کہ جس کو خود شریعت نے قتل کرنے کا حکم دیا ہو) اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا، اور جہاد کے موقع پر پیٹھ پھیرنا، اور مومن پاک دامن عورتوں کو تہمت لگانا (بخاری)

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنِ صَبْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ، امْرِءٍ مُسْلِمٍ، وَهُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللّٰهَ أَجْذَمَ (ابن حبان،رقم الحديث ۵۰۸۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جھوٹی قسم اٹھائی، تا کہ وہ کسی مسلمان کی مالی حق تلفی کرے، تو وہ اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے گا (ابنِ حبان)

حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : وَهُوَ يَمْشِيْ بَيْنَ جَمْرَتَيْنِ مِنَ الْجِمَارِ، وَهُوَ يَقُوْلُ : مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنْ مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنٍ فَاجِرَةٍ فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا مِنَ النَّارِ (صحيح ابن حبان،رقم الحديث ۵۱۶۵، كتاب الغصب)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا، جبکہ آپ (منیٰ میں) دو جمروں (یعنی پتھر نما شیطانوں) کے درمیان چل رہے تھے کہ جس نے کسی مسلمان کے مال میں سے جھوٹی قسم کے ذریعہ ایک بالشت بھی (کوئی چیز) لی، تو اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا گھر تیار کرلے (ابنِ حبان)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ قَالَ : رَجُلٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَمْ يُحِلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ؟ قَالَ : إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فَيَكْذِبُوْنَ، وَيَحْلِفُوْنَ وَيَأْثَمُوْنَ (مسند احمد،رقم الحديث ۱۵۶۶۹ ،باسناد صحيح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اکثر تجار فجار (یعنی فاسق اور گناہ گار) ہوتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا اللہ نے بیع (یعنی خرید وفروخت) کو حلال نہیں کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہیں، لیکن یہ (تاجر) لوگ جب بات کرتے ہیں تو جھوٹ بولتے ہیں اور قسم اٹھا کر گناہگار ہوتے ہیں (مسند احمد)

مطلب یہ ہے کہ تاجر بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں، اور جھوٹی قسم اُٹھاتے ہیں، یا قسم اُٹھا کر ذرا سے

Idara Ghufran

مال کے لالچ میں قسم توڑ دیتے ہیں، اس لئے ایسے تُجّار، فُجّار (یعنی گناہ گار) ہیں۔

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا، بِقَوْلِهِ، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْهَا (بخاری، رقم الحديث ۲۶۸۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک تم میری طرف اپنے جھگڑے پیش کرتے ہو، اور شاید تم میں سے کوئی شخص دلیل پیش کرنے میں دوسرے سے زیادہ تیز ہو اور میں اس کو اس کے بھائی کے حق میں سے اس کے کہنے (اور دلیل پیش کرنے) کی وجہ سے کچھ دلا دوں تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے جو میں اسے دے رہا ہوں وہ اسے نہ لے (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَمَنْ قَطَعْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ قِطْعَةً، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ (ابن ماجه، رقم الحديث ۲۳۱۸، كتاب الاحكام)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو انسان ہوں، اور شاید کہ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ تیز ہو (اور اپنی بات کی تیزی کی وجہ سے دوسرے کو کمزور ثابت کردے) تو جس کے لئے میں اُس کے بھائی کے حق کا فیصلہ کر دوں، تو میرا یہ فیصلہ اُس کے لئے جہنّم کا ٹکڑا ہوگا (ابنِ ماجہ)

اس جیسی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم و قاضی کا فیصلہ ظاہر پر ہوتا ہے، یعنی وہ ظاہری دلائل کے مطابق فیصلہ کیا کرتا ہے، اور وہ خفیہ یا چھپے ہوئے پہلو یا باطن کا مکلّف نہیں ہوتا۔

اسی لئے اگر کوئی کسی چیز کے متعلق جھوٹا دعویٰ کرے، اور کسی چالاکی و مکاری سے کام لے کر (قاضی و جج، یا پنچایت وغیرہ کے ذریعہ سے) فیصلہ اپنے حق میں کرالے، تو اس کے لئے وہ چیز جائز اور حلال نہیں ہو جاتی۔

اور اس کی تائید سورہ بقرہ کی مذکورہ زیرِ تفسیر آیت سے بھی ہوتی ہے، جس میں حکام کے پاس ناجائز مقدمہ لے جا کر مال کھانے کو باطل طریقہ سے مال کھانا قرار دیا گیا ہے (تفسير ابن كثير، تحت رقم الآية ۱۸۸)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

درسِ حدیث مفتی محمد رضوان

احادیثِ مبارکہ کی تفصیل وتشریح کا سلسلہ

S

خواتین کا مسجدِ حرام ومسجدِ نبوی میں آ کر نماز پڑھنا

خواتین کو خاص نماز پڑھنے کے لئے مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی میں جانے کا اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ صحیح احادیث کی رو سے اُن کے لئے وہاں بھی اپنے گھروں اور رہائش گاہوں میں باپردہ طریقہ پر رہتے ہوئے نماز پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَ کُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُیُوْتُھُنَّ خَیْرٌ لَّھُنَّ (سنن أبی داود) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنی عورتوں کو مساجد سے منع نہ کرو، البتہ اُن کے گھر اُن کے لئے زیادہ بہتر ہیں (ابوداؤد؛ حاکم)

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ أَنَّہٗ قَالَ: خَیْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُیُوْتِھِنَّ (مسند احمد) [2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کی سب سے بہترین مساجد ان کے اندرونی گھر ہیں (مسند احمد)

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ:

---

[1] رقم الحدیث ۵۶۷،باب ما جاء فی خروج النساء إلی المسجد؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۵۵، قال الحاکم:ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین، فقد احتجا جمیعا بالعوام بن حوشب، وقد صح سماع حبیب من ابن عمر، ولم یخرجا فیہ الزیادۃ وبیوتھن خیر لھن وشاھدہ .

وقال الذھبی فی التلخیص: علی شرطھما.

[2] رقم الحدیث ۲۶۵۴۲؛ صحیح ابنِ خزیمۃ، رقم الحدیث ۱۶۸۳؛ السنن الکبریٰ للبیھقی، رقم الحدیث ۵۳۶۰؛ مستدرک حاکم، رقم الحدیث ۷۵۶؛ مسند شھاب قضاعی، رقم الحدیث ۱۱۵۷.

فی حاشیۃ مسند احمد: حدیث حسن بشواھدہ.

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِہَا خَیْرٌ مِّنْ صَلَاتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلَاتُہَا فِیْ حُجْرَتِہَا خَیْرٌ مِّنْ صَلَاتِہَا فِیْ دَارِہَا وَصَلَاتُہَا فِیْ دَارِہَا خَیْرٌ مِّنْ صَلَاتِہَا خَارِجٌ (المعجم الاوسط للطبرانی) ؎۱

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کی وہ نماز جو اس کے کمرہ میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو دالان (یعنی برآمدہ) میں ہو، اور اس کی وہ نماز جو دالان میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو گھر کے صحن میں ہو اور اس کی وہ نماز جو گھر کے صحن میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو گھر سے باہر (مسجد وغیرہ میں) ہو (طبرانی)

اسی قسم کی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بھی مروی ہے۔ ؎۲

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

صَلَاۃُ الْمَرْأَۃِ فِیْ بَیْتِہَا أَفْضَلُ مِّنْ صَلَاتِہَا فِیْ حُجْرَتِہَا وَصَلَاتُہَا فِیْ مَخْدَعِہَا أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِہَا فِیْ بَیْتِہَا (ابو داؤد) ؎۳

ترجمہ: عورت کی اپنے گھر کے اندر والے حصہ میں نماز پڑھنا افضل ہے، اس کے دالان (یعنی برآمدہ) میں نماز پڑھنے سے، اور عورت کا اندر والی کوٹھری میں نماز پڑھنا اس کے کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے (ابوداؤد)

؎۱ رقم الحدیث ۹۱۰۱، ج۹ ص۴۸، باب المیم.

قال المنذری: رواہ الطبرانی فی الأوسط بإسناد جید (الترغیب والترھیب ج۱ ص۱۴۱)

؎۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ":لأن تصلی المرأۃ فی بیتھا خیر من أن تصلی فی حجرتھا، ولأن تصلی فی حجرتھا خیر من أن تصلی فی الدار، وأن تصلی فی الدار خیر من أن تصلی فی المسجد "(شعب الإیمان، رقم الحدیث ۷۴۳۵)

قال الألبانی: قلت :و لکنہ شاھد لا بأس بہ لحدیث عائشۃ ، فالحدیث حسن بمجموعھما .و لہ شاھد آخر من حدیث أم حمید امرأۃ أبی حمید الساعدی مرفوعا بنحوہ ، و لہ عنھا طریقان یقوی أحدھما الآخر کما بینتہ فی "تخریج الترغیب، فالحدیث بہ صحیح (السلسلۃ الصحیحۃ الکاملۃ، تحت رقم الحدیث ۲۱۴۲)

؎۳ رقم الحدیث ۵۷۰،کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی خروج النساء إلی المسجد؛ مستدرک حاکم رقم الحدیث ۷۵۷؛ السنن الکبریٰ للبیھقی، رقم الحدیث ۵۳۶۱؛ الاوسط لابن المنذر، رقم الحدیث ۲۰۸۲ باختصار.

قال الحاکم: ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ، وقد احتجا جمیعا بالمورق بن مشمرج العجلی (حوالہ بالا) وقال الذھبی فی التلخیص: علی شرطھما.

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اورحضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ أَحَبَّ صَلَاةٍ تُصَلِّيهَا الْمَرْأَةُ إِلَى اللَّهِ فِي أَشَدِّ مَكَانٍ فِيْ بَيْتِهَا ظُلْمَةً (صحيح ابن خزيمة) ۱؎

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کو عورت کی سب سے زیادہ محبوب وہ نماز ہے، جو وہ اپنے گھر کے زیادہ اندھیرے (اور پردہ) والے حصہ میں پڑھتی ہے (ابنِ خزیمہ)

اسی قسم کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ ۲؎

اورحضرت ابوالاحوص رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ صَلاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا، وَصَلاتُهَا فِيْ حُجْرَتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهَا فِيْ دَارِهَا، وَصَلاتُهَا فِيْ دَارِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلاتِهَا فِيْمَا سِوَاهُ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا خَرَجَتْ تَشَرَّفَ لَهَا الشَّيْطَانُ (المعجم الكبير للطبراني) ۳؎

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کا اپنے گھر کے اندر والے حصہ میں نماز پڑھنا زیادہ فضیلت کا باعث ہے، بنسبت گھر کے دالان (وبرآمدہ) میں نماز پڑھنے سے، اور عورت کا گھر کے دالان میں نماز پڑھنا افضل ہے گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے، اور عورت کا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا افضل ہے، گھر کے علاوہ کسی اور جگہ نماز پڑھنے سے پھر فرمایا کہ: بے شک عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کو جھانکتا، تاکتا ہے (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی حضرت اُمِ حمید جو کہ ابوحمید ساعدی کی بیوی ہیں، اُن سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱؎ رقم الحديث ۱۶۹۱، كتاب الامامة فى الصلاة، باب اختيار صلاة المرأة فى أشد مكان من بيتها ظلمة.
قال الألبانی :حسن بما بعده(حاشية ابنِ خزيمة)

۲؎ عن أبی هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :إن أحب صلاة تصليها المرأة إلى الله أن تصلى فى أشد مكان من بيتها ظلمة(صحيح ابن خزيمة، رقم الحديث ۱۶۹۲)
قال الألبانی: حسن بما قبله(حاشية ابنِ خزيمة)

۳؎ رقم الحديث ۹۴۸۲، ج۹ص۲۹۵.
قال الهيثمی:رواه الطبرانی فی الكبير ورجاله رجال الصحيح(مجمع الزوائد ج۲ص۳۴، تحت رقم الحديث ۲۱۰۹، باب خروج النساء إلى المساجد وغير ذلک وصلاتهن فی بيوتهن وصلاتهن فی المسجد)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

أَنَّهَا جَاءَ تِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلَاةَ مَعَكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلَاةَ مَعِيْ وَصَلَاتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ وَصَلَاتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلَاتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتْ اَللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ (مسند احمد) [1]

ترجمہ: وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، اورعرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے آپ کے ساتھ (مسجدِ نبوی میں باجماعت) نماز پڑھنے کا شوق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق رکھتی ہو، مگر تمہاری وہ نماز جو اندرونی کوٹھڑی میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو کمرہ میں ہو، اور تمہاری وہ نماز جو کمرہ میں ہو اس نماز سے بہتر ہے جو گھر کے احاطہ میں ہو اور تمہاری وہ نماز جو گھر کے احاطہ میں ہو، اُس نماز سے بہتر ہے جو محلّہ کی مسجد میں ہو، اور تمہاری وہ نماز جو محلّہ کی مسجد میں ہو اُس نماز سے بہتر ہے جو میری مسجد (یعنی میرے پیچھے مسجد نبوی) میں ہو، چنانچہ (حضرت اُمِّ حمید رضی اللہ عنہا نے گھر والوں کو) کہہ کر اپنے کمرے کے کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا، نماز پڑھنے کی جگہ بنوائی ، وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں ، یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں (یعنی آپ کا انتقال ہوگیا) (مسند احمد)

اور اگر خواتین مسجدِ حرام ومسجدِ نبوی میں نماز کے لئے آئیں، اور مرد حضرات سے الگ کھڑی ہو کر نماز پڑھیں، تو جائز ہے، لیکن آنے جانے اور نماز کے دوران پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اور یہ بھی کہ وہ

---

[1] رقم الحديث ۲۷۰۹۰؛ صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ۲۲۱۷، باب ذكر البيان بأن صلاة المرأة كلما كانت أستر كان أعظم لأجرها؛ صحيح ابنِ خزيمة، رقم الحديث ۱۶۸۹ .

في حاشية مسند احمد: حديث حسن.

قال الهيثمي: رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح غير عبد الله بن سويد الأنصاري ووثقه ابن حبان (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۲۱۰۶، ج۲ص۳۴)

وفي حاشية ابنِ حبان: حديث قوي.

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

خوشبو لگا کر نہ آئیں، ورنہ مکروہ اور گناہ ہے۔ [1]

اور اسی کے ساتھ خواتین کو وہاں نماز پڑھنے کے لئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ وہ مرد حضرات سے الگ مقام پر کھڑی ہو کر جماعت میں شامل ہوں۔

---

[1] صلاة النساء فی المساجد: ذهب الفقهاء إلى أنه يستحب للنساء أن تكون صلاتهن في بيوتهن، فذلك لهن أفضل من صلاتهن فی المسجد فعن ابن عمر رضی الله عنهما قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لا تمنعوا نساء كم المساجد وبيوتهن خير لهن ، فإن أرادت المرأة حضور المسجد مع الرجال : فإن كانت شابة أو كبيرة يشتهى مثلها كره لها الحضور وإن كانت عجوزا لا تشتهى لم يكره لها، لما روى عن ابن مسعود رضی الله عنه قال :والذی لا إله غيره ما صلت امرأة صلاة قط خير لها من صلاة تصليها في بيتها، إلا أن يكون المسجد الحرام أو مسجد الرسول صلى الله عليه وسلم إلا عجوزا فی منقلها ، وذلک حيث تقل الرغبة فيها، ولذا يجوز لها حضور المساجد كما فی العيد.

وإن كانت شابة غير فارهة فی الجمال والشباب جاز لها الخروج لتصلی فی المسجد، بشرط عدم الطيب، وأن لا يخشى منها الفتنة، وأن تخرج فی ردیء ثيابها، وأن لا تزاحم الرجال، وأن تكون الطريق مأمونة من توقع المفسدة، فإن لم تتحقق فيها تلک الشروط كره لها الصلاة فيه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۷، ص۲۱۷، مادة "مسجد")

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مقالات ومضامین (جنت اوراس کی بہاریں: قسط۱۲) مفتی محمد امجد حسین

جنت کے قرآنی مناظر

(۱)...... وَنَادٰی أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ (سورۃ الاعراف، رقم الآیۃ ۴۸)

ترجمہ: اور اعراف والے پکاریں گے کچھ لوگوں کوجنہیں وہ ان کی نشانی سے پہچانتے ہوں گے کہیں گے تمہارا جتھ اور جماعت (افرادی قوت، فوج ولشکر، نوکر چاکر، پارٹی ورکر) تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ وہ جوتم تکبر کیا کرتے تھے (اعراف)

اعراف والوں کا اہل جہنم سے فکر انگیز مکالمہ

اعراف والے ایک طرف اہل جنت کی حالت پر رشک کرتے ہوئے، اور مستقبل میں ان کے ساتھ جا ملنے کی امید رکھتے ہوئے، ان کی مدح وتوصیف، اوران کے ساتھ سلام وپیام رکھیں گے، تو دوسری طرف اہل جہنم کی حالت دیکھ دیکھ کر خوف وخشیت میں ڈوبیں گے، اور اللہ سے ان جیسا انجام پیش آنے سے پناہ مانگیں گے، اور ساتھ ساتھ ان اہل جہنم کو مخاطب کر کے، ان کو اس برے انجام تک پہنچانے والی ان کی شرو فساد اور کفر وطغیان سے بھرپور دنیوی زندگی کا آئینہ بھی دکھائیں گے کہ یہ تم ہی تو تھے جو دنیا میں بڑے بڑ بولے، متکبر وسرکش، جابر وقاہر، اور شر وشرارت کے پتلے بنے ہوئے تھے، تمہیں تو کوئی اس بڑے دن کی پیشی اور حشر ونشر اور جزوسزا کی یاد اور احساس بھی دلاتا، تو تم اپنے زور وزر، عہدہ ومنصب، جاہ وجلال، شان وشوکت، کروفر، ٹھاٹھ باٹھ، پارٹی وجتھے، قوم وقبیلے، حکومت وطاقت، افرادی قوت، مادی وسائل اور ساز وسامان پر اترانے لگتے، اوران چیزوں پر فخر وگھمنڈ کرتے۔

آج تمہارے وہ جتھے ولشکر، قوم وقبیلے، فوجی پرّے، اور عسکری قوت ووسائل کہاں گئے، اور تمہارے وہ بڑے بول، فرعونی دعوے، متکبرانہ ڈینگیں کہاں گئیں، ذرا بتاؤ تو سہی؟ ہاں!

مَا أَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ.

تمہاری جماعت تمہارے کسی کام نہ آئی اور نہ وہ جوتم تکبر کیا کرتے تھے (اعراف)

Idara Ghufran

(۲)...... أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ(سورۃ الاعراف، رقم الآیۃ ۴۹)

ترجمہ: (اصحابِ اعراف، اہلِ جنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہیں گے) یہ وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی (جبکہ تمہارے دعویٰ کے برعکس آج ان کو اللہ کی طرف سے یہ حکم ہورہا ہے) جنت میں چلے جاؤ تم پر نہ ڈر ہے اور نہ تم غمگین ہوگے(اعراف)

کیا انہی کو تم بیک ورڈ، عاری از تہذیب وتجدد کہتے تھے!؟

یہ اہل اعراف کا اہل جہنم سے مکالمے اور ڈائیلاگ کا دوسرا نکتہ، دوسرا پوائنٹ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اہل اعراف، اہل جنت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، یا ان کی خوش عیشی اور راحت وانعام کا حوالہ دیتے ہوئے، اہل جہنم سے سوال واستفسار کریں گے کہ یہ وہی لوگ ہیں، جو دنیا میں عام طور پر دنیوی کروفر، ٹھاٹھ باٹھ اور حد سے بڑی ہوئی مادی خوش عیشیوں سے تہی دامن تھے، اور جو کچھ دنیوی نعمتیں اور مادی وسائل ان کو حاصل بھی ہوتے، تو یہ اس کی متکبرانہ وباغیانہ، اور ریا کارانہ نمود ونمائش نہیں کرتے تھے، فروتنی وانکساری، عاجزی وتواضع، اللہ کے سامنے اخلاص وعبودیت کا طرزِ عمل ان میں سے ہر امیر غریب، مالدار و فقیر اختیار کئے رکھتا (لیکن نورِ ایمان سے ان کے سینے روشن، دل منور اور اعضاء و جوارح مزین ہوتے تھے) تو تم ان کو خاطر میں نہ لاتے، کسی شمار وقطار میں نہ رکھتے، کہ تمہارے نزدیک اول وآخر مادی خوش عیشی، اور اس کی ریاکارانہ ومتکبرانہ نمائش ہی سب کچھ تھی، اس لئے اللہ کی زمین پر عبودیت و بندگی کے دائرے میں رہ کر زندگی گزارنے والے ان اہل ایمان پر تم پھبتیاں کستے، تنقید وتبصرے کرتے، ان کو برا بھلا کہنے سے اپنی مجلسیں گرماتے، کہ یہ بالکل اجڈ وجاہل، احمق اور محروم القسمت ہیں، دنیا اور اس کے تقاضوں سے بے خبر لوگ ہیں، بیک ورڈ ہیں، تہذیب وترقی کی ان کو ہوا بھی نہیں لگی، یعنی سفلی و مادی کلچر وثقافت، آخرت فراموش وخدا بیگانہ تہذیب، سیکولر ولبرل، اور ملحدانہ ودہریانہ طرزِ زندگی، جو زمانے کا چلتا سکہ ہے، اس سے یہ کوسوں دور ہیں۔

آج دیکھ لو یہ وارے میں رہے یا تم؟ کہ دنیا کی ان تمام بے ہودگیوں، مادی چکا چوندیوں ونفس پرستیوں کو جوان لوگوں نے آج کے دن کے راحت وانعام کے لئے قربان کردیا تھا، دنیا کے اس وقتی وعارضی نقد کے

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مقابلے میں انبیاء کے بتائے ہوئے، اس مستقل ودائمی ادھار پہ یہ راضی ہو گئے تھے، اور اس راستے میں ہر قسم کی ناگواری کو خندہ پیشانی سے صبر واستقامت کے ساتھ انگیز کرتے تھے، تو اس کا میٹھا، دائمی پھل وثمرہ اور نتیجہ ان کو مل کے رہا یا نہیں؟

ہاں!

أَهٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ .

ترجمہ: یہ وہی ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ انہیں اللہ کی رحمت نہیں پہنچے گی (اعراف)

کیا یہی وہ لوگ ہیں، جن کے متعلق تم قسمیں کھا کھا کر، پختہ طریقے پر کہتے تھے کہ یہ کسی شمار وقطار میں نہیں، کہ دنیا کی منفعتوں سے محروم وتہی دست ہیں، اور جس آخرت پہ تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، وہ ویسے ہی ان کے ڈھکوسلے اور خیالات ہیں، جس کی کوئی حقیقت واصلیت نہیں، مرنے کے بعد کس نے پھر جی اٹھنا ہے؟ ع

دل کے بہلانے کو یہ خیال اچھا ہے

تصویر کا دوسرا رخ

(۳)...... وَنَادٰى أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ (سورة الاعراف، رقم الآية ۵۰)

ترجمہ: اور دوزخ والے بہشت والوں کو پکاریں گے کہ ہم پر تھوڑا سا پانی بہادو (عطیہ کردو) یا کچھ اس چیز میں سے دو جو تمہیں اللہ نے رزق دیا ہے (اہلِ جنت جواب میں) کہیں گے بیشک اللہ نے ان دونوں چیزوں (کھانے اور پینے) کو کافروں پر حرام کیا ہے (اعراف)

اہل جہنم کی جہنم میں کسمپرسی، بے چارگی اور واویلا وفریاد

اللہ اکبر! قانون مکافاتِ عمل نظام کائنات کا، کتنا مستحکم وہمہ گیر قانون ہے، ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' کا اصول کیسا دیرپا اور پہلودار ہے، دنیا میں ہی اس کے کرشمے جب قدم قدم پر اپنے جلوے دکھاتے ہیں، تو آخرت تو ہے ہی دار الجزاء، یوم الحساب، بدلے کا دور وزمان، انہی اہل جہنم کا تذکرہ ہو رہا ہے، جو دنیا

Idara Ghufran

میں ہر زمانے، ہر معاشرے، ہر قوم و ملک میں ایک ہی طرح کے نفسیات، ذہن و مزاج کے حامل ہوتے ہیں، خواہ زمانہ قوم نوح کا ہو، جو ہزاروں سال پہلے کا عہد ماضی ہے، یا زمانہ اکیسویں صدی کا ''گلوبل ولیج'' اور ''ڈسپوزیبل کلچر'' والا ہو، اس طبقہ کا خمیر ایک ہی مٹی سے گندھا ہوتا ہے، جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں، خدا فراموشی، آخرت بیگانگی، مادی مظاہر پر فریفتگی، دنیا کی رنگینیوں میں بھرپور انہماک، تکبر و سرکشی، فخر و مباہات، ریاکاری و دکھلاوا، خود بینی و خود پسندی، انہی اجزائے ترکیبی سے تشکیل و ترکیب پا کر وجود میں آنے والے ان کے مزاج و نفسیات اور سوچ و فکر کا ایک بھرپور مظاہرہ ہر دور میں یہ بھی رہا ہے، کہ خدا پرستوں سے، حاملین دین حق سے، بندگی و عبودیت کے دائرے میں رہنے والوں سے خدا واسطے کا بیر رکھنا، بغض و ناگواری رکھنا۔

آخرت کے دارالجزاء میں قانون مکافات عمل کا مظاہرہ، یوں ہوگا کہ ان کی ساری آن بان شان خاک میں مل کر یہ اہل جنت کے سامنے پانی کے ایک گھونٹ اور کھانے کے ایک لقمے کے لئے دست سوال پھیلائیں گے اور خورد و نوش جیسی ابتدائی نعمتوں کے لئے فریاد و سوال کریں گے، جس کے لئے دنیا میں یہ سب سے زیادہ فارغ البال و آسودہ حال تھے، سوال نجات کا نہیں ہوگا، ان اہل جنت سے جن کی خدا پرستی، اور جنت طلبی کے ذوق و شوق پر ان کی طرف سے آوازے کسے جاتے اور پھبتیاں اڑائی جاتیں، ان سے جنت کی خورد و نوش، طعام و شراب کی انہی ابتدائی اور عام نعمتوں کا سوال اور دریوزہ گری ہوگی، جو ان اہل جہنم کے لئے اس سے پہلے (دنیا میں) کوئی مسئلہ ہی نہ تھا، ان کے جانور و چوپائے اور پالتو کتے بھی دنیا میں انواع و اقسام کے سامان خورد و نوش پر دادِ عیش دیتے۔

قانون مکافات عمل کا اور ایک اور نکتہ

بھوک و پیاس سے بے قرار ہو کر، اہل جہنم کا کھانے پینے کی چیزوں کا، آب و دانے کا اہلِ جنت سے سوال اس چیز کا بھی بدلہ اور جزا معلوم ہوتا ہے کہ اہل جہنم کی صفات یا جہنم میں ان کو لے جانے والے اسباب میں سے ایک سبب خود شریعت سے، قرآن و سنت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ خود پیٹ بھرے رہتے تھے، آسودہ حال و فارغ البال تھے، انواع و اقسام کی غذائیں، کھانے پینے کے رنگا رنگ و قسما قسم کے ساز و سامان ان کو حاصل ہونے کے باوجود ان کے پڑوس و ہمسائے میں، ان کے ماتحت و رعایا میں عین اس وقت فاقہ مست، یتیم و مسکین، غریب و مزدور، بے سہارا بیوائیں، اجڑی سہاگنیں، بے آسرا مائیں، ایڑیاں رگڑ رگڑ کر

Idara Ghufran
Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بھوک و پیاس سے بلبلا رہے ہوتے (یہ ان پر خرچ نہیں کرتے تھے، ان کو کھلاتے نہیں تھے) ۱؎

۱؎ اس سلسلہ میں بطورِ نمونہ چند نصوص ملاحظہ ہوں:

وَلَا یَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ(سورة الحاقة، رقم الآية ۳۴)

ترجمہ: اور نہ وہ مسکین کے کھانا کھلانے کی رغبت دیتا تھا (سورہ حاقہ)

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ .اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ .فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَاءَلُوْنَ.عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ.مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ.قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ.وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ.(سورة المدثر، رقم الآية ۳۸ الىٰ ۴۴)

ترجمہ: ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے۔مگر داہنے والے۔ باغوں میں ہوں گے، مجرم لوگوں سے آپس میں پوچھیں گے۔کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے (سورہ مدثر)

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ،وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ،فَكُّ رَقَبَةٍ ،أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ (سورة البلد، رقم الآية ۱۱ الى ۱۴)

ترجمہ: پس وہ (دین کی) گھاٹی میں سے نہ ہو کر نکلا، اور آپ کو کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے، گردن کا چھوڑانا (غلام آزاد کرنا) یا بھوک کے دن میں کھانا کھلانا (سورہ بلد)

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ .أَنِ اغْدُوا عَلٰى حَرْثِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَارِمِينَ .فَانْطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ .أَنْ لَا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِسْكِينٌ .وَغَدَوْا عَلَى حَرْدٍ قَادِرِينَ .فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ .بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ .قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ .قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ .فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ .قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ .عَسٰى رَبُّنَا أَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِنْهَا إِنَّا إِلَى رَبِّنَا رَاغِبُونَ .كَذَلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ(سورة القلم، ۲۱ الى ۳۳)

ترجمہ: پھر وہ صبح کو پکارنے لگے، کہ اپنے کھیت پر سویرے چلو اگر تم نے پھل توڑنا ہے، پھر وہ آپس میں چپکے چپکے یہ کہتے ہوئے چلے، کہ تمہارے باغ میں آج کوئی محتاج نہ آنے پائے، اور وہ سویرے ہی بڑے اہتمام سے پھل توڑنے کی قدرت کا خیال کر کے چل پڑے، پس جب انہوں نے اسے (اپنے باغ کو جسے رات کو آسمانی آگ نے جلا کر بھسم کردیا تھا) دیکھا تو کہنے لگے کہ ہم تو راہ بھول گئے ہیں، بلکہ ہم تو بدنصیب ہیں، پھر ان میں سے اچھے آدمی نے کہا کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ تم کس لیے تسبیح نہیں کرتے، انہوں نے کہا ہمارا رب پاک ہے بیشک ہم ظالم تھے، پھر ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر آپس میں ملامت کرنے لگے، انہوں نے کہا ہائے افسوس بیشک ہم سرکش تھے، شاید ہمارا رب ہمارے لیے اس سے بہتر باغ بدل دے بیشک ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرنے والے ہیں، عذاب یونہی ہوا کرتا ہے اور البتہ آخرت کا عذاب تو کہیں بڑھ کر ہے کاش وہ جانتے (سورہ قلم)

وضاحت: یہ سورہ قلم میں باغ والوں کا قصہ ہے، جن کے والد ہر سال باغ تیار ہونے پر غریبوں، مسکینوں کا حق اور حصہ نکال کر باغ میں موقعہ پر ہی ان کے حوالے کردیتے، کہ اللہ نے زمین میں ہر قسم کی پیداوار میں، عشر وغیرہ کی صورت میں غریبوں کا واجب حق رکھا ہے، جس طرح مال میں زکاۃ کی صورت میں رکھا ہے۔

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075307530

جب ان فارغ البال، خدا فراموش لوگوں کے بالا خانوں میں، حویلیوں اور دالانوں میں، ہوٹلوں، کلبوں میں، ڈیوڑھیوں اور ریسٹ ہاؤسز میں ناؤ ونوش کے ہنگامے برپا ہوتے، پینے پلانے کے دور چل رہے ہوتے، موج میلوں کی گہما گہمی چل رہی ہوتی۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ باپ کے فوت ہونے پر بیٹوں نے کہا ہمارا باپ کوئی عقلمندی کا کام نہیں کرتا تھا، کہ اتنا کچھ مفت میں ان غریبوں، مفت خوروں کو دیدیتا، مادیت پرستی کی پٹی آنکھوں پر بندھی ہوئی تھی، کہتے تھے ہم صبح اندھیرے منہ چپ چاپ جا کر باغ سے پھل، میوہ اتار کر آ جائیں گے، جب تک غریبوں مسکینوں کو پتہ چلے گا، ہم سب کچھ سنبھال چکے ہوں گے، اس طرح یہ جو ''فری فنڈ'' میں ہمارے باغ کا ایک حصہ ہر سال لے جاتے ہیں، وہ ہمارے پاس ہی رہ جائے گا، اللہ کا کرنا جس رات یہ آپریشن ''مڈ نائٹ جیکال'' کا منصوبہ اور پلان بنا، اسی رات قدرت نے آگ کا بگولہ بھیج کر باغ کو جلا کر راکھ کر دیا، صبح جو منظر اور حشر انہوں نے اپنے باغ کا دیکھا، اسی کا ذکر اوپر کی آیات میں ہے، تب ہوش ٹھکانے آ گئے، لیکن ع اب کیا پچھتائے ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

باغ والوں کا یہ واقعہ ہر زمانہ کے اس طرح کی نفسیات کے حامل، بخیل، مالداروں اور زمین داروں کے لئے ایک تازیانہ عبرت ہے، کہ اس روش سے باز آ جاؤ، اول تو دنیا میں ہی اللہ کے دئے ہوئے مال اور پیداوار میں سے اللہ ہی کے مقرر کردہ غریبوں کے حق کو مار کر تم اس مال و پیداوار میں برکت و بڑھوتری نہیں پا سکتے، اور اگر کسی مصلحت سے اللہ دنیا میں فوری پکڑ نہ کرے، تو ''**ولعذاب الآخرۃ اکبر، لو کانو یعلمون**'' کی وارننگ یاد رکھو۔

اس کے بالمقابل قرآن ہی میں جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے غریبوں اور فاقہ مست لوگوں کے کھلانے پلانے اور ان کی کفالت کرنے کو ایک اہم عمل اور سبب قرار دیا ہے۔

ملاحظہ ہوں کچھ آیات بینات۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللَّهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا. يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا. وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا. إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا. إِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (سورة الدهر، رقم الآيات ۵ الی ۱۰)

ترجمہ: بے شک نیک ایسی شراب کے پیالے پئیں گے جس میں چشمہ کافور کی آمیزش ہوگی، وہ ایک چشمہ ہوگا جس میں سے اللہ کے بندے پئیں گے اس کو آسانی سے بہا کر لے جائیں گے (یہ انعام ان جنتیوں کو ان اعمال کے بدلے میں ملا ہے) وہ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کی مصیبت ہر جگہ پھیلی ہوئی ہوگی، اور وہ اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور کھانا کھلا کر احسان نہیں جتلاتے، بلکہ یہ کہتے ہیں) ہم جو تمہیں کھلاتے ہیں تو خاص اللہ کے لیے نہ ہمیں تم سے بدلہ لینا مقصود ہے اور نہ شکر گزاری، ہم تو اپنے رب سے ایک اداس (اور) ہولناک دن سے ڈرتے ہیں (سورہ دھر)

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَعُيُونٍ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ ذَٰلِكَ مُحْسِنِينَ. كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ. وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ. وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورة الذاريات، رقم الآيات ۱۵ الی ۱۸)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

ان کے وسیع وعریض دستر خوانوں پر ملک وقوم، اور پورے معاشرے وسوسائٹی کی رگوں سے کشید کئے ہوئے خون کی قیمت سے دنیا جہان کے نعمہائے خورد ونوش جمع وفراہم ہوتے، ہاں ان ظالم وجابر مترفین و عیاش طبع انسانوں کے کتے بلے، چوپائے و جانور بھی اعلیٰ سے اعلیٰ انسانی غذاؤں کے مستحق وسزاوار ٹھہرتے، لیکن معاشرے کے عام افراد، فاقہ مست غریب، نان جویں کو بھی ترس رہے ہوتے، قرآن عین جہنم کے وسط سے قانون مکافات عمل کے ایک شاہکار منظر کی براہ راست منظر کشی کر رہا ہے، اور دکھا رہا ہے کہ عیاش طبع پیٹ بھروں کے اس طرز عمل کا کیا انجام ہونے والا ہے، تو کیا کوئی ہے جو قرآن کی اس آفاقی سکرین پر اس ربانی آئینے میں اپنے خدو خال دیکھے؟ **فھل من مدکر۔**

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

ترجمہ: بے شک پرہیزگار باغات اور چشموں میں ہوں گے، لے رہے ہوں گے جو کچھ انہیں ان کا رب عطا کرے گا بیشک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے، وہ رات کے وقت تھوڑا سویا کرتے تھے (باقی وقت عبادت اور ذکر ومناجات واستغفار میں گزارتے تھے) اور آخر رات میں مغفرت مانگا کرتے تھے (سورہ ذاریات)

وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَعْلُومٌ .لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ (سورة المعارج، رقم الآيات، ۲۴ الی ۲۵)

ترجمہ: اور وہ جن کے مالوں میں حصہ معین ہے، سائل اور غیر سائل کے لیے (سورہ معارج)

تَتَجَافٰى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ .فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (سورة السجده، رقم الآيات ۱۶ و ۱۷)

ترجمہ: اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور ہمارے دیئے میں سے کچھ خرچ بھی کرتے ہیں، پھر کوئی شخص نہیں جانتا کہ ان کے عمل کے بدلہ میں (ان کے لئے) ان کی آنکھوں کی کیا ٹھنڈک چھپا رکھی ہے (سورہ سجدہ)

وضاحت: انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کے راستے میں مال واسباب معیشت خرچ کرنا، توحید، رسالت، قیامت کے بعد قرآن کا اہم موضوع ہے، جو پورے قرآن میں پھیلا ہوا ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مقالات ومضامین مولانا محمد ناصر

معانقہ کے آداب واحکام

جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام اور مصافحہ کی تاکید اور ترغیب ثابت ہے، اس طرح کی تاکید اور ترغیب معانقہ کرنے میں ثابت نہیں، اور احادیث وروایات میں عام حالات میں ملاقات کے وقت معانقہ کرنے کے بجائے سلام کرنے کے ساتھ مصافحہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى أَخَاهُ أَوْ صَدِيْقَهٗ أَيَنْحَنِىْ لَهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ

(ترمذی، رقم الحديث ۲۷۲۸، ابواب الاستئذان والآداب، باب ماجاء المصافحة، شعب الايمان للبيهقی، رقم الحديث ۸۵۵۸) [1]

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک آدمی اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرتا ہے، کیا وہ اس کے لئے جھکے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس نے عرض کیا کہ کیا اس سے چمٹے گا (یعنی معانقہ کرے گا) اور اس کو بوسہ دے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، اس نے عرض کیا کہ کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جی ہاں (ترمذی)

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، أَيَنْحَنِىْ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْنَا أَيُعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ تَصَافَحُوْا (ابنِ ماجة، رقم الحديث ۳۷۰۲، كتاب الادب، باب فی المصافحة)

ترجمہ: ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی (ملاقات کے وقت)

---

[1] قال الترمذی: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

Idara Ghufran
Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

دوسرے کے لئے جھکے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم میں سے کوئی (ملاقات کے وقت) دوسرے سے معانقہ کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں، بلکہ تم مصافحہ کرو (ابن ماجہ)

مذکورہ احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقات کے وقت معانقہ یا دوسرے کا بوسہ لینے کی اجازت نہیں دی، بلکہ مصافحہ کرنے کی تعلیم دی ہے، اور مصافحہ کا وقت زبان سے سلام کرنے کے بعد ہے، اس لئے زبان سے سے سلام کرنے کے بعد مصافحہ کرنا سنت ہے۔ [1]

البتہ سفر سے واپسی کے موقع پر معانقہ کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام سے ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَـمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ تَلَقَّانِيْ فَاعْتَنَقَنِيْ

(شرح معانی الآثار، حدیث نمبر ۶۹۰۳، کتاب الکراھة، باب المعانقة)

ترجمہ: جب ہم نجاشی کے پاس سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (سفر کرکے) آئے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے ملاقات فرمائی، اور ہم سے معانقہ فرمایا (شرح معانی الآثار)

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لَـمَّـا قَدِمَ جَعْفَرٌ مِنَ الْحَبَشَةِ عَانَقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مسند ابی یعلیٰ الموصلی، رقم الحدیث ۱۸۷۶) [2]

ترجمہ: جب حضرت جعفر حبشہ سے (سفر کرکے) آئے، تو ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ فرمایا (ابویعلیٰ)

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ فرماتے تھے۔

سفر سے واپسی کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معانقہ کرنا حضرت عائشہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما کی

---

[1] المعانقة وتقبيل الوجه لغير القادم من سفر ونحوه مكروهان. صرح به البغوي وغيره للحديث الصحيح في النهي عنهما كراهة تنزيه. (قال: أفيأخذ بيده ويصافحه؟): عطف تفسير أو الثاني أخص وأتم (قال: نعم، رواه الترمذي) (مرقاة، ج۷، ص ۲۹۶۵، كتاب الآداب، باب المصافحة والمعانقة)

[2] قال الهيثمي: رواه أبو يعلى، وفيه مجالد بن سعيد، وهو ضعيف وقد وثق، وبقية رجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۵۴۹۰)

Idara Ghufran

سندوں سے بھی ثابت ہے۔ [1]

اسی طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں یہی معمول تھا، کہ وہ ملاقات کے وقت مصافحہ اور سفر سے آمد کے وقت معانقہ فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَلَاقَوْا تَصَافَحُوْا، وَإِذَا قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ تَعَانَقُوْا (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۹۷) [2]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام جب ملاقات کرتے تھے، تو (سلام کے ساتھ)

---

[1] عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ :قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ البَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ، وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ (ترمذی، رقم الحديث ۲۷۳۲، واللفظ لهٗ؛ شرح معانی الآثار، رقم الحديث ۶۹۰۵)

قال الترمذی: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الوَجْهِ.

عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي الشَّعْبِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :لَمَّا أَتَيْنَا النَّجَاشِيَّ، فَأَرَدْنَا الْخُرُوجَ مِنْ عِنْدِهِ حَمَّلَنَا وَزَوَّدَنَا وَأَعْطَانَا، ثُمَّ قَالَ :أَخْبِرُوا صَاحِبَكُمْ بِمَا صَنَعْتُ بِكُمْ، وَهَذِهِ رُسُلِي مَعَكُمْ، وَأَنَا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، فَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ جَعْفَرٌ :فَخَرَجْنا مِنْ عِنْدِهِ إِذَا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَتَلَقَّانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَنَقَنِي (مسند بزار، رقم الحديث ۱۳۲۸، واللفظ لهٗ؛ ابوداوٗد، حديث نمبر ۵۲۲۰؛ معرفة الصحابه لابی نعيم، حديث نمبر ۱۴۴۶)

قال الهيثمی: رواه البزار، وفيه أسد بن عمرو، ومجالد بن سعيد، وثقهما غير واحد وضعفهما جماعة، وبقية رجاله ثقات (مجمع الزوائد، تحت روايت نمبر ۱۶۱۸۶)

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ، أَنَّهُ قَالَ :لِأَبِي ذَرٍّ حَيْثُ سُيِّرَ مِنَ الشَّامِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذًا أُخْبِرُكَ بِهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ سِرًّا قُلْتُ: إِنَّهُ لَيْسَ بِسِرٍّ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ؟ قَالَ :مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي، وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ أَرْسَلَ لِي، فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ فَالْتَزَمَنِي، فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ (ابوداوٗد، رقم الحديث ۵۲۱۴، واللفظ لهٗ؛ مسند احمد، رقم الحديث ۲۱۴۷۶؛ مسند ابی داوٗد الطيالسی، رقم الحديث ۴۷۵)

إسناده ضعيف لجهالة العَنَزی، وأيوب بن بُشير -وهو ابن كعب العدوی البصری -روى عنه غير واحد، وذكره ابن حبان فی ثقاته، لكن جهَّله ابن خِراش. وانظر ما بعده. قلنا :وقد ثبتت مشروعية المصافحة فی غير هذا الحديث. قال السندی :قوله" :تَقَطَّعَ الناسُ عنه "أی :تفرَّقوا عنه (حاشيه مسند احمد)

[2] قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الأوسط، ورجاله رجال الصحيح (مجمع الزوائد، ج۸ص۳۶)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075030

مصافحہ کرتے تھے، اور جب کسی سفر سے آتے تھے، تو معانقہ کرتے تھے (طبرانی)

اور حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَوْا صَافَحُوْا، فَإِذَا قَدِمُوْا مِنْ سَفَرٍ عَانَقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا (السنن الكبرىٰ للبيهقي، رقم الحديث ۱۳۵۷۵، كتاب النكاح، باب ما جاء في معانقة الرجل الرجل، إذا لم تكن مؤدية إلى تحريك شهوة) ۱ے

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جب ملاقات کرتے تھے، تو (سلام کے ساتھ) مصافحہ کرتے تھے، اور جب کسی سفر سے آتے تھے، تو ایک دوسرے سے معانقہ کرتے تھے (سنن کبریٰ بیہقی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

بَلَغَنِيْ حَدِيْثٌ عَنْ رَجُلٍ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَيْتُ بَعِيْرًا، ثُمَّ شَدَدْتُ عَلَيْهِ رَحْلِيْ، فَسِرْتُ إِلَيْهِ شَهْرًا، حَتّٰى قَدِمْتُ عَلَيْهِ الشَّامَ فَإِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ، فَقُلْتُ لِلْبَوَّابِ: قُلْ لَهُ: جَابِرٌ عَلَى الْبَابِ، فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَخَرَجَ يَطَأُ ثَوْبَهُ فَاعْتَنَقَنِيْ، وَاعْتَنَقْتُهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۱۶۰۴۲، واللفظ لهٗ؛ الادب المفرد للبخاری، رقم الحديث ۹۷۰، باب المعانقة؛ مستدرک حاكم، رقم الحديث ۳۶۳۸) ۲ے

ترجمہ: مجھے ایک حدیث پہنچی جو ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنی تھی، تو میں نے ایک اونٹ خریدا پھر میں نے اس پر اپنا کجاوہ کسا، اور ایک مہینے کا سفر طے کر کے شام میں اُن صاحب کے پاس پہنچا، تو وہ حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ تھے، میں نے چوکیدار سے کہا کہ ان سے کہو کہ دروازے پر جابر (رضی اللہ عنہ) آیا ہے، تو انہوں نے کہا کہ

۱ے قال الالباني: أخرجه البيهقي في سننه بإسناد جيد كما قال الحافظ ابن مفلح الحنبلي في "الآداب الشرعية" (سلسلة الأحاديث الصحيحة، تحت رقم الحديث ۲۶۴۷)

۲ے إسناده حسن (حاشيه مسند احمد، تحت رقم الحديث ۱۶۰۴۲)

وقال الهيثمي: رواه أحمد، ورجاله وثقوا (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۸۳۶۹)

وقال الذهبي: صحيح (حاشيه مستدرک حاكم، رقم الحديث ۳۶۳۸)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

عبداللہ کے بیٹے ہیں؟ میں نے کہا کہ جی ہاں! تو وہ اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے نکلے اور میرے سے معانقہ کیا، اور میں نے بھی ان سے معانقہ کیا (مسند احمد)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بھی سفر سے آنے والے کے ساتھ معانقہ کرتے تھے، لہٰذا مصافحہ ملاقات کے وقت ہے، اور معانقہ سفر سے آمد کے وقت ہے۔ [1]

البتہ بعض احادیث وروایات سے سفر کے علاوہ حضر کی حالت میں بھی معانقہ کرنا ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوہیثم انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، اور اُن کی بیوی سے پوچھا کہ:

أَيْنَ صَاحِبُكِ؟ فَقَالَتْ: اِنْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ، فَلَمْ يَلْبَثُوْا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ترمذی، رقم الحديث ۲۳۶۹، ابواب الزهد، بَابُ مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، واللفظ لهٗ؛ الشمائل المحمدية للترمذی، رقم الحديث ۳۵۴؛ سنن كبرىٰ نسائی، رقم الحديث ۶۵۸۳)

ترجمہ: آپ کے شوہر کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے عرض کیا کہ وہ ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، تھوڑی ہی دیر میں ابوہیثم ایک بھری ہوئی مشک اٹھائے ہوئے آ گئے، اور مشک رکھی، پھر حضرت ابوہیثم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لپٹ گئے (اور معانقہ کیا) (ترمذی)

ایک اور روایت میں بھی یہ مضمون الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ مروی ہے۔ [2]

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةِ النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِيْ وَلَا أُكَلِّمُهٗ،

---

[1] يؤخذ من هذا الحديث فائدتان :الأولى :المصافحة عند التلاقى. والأخرى :المعانقة بعد العودة من السفر .ولكل منهما شواهد عن النبى صلى الله عليه وسلم(سلسلة الأحاديث الصحيحة ،تحت حديث رقم ۲۶۴۷)

[2] عن أبى الهيثم بن التيهان، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ، فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ وَالْتَزَمَهُ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ " (معرفة الصحابة لابى نعيم، رقم الحديث ۵۹۸۳، الرخصة فى تقبيل اليد لمحمد بن إبراهيم المقرأ، رقم الحديث ۲۸)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

حَتّٰی أَتٰی سُوقَ بَنِی قَیْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَیْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ أَثَمَّ لُکَعُ، أَثَمَّ لُکَعُ فَحَبَسَتْهُ شَیْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ یَشْتَدُّ حَتّٰی عَانَقَهُ، وَقَبَّلَهُ (بخاری، رقم الحدیث ۲۱۲۲، بَابُ مَا ذُکِرَ فِی الْأَسْوَاقِ، مسند ابی یعلی، رقم الحدیث ۶۳۹۱، مسند البزار، رقم الحدیث ۸۳۹۶)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کے کسی حصے میں نکلے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سے کوئی بات نہ کی، اور نہ میں نے کوئی بات کی، یہاں تک کہ آپ بنوقینقاع کے بازار میں پہنچے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں بیٹھ گئے اور فرمایا کہ کیا یہاں بچہ ہے؟ کیا یہاں بچہ ہے؟ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو تھوڑی دیر روکے رکھا، میں نے سوچا کہ شاید حضرت فاطمہ، حضرت حسن کو ہار پہنا رہی ہیں، یا نہلا رہی ہیں، پھر حضرت حسن تیزی سے دوڑتے ہوئے آئے، یہاں تک کہ آپ نے ان کو گلے لگایا اور اُن کو بوسہ دیا (بخاری)

اس طرح کا مضمون اور احادیث میں بھی مروی ہے۔ [1]

ان احادیث سے سفر سے واپسی کے موقعہ کے علاوہ میں معانقہ کرنے کا ذکر ہے، لہٰذا اگر کوئی مثلاً لمبے عرصہ کے بعد ملاقات ہونے پر، یا حُب فی اللہ کی غرض سے معانقہ کر لے، تو گزشتہ احادیث کی رو سے یہ بھی ثابت ہے، لیکن ظاہر ہے کہ اس طرح سے معانقہ کرنا عام سنت نہیں۔ [2]

---

[1] عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: کُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِ الْمَدِینَةِ، فَانْصَرَفَ فَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ: أَیْنَ لُکَعُ -ثَلَاثًا- ادْعُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ. فَقَامَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یَمْشِی وَفِی عُنُقِهِ السِّخَابُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهِ هَکَذَا، فَقَالَ الْحَسَنُ بِیَدِهِ هَکَذَا، فَالْتَزَمَهُ (بخاری، رقم الحدیث ۵۸۸۴، کتاب اللباس، بَابُ السِّخَابِ لِلصِّبْیَانِ)

[2] ولکن هذا إنما یدل علی الجواز أحیانا، ولیس علی الالتزام والمداومة کما لو کان سنة، کما هو الحال فی المصافحة فتنبه (سلسلة الأحادیث الصحیحة وشیء من فقهها وفوائدها، ج۶، ص ۳۰۳ تا ۳۰۷)

فَأَما الْمَکْرُوه مِن المعانقة والتقبیل، فَمَا کَانَ عَلَی وَجه الملق والتعظیم، وَفِی الْحَضَر، فَأَما الْمَأْذُون فِیهِ، فَعِنْدَ التودیع، وَعند الْقدوم مِن السّفر، وَطول الْعَهْد بالصاحب، وَشدَّة الْحبّ فِی اللَّه (شرح السنة للبغوی، کتاب الاستئذان، بَاب المصافحة وفضلها وَمَا قِیلَ فِی المعانقة والقبلة)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155077530

نیز معانقہ کی ابتدا خواہ سفر سے آنے والا کرے یا دوسرا شخص کرے، اس سلسلہ میں کوئی پابندی نہیں، بلکہ دونوں طرح درست ہے۔

اور معانقہ کو ہر حال میں بدعت اور ناجائز سمجھنا درست نہیں۔ [1]

معانقہ دراصل عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنیٰ ہیں ''گردن سے گردن ملانا'' ہماری بول، چال میں بھی معانقہ کو ''گلے ملنا'' کہا جاتا ہے، اور اہلِ عرب کا معمول بھی یہی ہے کہ پورا جسم دوسرے سے الگ رکھ کر صرف گردن سے گردن ملاتے ہیں۔ [2]

ہمارے یہاں معانقہ کا جو یہ طریقہ رائج ہے کہ سینہ، پیٹ اور پورا جسم ایک دوسرے کے ساتھ ملاتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کو دباتے بھی ہیں، جس سے بعض اوقات کمزور کو تکلیف بھی پہنچ جاتی ہے، معانقہ کا یہ طریقہ سنت سے ثابت نہیں۔

نیز کئی کئی مرتبہ دائیں اور بائیں طرف معانقہ کا طریقہ اور رواج بھی سنت سے ثابت نہیں، معانقہ میں صرف ایک مرتبہ پر اکتفا کرنا چاہئے۔

معانقہ اپنی دائیں طرف سے کرنا بہتر ہے، یا اپنی بائیں طرف سے، اس کے بارے میں شریعت میں کوئی خاص تعلیم نہیں دی گئی۔

لہٰذا کسی بھی طرف سے معانقہ کرنا جائز ہے۔

عام ضابطہ کے مطابق اتباعِ سنت کی غرض سے معانقہ کرنے میں اپنی دائیں طرف سے معانقہ کرنا بہتر

---

[1] عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، قَالَتْ :قَدِمَ عَلَيْنَا سَلْمَانُ ,فَقَالَ :أَيْنَ أَخِي ؟ قُلْتُ فِي الْمَسْجِدِ ,فَأَتَاهُ ,فَلَمَّا رَآهُ اعْتَنَقَهُ فَهَؤُلَاءِ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانُوا يَتَعَانَقُونَ .فَدَلَّ ذَلِكَ عَلَى أَنَّ مَا رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِبَاحَةِ الْمُعَانَقَةِ ,مُتَأَخِّرٌ عَمَّا رُوِيَ عَنْهُ مِنَ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ .فَبِذَلِكَ نَأْخُذُ ,وَهُوَ قَوْلُ أَبِي يُوسُفَ رَحِمَهُ اللهُ (شرح معانی الآثار، رقم الحديث ۶۹۰۹)

[2] المعانقة :بضم الميم من عانق، وضع كل من الرجلين ذقنه على كتف الاخر وعنقه على عنقه، وضمه إليه بيديه (معجم لغة الفقهاء، ج ۱، ص ۴۳۸)

المعانقة لغة :مفاعلة من العنق، ومعناها :الضم والالتزام، يقال :عانقه معانقة وعناقا :أدنى عنقه من عنقه وضمه إلى صدره. ولا يخرج استعمال الفقهاء لهذا اللفظ عن معناه اللغوى (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۳۸، ص ۱۸۴، مادة "معانقه")

(يلتزم النبى صلى الله عليه وسلم) أى يضمه إلى نفسه ويعانقه (تحفة الاحوذى، ج۷، ۳۰، باب ما جاء فى معيشة أصحاب النبى)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

ہے، کیونکہ عام حالات میں دائیں حصہ کو بائیں حصہ پر فضیلت حاصل ہے۔ ۱

اور معانقہ جس طرح مَردوں کو آپس میں کرنا درست ہے، اسی طرح خواتین کو ایک دوسرے سے معانقہ کرنا بھی جائز ہے۔ ۲

نیز معانقہ کے بعد اپنا یا دوسرے کا ہاتھ یا چہرہ، یا پیشانی چومنا معانقہ کی سنت میں شامل نہیں، اس لئے مسنون طریقہ کے مطابق معانقہ کرنا چاہئے، البتہ اگر کوئی بڑا اپنی اولاد کا شفقت ومحبت کی وجہ سے پیشانی وغیرہ کا بوسہ لے لے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے معانقہ کرنا اور اُن کا بوسہ لینا ثابت ہے۔ ۳

آج کل عیدین کے موقعہ پر ایک دوسرے سے معانقہ کرنے کا بہت زیادہ رواج ہے، خواہ کوئی سفر سے بھی نہ آیا ہو اور نہ ہی مدتِ دراز کے بعد ملاقات ہوئی ہو، بلکہ ایک ساتھ ایک ہی گھر سے آنے والے افراد عید کی نماز پڑھنے کے بعد باہم معانقہ کرتے اور اسے عید کی سنت سمجھتے ہیں، ظاہر ہے کہ اس طرح سے اس موقعہ پر معانقہ کرنا شریعت سے ثابت نہیں، اور معانقہ کا عید سے تعلق نہیں، لہٰذا معانقہ کو عیدین کا عمل سمجھنا اور اسے ضروری خیال کرنا غلط ہے، اسی طرح آج کل بعض لوگ اور خاص کر خواتین ملاقات اور سفر سے آمد کے موقع پر سنت طریقہ کو چھوڑ کر دونوں طرف سے ایک دوسرے کے چہرے کے ساتھ چہرہ لگاتے اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اپنے رخسار ملاتے ہیں اور چومنے کی آواز نکالتے ہیں، اور اس کو معانقہ کا درجہ دیتے ہیں، یہ طریقہ اسلام کے خلاف اور غیروں کا ایجاد کردہ ہے، جس سے بچنا چاہئے۔ ۴

---

۱ البتہ بعض حضرات نے محبت کے اظہار کی غرض سے اپنی بائیں طرف سے معانقہ کرنے کو بہتر قرار دیا ہے، کیونکہ محبت کا محل دل ہے اور دل انسان کے بائیں طرف ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی اس غرض سے بائیں طرف سے معانقہ کرلے، تو اس میں بھی حرج نہیں (کذا فی احسن الفتاویٰ)

۲ نیز محرم رشتہ دار مثلاً ماں کا بیٹے کو، اور بہن کا بھائی کو گلے لگانا، جبکہ شہوت وفتنے کا اندیشہ نہ ہو، جیسے بہن بھائی کی عمروں میں زیادہ فرق ہو، تو اس کی بھی گنجائش ہے، لیکن اسے معمول بنانے سے پرہیز کرنا بہتر ہے۔

وَلَوْ قَدِمَ شَيْخٌ مِنْ السَّفَرِ فَأَرَادَ أَنْ يُقَبِّلَ أُخْتَهُ وَهِيَ شَيْخَةٌ قَالَ إنْ كَانَ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ لَمْ يَجُزْ وَإِلَّا يَجُوزُ كَذَا رَوَى خَلَفٌ عَنْ أَبِي يُوسُفَ -رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى- كَذَا فِي الْحَاوِي لِلْفَتَاوَى (الفتاویٰ الھندیة، ج۵، ص ۳۶۹، کتاب الکراھیة، الْبَاب الثَّامِن وَالْعُشْرُونَ)

۳ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ، لاَ يُكَلِّمُنِي وَلاَ أُكَلِّمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَقَالَ أَثَمَّ لُكَعُ، أَثَمَّ لُكَعُ فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا، أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ، وَقَبَّلَهُ (بخاری، رقم الحدیث ۲۱۲۲، مسند ابی یعلی، رقم الحدیث ۶۳۹۱)

۴ یکرہ تقبیل المرأة فم امرأة أخرى أو خدها عند اللقاء أو الوداع کذا فی القنیة (الفتاویٰ الھندیة، ج۵، ص ۳۶۹، کتاب الکراھیة، الباب الثامن والعشرون)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

نظارۂ وطن

محمد امجد حسین

شہاب الدین غوری کے مزار پر

جون کی کوئی تاریخ تھی، گرمی درجہ حرارت کے پیمانوں سے بے نیاز، بلکہ سرکش ہوکر، ریکارڈ توڑ کے پڑ رہی تھی، چلچلاتی دھوپ، لُو کے جھکڑ، نمی سے تہی دست ومحروم گرم ہوا، اور ہاڑ کا خشک موسم اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ نزول اجلال فرمائے ہوئے تھا، درودیوار، کوچہ وبازار، دھوپ اور چھاؤں، خلوت وجلوت، سب ''مقامات آہ وفغاں''، موسم کی شدت وتمازت کے ہاتھوں منقارزیر پہ تھے، ایسے میں بندہ کے موبائیل پر بھائی عرفان اکبر کی جانب سے ''بریکنگ نیوز'' نشر ہوئی کہ ہم نے غوری کے مقبرہ کا پتہ چلا لیا ہے، آپ تیاری پکڑیں، اور یوں سمجھیں کہ آج، کل، پرسوں میں اسے جالیا ہے۔

عرفان اکبر میرا دوست ہے، اور میری طرح ہی شوریدہ سر بھی، سپئیر پارٹس کا کاروبار کرتا ہے، لیکن ذوق و مزاج کے لحاظ سے تاجر نہیں بلکہ سکالر ہے، تاریخ وادبیات کی چاٹ میری طرح اسے بھی لگی ہوئی ہے، ساتھ ساتھ ویرانوں، اور کھنڈرات، المعروف آثارِ قدیمہ وتاریخی مقامات کو تلاشنے، تراشنے اور کھودنے کریدنے کی اچھی یا بری لت بھی، گو اس شوق کے ہاتھوں اپنی بن جائے گت بھی ؎

شوریدگی کے ہاتھ سے سروبالِ دوش ہے　　　صحرا میں اے خدا! کوئی دیوار بھی نہیں

ان دنوں میرے ''فاضل طب والجراحت'' سال اول کے سالانہ پیپر ہو رہے تھے، اسلام آباد طبیہ کالج میں بندہ اور مولوی محمد ناصر صاحب روزانہ پیپر دینے جاتے تھے، اور ساتھ ساتھ ادارہ میں بھی سالانہ امتحانات کا سلسلہ جاری تھا، مسئولِ تعلیمات ہونے کی وجہ سے اس کا سارا نظم بھی میرے متعلق تھا، اس طرح گویا دوہری افتاد مجھ پر آن پڑی تھی، نتیجتاً عرفان اکبر کے ساتھ بار بار وعدہ کرکے میں اسے ایفاء نہ کرسکا، بس معذرت کا ایک فون یا میسیج کردیتا کہ حسب قرارداد فلاں دن میں آپ کے ساتھ جانے سے قاصر ہوں، مبارک ہو! خوش ہوجایئے وغیرہ وغیرہ، آخر ایک دن عرفان اکبر ایک اور رفیق کے ہمراہ، عصر سے کچھ پہلے نکل کھڑے ہوئے اور موٹر سائیکل پر دو بندوں کے قافلے کی صورت میں اس تاریخی مقبرے کے درشن کرکے آگئے، اور آکے پتا سناوی کہ گرمی میں ہم کیسے گئے، کیسے آئے،؟ کیا دیکھا، سنا، کیا سمجھا، پرکھا؟ اور ڈیجیٹل کیمرے میں کیا کچھ محفوظ کیا؟ اور یہ کہ اب آپ کو میں نے لے جانا ہے، آپ حسب فرصت و

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سہولت وقت طے کرلیں، وغیرہ وغیرہ، ۵ جولائی/ ۲۵ شعبان کو انہوں نے جمعہ میرے پیچھے ہی پڑھا، اور جمعہ کے بعد ہم نے طے کیا کہ کل یا پرسوں اس مبارک سفر پہ ہمیں روانہ ہوجانا چاہئے، آگے پھر رمضان ہے، خدانخواستہ یہ ارمان سینے میں ہی سجائے دنیا سے سدھار جائیں، اور اتنے بڑے کارِ خیر کے سرانجام دیئے بغیر افق کے اس پار جائیں، آخر غوری کی روح کو کیا جواب دیں گے؟ ع

اتنی مجھے مہلت دے اے حسرتِ نظارہ!

6 جولائی ہفتہ کو میں نے فون کر کے بھائی عرفان سے طے کیا کہ آج عصر کو یہ مہم سر کرنے کے لئے ''ما بدولت'' نکلیں گے، گو سرِ دست کوئی قلعہ تو ہم فتح نہ کر پائیں گے کہ اس کا نہ موقعہ ہے نہ زمانہ، اور پھر ترک و تاتاری، ایرانی و خراسانی سپاہیوں پہ مشتمل کافی لشکر بھی ہمارے پاس نہیں، مل ملا کے ٹوٹل دو بندے اور ایک موٹر سائیکل، ایسے میں خاک کوئی میدان مارا جاسکتا ہے۔

لیکن چلو ایک فاتح، فاتح ہند کے آثار و نشان اور یادگار دیکھ لیں گے، ویسے بھی اب ہمارے پاس اپنی شاندار ماضی مرحوم کا مرثیۂ غم پڑھنے اور ٹسوے بہانے کے اور بچا بھی کیا ہے۔ ؎

رولے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوں نابہ بار نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار

ہم نے ٹھنڈے پانی اور مشروب کی ایک ایک بوتل ساتھ رکھ لی، رومال گیلے کر کے سر پہ لپیٹ لئے، لیکن اب چونکہ مون سون ہواؤں اور بارشوں کا سلسلہ شروع ہوچکا تھا، ہوا میں خوب نمی تھی، موٹر سائیکل پر سفر کرتے ہوئے لُو کی بجائے پُرنم ہوا کے تھپیڑے، دل بہلاتے اور گال سہلاتے ہوئے سفر کو خوش گوار بنا رہے تھے۔

سفر کی رہگذر اور منزلِ مقصود

ہماری منزل شہاب الدین غوری [1] کا مقبرہ تھا، جو (جہلم کے ضلع میں) دھمیک قصبہ کے مضافات میں واقع ہے۔

[1] سلطان معز الدین ابوالمظفر محمد بن سام الملقب سلطان شہاب الدین غوری، ولادت ۵۳۳ھ (بمطابق 1137ء) شہادت ۳ شعبان ۶۰۲ھ (بمطابق فروری 1206ء بمقام دھمیک، ضلع جہلم، اسی سال چنگیز خان کا فتنہ خروج شروع ہوا، جس نے پورے عالم اسلام میں قیامت کا بگل بجادیا) غوریوں کی سلطنت کی بنیادیں غزنوی سلطنت کے کھنڈرات پر قائم ہوئیں، یعنی آل سبکتگین کا دور جس میں انہوں نے افغانستان، خراسان، وسطی ایشیاء، پنجاب، اور ہندوستانی مقبوضات پر حکومت کی، ۳۶۶ھ تا ۵۸۲ھ ہے، ۵۸۲ھ میں شہاب الدین غوری نے لاہور پر چڑھائی کر کے آخری غزنوی تاجدار خسرو ملک اور اس کے پورے خاندان کو گرفتار کر کے سبکتگین اور

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

یہ دھمیک سوہاوہ کے قریب ہے، راولپنڈی سے لاہور جاتے ہوئے جی ٹی روڈ پر روات سے نکلیں تو آگے مندرہ آتا ہے، روات سے 20 کلومیٹر کی کم وبیش مسافت پر، یہاں مندرہ سے آگے چکوال موڑ ہے، یہاں جی ٹی روڈ سے چکوال کے لئے سڑک مڑتی ہے (اس روڈ پر آگے 65 کلومیٹر پر چکوال ہے) مندرہ سے تقریباً 16 کلومیٹر کی مسافت پر، جی ٹی روڈ پر گوجرخان واقع ہے، گوجرخان سے لگ بھگ 15 کلومیٹر پر سوہاوہ ہے (سوہاوہ سے آگے دینہ، پھر جہلم کوئی 20 کلومیٹر ہے) سوہاوہ سے تقریباً 3 کلومیٹر پہلے دوسرا چکوال موڑ ہے، اس موڑ سے چکوال کوئی 65 کلومیٹر کے لگ بھگ ہے، یہ اچھی اور کشادہ سڑک ہے، چکوال کے لئے مندرہ موڑ والی روڈ کے بجائے یہ راستہ زیادہ اچھا ہے۔

خیر اسی چکوال موڑ پر بائیں ہاتھ کو ایک روڈ جی ٹی روڈ سے الگ ہو کر دھمیک کو جاتی ہے (جی ٹی روڈ پر یہ چوراہا سا بن جاتا ہے (دائیں طرف چکوال جانے والی روڈ ہے، بائیں طرف دھمیک جانے والی روڈ ہے، اور سیدھی جی ٹی روڈ آگے جہلم، لاہور کو جارہی ہے) جی ٹی روڈ سے دھمیک کا فاصلہ 15 کلومیٹر ہے، یہ سنگل لیکن اچھی صاف روڈ ہے، جی ٹی روڈ سے دھمیک روڈ پر ہولیں، تو آگے سارا کھلا پُر فضا علاقہ ہے، پوٹھوار کی کٹی پھٹی زمین اور ٹیلوں، ٹبوں پر مشتمل سطح مرتفع کا خوب نظارہ ہوتا ہے، یہاں جی ٹی روڈ پر عین موڑ پر سڑک کے درمیان انگریزی میں شہاب الدین غوری کے مقبرہ کا پتہ ونشان دینے کے لئے سائن بورڈ بھی نصب ہے۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾

محمود غزنوی جیسے اولوالعزم بادشاہ کی بزور بازو فتح کی ہوئی، وسیع وعریض سلطنت کو تاریخ کے کباڑ خانے کی نذر کردیا، اس کے بعد غوری اوراس کے جانشینوں کی ایک صدی سے کچھ زیادہ عرصے پر مشتمل دور سلطنت ہے، اس عہد میں غوری کی فتح دلی واجمیر کے نتیجے میں ہندوستان میں ایک باضابطہ، مربوط ومستحکم اسلامی سلطنت کی بنیاد بھی پڑی، اور وہ پھل پھول کر ارتقائی مراحل سے گزر کر انتہائی عروج تک بھی پہنچی، تاریخ میں غوری کے جانشینوں کی یہ صد سالہ سلطنت، سلطنتِ غلاماں کے نام سے مشہور ہے، جس میں قطب الدین (ایبک) شمس الدین التمش، رضیہ سلطانہ، ناصر الدین محمود اور غیاث الدین بلبن، جیسے اولوالعزم اور اسلام کے سپوت وبادشاہ گزرے ہیں۔

آں مسلماناں کہ میری کردہ اند ؎ در شہنشاہی فقیری کردہ اند

سلطان شہاب الدین محمود غزنوی کی طرح اولوالعزم ارجہانبانی کی صلاحیتوں سے مالا مال شہزادہ تھا، زمانہ شہزادگی میں ہی اس نے پہلے پہل محمود غزنوی کے پایہ تخت اور وطن غزنوی کو فتح کیا، جس کی وجہ سے گورنری وصوبہ داری کے منصب پر پہنچا، پھر اپنے بھائی سلطان غیاث الدین کے فوت ہونے پر موجودہ افغانستان کے بڑے حصہ میں پھیلی ہوئی اس کی پوری سلطنت کا مالک بنا، اس نے بادشاہ بنتے ہی محمود غزنوی جیسی وسیع سلطنت حاصل کرنے کا عزم کیا، تھوڑے ہی عرصے میں اس نے افغانستان وخراسان کے غیر مقبوضہ علاقوں کو مسخر وفتح کرنے کے بعد خود اور اپنے گورنروں اور سپہ سالاروں کے ذریعہ پشاور سے خلیج بنگال تک کا وسیع وعریض علاقہ اور ساتھ ساتھ ملتان وسندھ کو مسخر کیا، اور اپنا سکہ ہر طرف جاری کردیا۔ امجد۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155077530

غوری کا مقبرہ دھمیک قصبے سے نکل کر ٹیلوں، ٹبوں اور اونچے نیچے موڑوں اور سنگلاخ زمین سے گزر کر کوئی دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، اور یہ کھلا اور خالی علاقہ ہے، فاصلے فاصلے پر چھوٹے چھوٹے گاؤں یا اکا دکا گھر واقع ہیں، جس جگہ یہ مقبرہ واقع ہے، وہ دھمیک کے مضافات میں موضع چوہان کہلاتا ہے، عجیب اتفاق ہے، پرتھوی راج چوہان مہاراجہ دلی و اجمیر کو شکست دینے والے غوری کے مدفن اور مقتل کا نام، موضع چوہان ہے، معلوم نہیں اس جگہ کا یہ نام کب پڑا ہے، اور کیوں پڑا ہے؟ یہاں ایک جگہ کا نام مقامی لوگوں کی زبان میں ''غوری دا پھڑہ'' بھی ہے (پھڑہ شائد بند اور حصار کو کہتے ہیں) حالانکہ یہ دیہاتی لوگ بالعموم جانتے بھی نہیں کہ غوری کیا لفظ ہے؟ اور اس نام کا کیا پس منظر ہے؟ لیکن بظاہر غوری کے دور (آٹھ سو سال پہلے) سے اب تک یہ نام ان لوگوں کی زبان پر چلے آنا کتنی بڑی شہادت اور ثبوت اس بات کا ہے کہ یہاں غوریوں کے ہنگامے برپا رہے ہیں۔ ع

تھا یہاں ہنگامہ ان صحرانشینوں کا کبھی

اس طرح دھمیک کا نام بھی اسی دور کی یادگار ہے، جو آج تک برقرار ہے، طبقاتِ ناصری کے مصنف قاضی منہاج، غوری سے سب سے قریب العہد اور اُسی زمانے کے مؤرخ ہیں (ولادت ۵۸۹ھ) اس نے دمیک کا ذکر کیا ہے، اسی طرح دوسرے مؤرخین نے بھی۔

ہم ادارے سے سوا چار بجے عصر کو نکلے تھے راستے میں ایک جگہ دس پندرہ منٹ کے لئے رُکے بھی تھے، اور ساڑھے چھ بجے ہم غوری کے مزار پہ تھے۔

ادارہ سے نکل کر چکلالہ روڈ سے راول روڈ پر چڑھے، پی ایف ایئر بیس کراس کر کے فوجی ٹاور کی طرف مڑے، فوجی ٹاور کے سامنے ٹیپو روڈ سے ہوتے ہوئے دارالامان موڑ کے قریب رحیم آباد کی طرف بغلی راستے پر اتر گئے، رحیم آباد سے گزر کر فلائی اوور کے نیچے سے ہوتے ہوئے ہم عمار چوک (سکیم تھری) پار کر کے جناح پارک کے سامنے سے گزر کر ایوب پارک کے قریب جی ٹی روڈ پر پہنچے، عمار چوک سے کچہری کی طرف سیدھے جانے کے بجائے ہم پارک کے ساتھ ساتھ بائیں طرف مڑ گئے تھے، کچہری چوک والے راستہ کی بنسبت یہ راستہ مختصر ہے، ادارہ سے غوری کے مزار تک یہ کل مسافت 85 کلومیٹر بنی، ایک گھنٹہ ہم مزار پر رہے، یہاں ہم نے مسنون فاتحہ پڑھی اور ایصال ثواب بھی کیا، ڈیجیٹل کیمرے سے یہاں کے مناظر محفوظ کئے، مزار کے احاطے میں غوری کے تین محافظ سپاہیوں کی بھی قبریں ہیں، جو قاتلانہ

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

حملہ میں غوری کے ساتھ ہی جان کی بازی ہار گئے تھے۔

مزار کا کل محیط رقبہ 20 تا 22 کنال ہے، یہ مزار جدید فن تعمیر کا عمدہ نمونہ ہے، اور سارا نیا بنا ہوا ہے، غوری کی قبر کا تعویز کافی بلند ہے، اور یہ تعویز جس سطح زمین پر ہے، وہ ہموار سطح سے کافی بلند ہے، سیڑھیاں چڑھ کر مزار کے احاطے میں آدمی پہنچتا ہے، مزار ایک گنبد والی عالی شان عمارت میں ہے، گنبد کے اندر پچی کاری کا منقش خوبصورت کام ہوا ہوا ہے، بہت بڑا فانوس اس میں آویزاں ہے، دیواروں اور فرش پر مکمل سنگ مرمر لگا ہوا ہے، چاروں طرف عالی شان دروازے کھلتے ہیں، قرآنی آیات و مقدس کلمات اور اشعار پر مشتمل خطاطی کی شاہکار سنگ مرمر کی تختیاں اور کتبے چاروں طرف مزار کے در و دیوار پر لگے ہوئے ہیں، مزار کی یہ تعمیر نو 1995ء میں، ایٹمی سائنسدان فخر پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان صاحب بالقابہ کی ذاتی دلچسپی اور نگرانی میں ہوئی ہے، جس کے لئے انہوں نے مختلف اداروں سے فنڈ جمع کر کے کروڑوں روپے فراہم کئے تھے، اور اس مزار کے لئے وسیع قطعہ زمین حاصل کر کے اس کی تعمیر نو کی۔

مزار کے احاطے میں غوری میزائل کا ایک خوبصورت، اونچا فولادی ماڈل نصب ہے، اور دائیں بائیں ڈاکٹر صاحب موصوف اور غوری کی بڑی قد آور تصاویر کی پینٹنگ نصب ہے، غوری میزائل اس عظیم سلطان شہاب الدین غوری کی یاد ہمیں دلاتا ہے، یہ میزائل پاکستان نے انڈین پرتھوی میزائل کے جواب میں ڈیزائن کیا تھا، پرتھوی میزائل، پرتھوی راج کے نام سے موسوم ہے، جو دلی و اجمیر کا راجہ اور مجموعی طور پر ہندوستان کا مہاراجہ تھا، اور غوری نے اس کو شکست دیکر ہند میں اسلامی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔

غوری میزائل 1998ء میں بنا، اس کا ٹیسٹ فائر 6 اپریل 1998 کو ہوا تھا، اس کی رینج 1500 کلومیٹر ہے۔

(جاری ہے)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بسلسلہ: تاریخی معلومات

مولانا طارق محمود

ماہِ شعبان: چھٹی نصف صدی کے اجمالی حالات وواقعات

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۱ھ میں حضرت ابومحمد حسین بن علی بن حسین بن ہبۃ اللہ بن مسلمہ صوفی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص ۲۰)

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۲ھ میں حضرت ابوصابر عبدالصبور بن عبدالسلام ہروی فامی سفار رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۳۲۹)

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۳ھ میں حضرت ابومسعود عبدالجلیل بن محمد بن عبدالواحد بن محمد اصبہانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۳۳۱)

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۴ھ میں حضرت ابوطالب عبداللطیف بن ابی الفرج محمد بن علی بن حمزہ بن فارس حرانی بغدادی جوہری رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص ۸۷)

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۴ھ میں حضرت ابوجعفر احمد بن محمد بن عبدالعزیز بن علی بن اسماعیل بن علی بن یعقوب بن محمد عباسی مکی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۳۳۲)

r ...... ماہِ شعبان ۵۵۹ھ میں حضرت ابوطالب عبداللہ بن مظفر بن ابوالقاسم علی بن نقیب ہاشمی عباسی زینبی بغدادی رحمہ اللہ کی ولادت ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۳ ص ۱۸)

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۲ھ میں حضرت ابومحمد عبدالجلیل بن ابی سعد منصور بن اسماعیل ہروی فامی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۴۵۱)

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۳ھ میں حضرت ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عبدالرحمن اصبہانی طامذی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۴۷۴)

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۳ھ میں حضرت ابوالحسین ہبۃ اللہ بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ دمشقی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۴۹۶)

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۵ھ میں حضرت ابوبکر عبداللہ بن شیخ ابومنصور محمد بن ابی الحسین احمد بن محمد بن عبداللہ بن نقور بغدادی بزاز رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج۲۰ ص ۴۹۹)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۵ھ میں حضرت ابوالفضل احمد بن صالح بن شافع بن صالح بن حاتم جیلی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۵۷۳)

r ...... ماہِ شعبان ۵۶۹ھ میں حضرت ابواسحاق ابراہیم بن یوسف بن ابراہیم بن عبداللہ بن بادیس بن عائذ حمزی وہرانی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۵۲۱)

r ...... ماہِ شعبان ۵۷۲ھ میں حضرت ابوالحسن علی بن عساکر بن مرحب بطائحی ضریر رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۰ ص ۵۴۹)

r ...... ماہِ شعبان ۵۷۳ھ میں حضرت ابوشاکر یحییٰ بن یوسف بغدادی سقلاطونی خباز رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۶۴)

r ...... ماہِ شعبان ۵۷۴ھ میں حضرت ابوالفوارس شہاب الدین سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی شافعی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۶۲)

r ...... ماہِ شعبان ۵۷۴ھ میں علامہ سدیدالدین محمد بن ہبۃ اللہ شافعی سلماسی کا انتقال ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۰۳)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۱ھ میں شیخ المالکیۃ حضرت اسماعیل بن مکی بن اسماعیل بن عیسیٰ بن عوف بن یعقوب زہری عوفی اسکندری مالکی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۲۲)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۱ھ میں حضرت ابوالفتح محمود بن احمد بن علی محمودی جعفری بن صابونی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۶۴)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۱ھ میں حضرت ابوالفرج عبداللہ بن اسعد بن علی موصولی شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۷۷)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۵ھ میں حضرت ابوالعباس احمد بن ابومنصور احمد بن محمد بن ینال اصبہانی صوفی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۲۴)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۷ھ میں حضرت ابوالمعالی عبدالمنعم بن عبداللہ بن ابوعبداللہ محمد بن فضل بن احمد فراوی صاعدی نیشاپوری شافعی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۱۸۰)

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۸ھ میں سلطان عزالدین قلج ارسلان بن سلطان مسعود بن قلج ارسلان سلیمان ترکمانی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۱۲)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

r ...... ماہِ شعبان ۵۸۹ھ میں سلطان عزالدین ابوالمظفر مسعود بن ملک مودود بن اتا بک زنگی ترکی کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۳۷)

r ...... ماہِ شعبان ۵۹۰ھ میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن خلف اندلسی مالقی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۴۲)

r ...... ماہِ شعبان ۵۹۲ھ میں حضرت ابوالفضل محمد بن علی بن احمد بن قصاب بغدادی رحمہ اللہ کا انتقال ہوا (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۳۲۴)

r ...... ماہِ شعبان ۵۹۵ھ میں شیخ الشافعیہ حضرت ابوالقاسم یحییٰ بن واثق بن علی بن فضل بن ہبۃ اللہ بن برکہ بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۲۵۸)

r ...... ماہِ شعبان ۵۹۹ھ میں حضرت ابوالحسن علی بن حمزہ بن علی بن طلحہ بن علی بغدادی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی (سیر اعلام النبلاء، ج ۲۱ ص ۳۹۷)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

علم کے مینار

مفتی محمد امجد حسین

مسلمانوں کے علمی کارناموں و کاوشوں پر مشتمل سلسلہ

P جن کی گود میں امت کے امام، اسلام کے سپوت پلے

امام مالک کی والدہ

نام عالیہ بنت شریک بن عبدالرحمان ازدی ہے، فضل وکمال اور عقل وفہم سے بڑا وافر حصہ حاصل ہے، اپنے بیٹے مالک [۱] کی جو آگے چل کر امت کے امام بنے، تعلیم و تربیت بڑے اہتمام اور توجہ سے کی، امام عالی مقام کا بیان ہے کہ جب میں نے بچپن میں ماں کے سامنے علم دین کے حصول کا ارادہ ظاہر کیا، تو مجھے اپنے پاس بلایا، فرمایا تجھے علماء کا لباس پہناؤں، مجھے عمدہ، باوقار لباس پہنایا، میرے سر پر سیاہ لمبی، اونچی ٹوپی رکھی، اس پر عمامہ باندھا، اور فرمایا کہ:

اِذْهَبْ اِلٰی رَبِیْعَةَ فَتَعَلَّمْ مِنْ اَدَبِهٖ قَبْلَ عِلْمِهٖ

ترجمہ: امام ربیعہ رائی کی مجلس میں جاؤ، اور ان کے علم سے پہلے ان کے اخلاق وآداب سیکھو۔

---

[۱] امام دار الہجرہ ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک بن ابو عامر نافع بن عمرو حمیری مدنی، آپ کا نسب یمن کے مشہور قبیلہ حمیر بن سبعا سے ملتا ہے، آپ کے دادا مالک بن ابو عامر نے یمن سے مدینہ منورہ نقل مکانی کی، اور یہاں قریش کی شاخ قبیلہ بنو تمیم سے منسلک ہو کر ان کے ساتھ رہنے لگے، امام صاحب کی پیدائش ۹۳ھ میں مدینہ منورہ سے چند میل کے فاصلہ پر وادی عقیق کے مقام جرف میں ہوئی، یہاں آپ کے والد کا شاندار محل ''قصر المقعد'' کے نام سے تھا، یہ کھیتوں اور باغات پر مشتمل سرسبز علاقہ تھا، یہیں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زمینیں بھی تھیں، امام مالک رحمہ اللہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بعد اہلِ سنت کے دوسرے بڑے امام ہیں، امام ابو حنیفہ کی ولادت ۸۰ھ میں بیان کی گئی ہے، اس لحاظ سے آپ امام ابو حنیفہ سے تیرہ سال چھوٹے ہیں، علم کا آغاز مدینہ میں امام ربیعہ رائی کی مجلس سے کیا، جو مسجدِ نبوی میں علم فقہ الحدیث کا اس زمانے میں معروف ومقبول حلقہ تھا، مدینہ کے نامی گرامی علماء وفقہاء ربیعہ رائی کے حلقۂ درسِ حدیث میں بیٹھتے تھے، جن میں سے چالیس اصحابِ جبہ ودستار مشائخ تھے، اس طرح نافع مولیٰ ابن عمر جیسے جلیل القدر محدث سے بھی تحصیلِ علم کیا، تیسرے بڑے استاد آپ کے محمد بن شہاب زہری تھے، اور زہری تو زہری ہیں، علمِ حدیث کی جمع وتدوین کی خدمت میں امت ان کی زیرِ بار احسان ہے، امام مالک کے شاگردوں میں سے یحییٰ بن یحییٰ لیثی اندلسی متوفی ۲۳۴ھ ممتاز ہیں، جو اندلس سے آ کر آپ سے فیضیاب ہوئے، اور ان کے ذریعے آپ کا مذہب اندلس میں پھیلا، آپ بڑے نفیس ذوق اور شاہانہ اوصاف کے مالک تھے۔ آپ کی موطا قرآن مجید کے بعد اصح الکتب شمار ہوتی تھی، ابنِ ندیم نے ''الفہرست'' میں امام شافعی سے نقل کیا ہے:

مافی الارض کتاب من العلم اکثر صوابا من موطا مالک (الفہرست، ص ۲۸۱)

یہ کتاب دس ہزار احادیث سے منتخب کر کے لکھی گئی، منقول ہے کہ عباسی خلیفہ ہارون الرشید کی خواہش پر اور درخواست پر لکھی گئی، امام عالی مقام کی وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی، آپ کے مناقب وکمالات سے کتابیں لبریز ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155077530

اس وقت مسجد نبوی میں ربیعہ رائے کا حلقہ درس قائم تھا، اور ممتاز شان کا حامل حلقہ درس تھا، مدینہ کے اصحاب فضل وکمال اعیان واشراف اسی مجلس ودرس میں جمع اور شریک ہوتے تھے۔

امام سفیان بن عیینہ کی والدہ

سفیان بن عیینہ [1] امت کے عظیم محدث، طبقہ تبع تابعین کے ممتاز امام، اور امام شافعی کے استاد ہیں، امام شافعی ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ امام مالک، اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز سے علم اٹھ چکا ہوتا، وکیع بن جراح جیسے عظیم محدث آپ کے شاگرد ہیں، وکیع کا بیان ہے کہ ان کی والدہ نے تحصیل علم کا حکم دیتے ہوئے ان سے فرمایا کہ:

يَا بَنِيَّ اُطْلُبِ الْعَلْمَ وَ اَنَا اَكْفِيكَ مَنْ مَغْزَلِيْ

يَا بَنِيَّ اِذَا كَتَبْتَ عَشَرَةَ اَحَادِيْثَ فَانْظُرْ

هَلْ تَرىٰ فِيْ نَفْسِكَ زِيَادَةً فِيْ مَشْيَتِكَ وَحَالِكَ

وَ وَقَارِكَ فَاِنْ لَمْ تَرَ فَاعْلَمْ اَنَّهُ يَضُرُّكَ وَلَا يَنْفَعُكَ

ترجمہ: عزیز القدر بیٹے! تم علم حاصل کرو، میں اون کات کر تمہاری ضروریات پوری کروں گی، بیٹے! جب تم دس حدیثیں لکھ لو (سیکھ لو، پڑھ لو) تو اپنے بارے میں غور کرو اور دیکھو کہ تمہارے چال چلن، (عادات، اطوار) تحمل اور وقار میں اضافہ ہوا یا نہیں؟ اگر یہ باتیں نہ پیدا ہوئیں تو سمجھ لو کہ یہ علم تمہارے حق میں مضر ہے مفید نہیں۔

نضر ہلالی کا بیان ہے کہ میں سفیان بن عیینہ کی مجلس درس میں حاضر تھا، ایک بچہ آیا (جو بہت ہی چھوٹا تھا جس کی وجہ سے) اہل مجلس اسے حقارت سے دیکھنے لگے، ابن عیینہ نے ان سے کہا کہ پہلے تم بھی ایسے ہی تھے، پھر میری طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اے نضر! اگر تم مجھے اس وقت دیکھتے تو تعجب کرتے، جب میری عمر دس سال تھی، میری لمبائی پانچ بالشت تھی، میرا چہرہ دینار کی طرح اور میں خود شعلۂ نار کی طرح تھا (یعنی

---

[1] سفیان بن عیینہ بن میمون ہلالی کوفی، 87 تابعین سے ملے ہیں، اور 70 تابعین سے علم اخذ کیا ہے، ان کے شیوخ واساتذہ میں جعفر صادق، حمید الطّویل، عبداللہ بن دینار، ابوالزناد اور صالح بن کیسان جیسے با کمال اہل علم اور محدثین کے نام آتے ہیں، امام اعمش، مسعر بن کدام، عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، احمد بن حنبل، یحی بن معین، علی بن مدینی جیسے محدثین وفقہاء اور ائمہ جرح وتعدیل آپ کے شاگرد ہیں، آپ نے 7 ہزار احادیث روایت کی ہیں، آپ کی وفات 168ء میں مکہ مکرمہ میں ۹۱ سال کی عمر میں ہوئی (دیکھئے ابن عیینہ، تذکرۃ الحفاظ)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

بچپنے کی عمر میں گورا چٹا تھا) میرے کپڑے، انگنگے، میری آستین چھوٹی، میرا جوتا چوہے کے کان جیسا تھا، اور میں مختلف شہروں کے علماء جیسے ابن شہاب زہری [1] اور عمرو بن دینار وغیرھم کے حلقہ درس میں کھونٹی کی طرح بیٹھتا تھا (یعنی بہت چھوٹا ہونے کی وجہ سے معمولی جگہ گھیرتا اور سلیقہ بھی بیٹھنے کا نہ جانتا تھا) میرا دوات اخروٹ کی طرح، میرا قلمدان موزے کی مانند، اور میرا قلم پستہ جیسا ہوتا، مجلس کی طرف مجھے آتا دیکھ کر اہل مجلس خوش طبعی سے ایک دوسرے کو کہتے کہ چھوٹے شیخ کے لئے جگہ خالی کرو۔

امام اوزاعی کی والدہ

شیخ الامام عبدالرحمان بن عمرو بن محمد اوزاعی [2] امت کے سربرآوردہ فقیہ اور مجتہد تھے، ائمہ اربعہ کی طرح ان کا فقہی مذہب بھی مدون و مقبول ہوا، اور تیسری صدی ہجری تک رائج بھی رہا، پھر آہستہ آہستہ ناپید ہوگیا، ان کی تعلیم و تربیت میں بھی ان کی والدہ کا کردار سب سے اہم ہے، یتیم تھے، ماں ہی نے ان کی تعلیم و تربیت کی، اور شیخ الاسلام کے مقام تک پہنچایا، ان کے متعلق ''تذکرہ الحفاظ'' میں لکھا ہے کہ:

وَلَدَ بِبَعْلَبَکَّ وَ رَبّٰی یَتِیْمًا فَقِیْرًا فِیْ حَجْرِ اُمِّہٖ، تَعْجُزُ الْمُلُوْکُ اَنْ تُؤَدَّبَ اَوْلَادَھَا فِیْ نَفْسِہٖ (تذکرہ ج ۱ ص ۱۶۹)

---

[1] ابن شہاب زہری طبقہ رواۃ اور سلسلہ محدثین کے سرخیل اور تدوین وجمع احادیث کے سلسلہ کے بانی ومقتدا ہیں، پہلی صدی ہجری کے اختتام پر جب خلیفہ راشد عمر بن عبدالعزیز نے احادیث کو جمع کرنے اور کتابی صورت میں مدون کرنے کا حکم عالم اسلام میں جاری کیا، تو حجاز میں ابن شہاب زہری نے اس کارخیر میں سب سے زیادہ سرگرمی سے حصہ لیا، اور اس مبارک سلسلے کا مستحکم بنیادوں پر آغاز کیا، ۱۲۳ھ یا ۱۲۵ھ میں آپ کی وفات (شام میں) ہوئی، آپ کے رفیق اور ہم سبق محدث صالح بن کیسان آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ''میں اور زہری دونوں اکٹھے پڑھا کرتے تھے، زہری کہنے لگے، آؤ ہم حدیثیں لکھ لیا کریں، پھر کہنے لگے آؤ ہم اقوالِ صحابہ بھی لکھ لیں، چنانچہ زہری نے یہ سب کچھ لکھ لیا، اور میں نے نہ لکھا، اس لئے وہ آگے بڑھ گئے، اور ہم نے سب کچھ ضائع کردیا۔
زہری عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن جعفر، سہل بن سعد، عروہ بن زبیر، عطاء بن ابی رباح سے احادیث روایت کرتے ہیں، امام بخاری کے نزدیک زہری کی صحیح ترین اور عمدہ ترین سند ''زہری عن سالم عن ابیہ'' ہے، جبکہ ابن ابی شیبہ کے نزدیک آپ کی صحیح ترین سند یہ ہے کہ ''زہری عن علی بن حسین عن ابیہ عن جدہ'' (دیکھئے زہری کے حالات کے ضمن میں ''تہذیب التہذیب ۹/ ۴۴۵، تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۰۲، حلیۃ الاولیاء ۳/۳۶۰)

[2] ابوعمرو عبدالرحمان بن محمد اوزاعی: (اوزاعی یمن کے قبیلہ ذی الکلاع کی ایک شاخ ہے) بعلبکّ (شام) میں ۸۸ھ میں پیدا ہوئے، سن شعور تک پہنچ کر علم حدیث کی تحصیل میں مشغول ہوئے، عطاء ابن ابی رباح اور ابن شہاب زہری اور اس طبقہ کے دوسرے محدثین سے روایت لی، اور حدیث پڑھی، بڑے بڑے محدثین ان کے شاگرد ہوئے ہیں، شام کے امام تھے، قاضی بھی رہے، شام اور اندلس میں ان کا فقہی مذہب جاری ہوا، اور پھیلا، تیسری صدی کے نصف تک ان کا مذہب شام واندلس میں رائج رہا، پھر فقہ مالکی (اندلس) اور فقہ شافعی (شام) کے مقابلے میں آہستہ آہستہ ختم ہوگیا، آپ کی وفات ۱۵۷ھ میں ہوئی۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

ترجمہ: بعلبک (شام) میں پیدا ہوئے، اپنی ماں کی گود میں یتیمی میں پرورش پائی، اور جیسا ادب ماں نے ان کو سکھایا، بادشاہ اپنی اولاد کو ویسا ادب وتربیت دینے سے عاجز ہیں۔

امام اسماعیل بن علیہ کی ماں

ریحانۃ المحدثین امام اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم بصری [1] ، ماں کی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں، ابن علیہ کے دادا مقسم اصل سندھ (قلات) کے باشندے تھے، قیدی بن کر عراق پہنچے تھے، اور عبدالرحمان بن اسد کے غلام بنے، مقسم کے بیٹے ابراہیم نے کوفہ میں کپڑے کی تجارت شروع، اس سلسلہ میں ان کے کوفہ اور بصرہ کے درمیان تجارتی سفر ہوتے تھے، بصرہ کثرت سے آنا جانا تھا۔

بصرہ میں ہی علیہ بن حسان سے شادی کی، یہ بنوشیبان کی باندی تھی، اور عالمہ فاضلہ خاتون تھی، طبقات ابن سعد میں ان کے بارے میں مذکور ہے کہ:

وَكَانَتِ امْرَأَةً نَبِيلَةً عَاقِلَةً بَرْزَةً، لَهَا دَارٌ بِالْعَوَقَةِ بِالْبَصْرَةِ تُعْرَفُ بِهَا، وَكَانَ صَالِحٌ الْمُرِّيُّ وَغَيْرُهُ مِنْ وُجُوهِ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَفُقَهَائِهَا يَدْخُلُونَ عَلَيْهَا، فَتَبْرُزُ لَهُمْ، وَتُحَادِثُهُمْ، وَتُسَائِلُهُمْ (الطبقات الکبری لابن سعد، ج۷، ص۳۲۵)

ترجمہ: وہ بڑی معزز، عقل مند، اور معروف وممتاز خاتون تھی، عوقہ (بصرہ کا ایک علاقہ) میں اس کا گھر اسی کے نام سے شناخت رکھتا تھا، حضرت صالح مری، اور بصرہ کے دیگر معززین بڑے بڑے لوگ اور فقہاء اس کے ہاں حاضر ہوتے تھے، اور وہ ان سے علم ودین کے مختلف موضوعات ومسائل پر تبادلہ خیال کرتی۔

ابن علیہ کی ولادت ۱۱۰ھ میں ہوئی، ماں علیہ نے اپنی مثالی پرورش اور تعلیم کے ذریعہ اپنے اس بیٹے کو فقہاء و محدثین، دونوں طبقات کی آنکھوں کا تارا بنادیا۔

محدث عبدالوارث سے منقول ہے، کہتے ہیں کہ علیہ بنت حسان اپنے لڑکے اسماعیل کو میرے پاس لائی، یہ

---

[1] اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الامام الحجۃ: ۱۲۰ھ میں پیدا ہوئے، علم حدیث کی روایت میں ان کا پایہ بہت بلند ہے، بڑے بڑے ائمہ حدیث اور اصحاب جرح وتعدیل آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ابن علیه سید المحدثین

علی بن مدینی فرماتے ہیں کہ:

ما اقول احدا اثبت فی الحدیث من اسماعیل (بن علیة)

محدثین وائمہ جرح وتعدیل کے ان کے متعلق اقوال ملاحظہ ہوں "میزان الاعتدال، للحافظ ذہبی ۱/۲۱۶۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075

بصرہ کا حسین ترین بچہ تھا اور کہا کہ:

هٰذَا ابْنِیْ یَکُوْنُ مَعَکَ وَ یَاخُذُ بِاَخْلَاقِکَ

ترجمہ: یہ میرا بیٹا آپ کے پاس رہے گا، اور آپ سے آداب و اخلاق سیکھے گا (خواتین اسلام کی دینی و علمی خدمت)

گویا اسلام کے خیر القرون میں تعلیم کے ساتھ ساتھ، تربیت کا مستقل درجہ تھا، اور اچھے اخلاق و آداب، شائستگی و تہذیب، رکھ رکھاؤ اور سلیقہ، رہن سہن، اور معاشرت کے عمدہ و مثالی طور طریقے، باقاعدہ وقت کے باکمال اہل علم اور بزرگان دین کی صحبت میں عرصہ تک رہ کر سیکھے اور اپنائے جاتے تھے، اور اللہ کے ان نیک بندوں سے دین کا رنگ اپنے اوپر چڑھایا جاتا تھا، محض کتابی علم اور پڑھنے پڑھانے کو کافی نہ سمجھا جاتا تھا، پیچھے سفیان بن عیینہ کی والدہ کی بھی پہلی یہ نصیحت اسی تناظر میں ہے کہ "دس حدیثیں پڑھنے کے بعد دیکھو، تمہارے علم و وقار اور عادات و اخلاق میں تبدیلی آئی ہے کہ نہیں؟ اگر آئی ہے تو علم مفید ہے ورنہ مضر ہے۔

افسوس کہ ہمارے ڈگری زدہ دور میں تعلیم نام محض فنی معلومات اور مشینی کمالات کی نمائش کا رہ گیا ہے، خواہ کردار و اخلاق اور اعلیٰ انسانی اوصاف سے یہ ڈگری زدہ نسل بالکل تہی دست اور بے مایہ ہی ہو، اس طرز عمل نے علم کو کمرشلائز کر کے تجارتی عمل بنا دیا ہے، جس کا سارا حدود اربعہ بطن و شکم اور پیٹ پوجا کے گرد گھومتا ہے، علم و فہم تو دل و دماغ کی غذا تھی، تہذیب جدید کے بازاری اور سفلے پن نے اسے معدے اور پیٹ کی سیوا کرنے کا دھندہ اور مشغلہ بنا دیا ہے، یونیورسٹیوں، کالجوں اور دانش گاہوں کی فلک بوس عمارات، کروڑوں کے بجٹ اور مرعوب کن ڈگریاں، سب معدے کے محور کے گرد چکر کاٹنے والے مادی و تہذیبی کُرّے بن کر رہ گئے ہیں۔ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ.

علم کو تقدیس و روحانیت اور مقام انسانیت کے سب سے ممتاز جوہر ہونے کے بلند منصب سے اتار کر ایک بازاری پیشہ، اور ایک مادی دھندہ و سفلی مشغلہ بنانا اور اس کے پورے نظام کو ہوس زر کے گرد گھمانا، آسمانی ہدایت اور روحانی قدروں سے محروم، جدید مغربی تہذیب کی دَین اور ایجاد ہے، مغرب کی اس غارتگری پر پچھلی صدی میں اقبال مرحوم نے اس کے ہر ہر پہلو سے احتجاج کیا تھا، افسوس کہ گلوبل ولیج کی جدید صورت گری نے کیا مشرق اور کیا مغرب؟ کیا عالم اسلام اور کیا عالم کفر؟ ساری دنیا کو اسی مادی و سفلی رنگ میں رنگ دیا ہے، جس کے اجزائے ترکیبی بزبان اقبال یہ ہیں ؎

Idara Ghufran
Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر ہے　　حق یہ ہے کہ بے چشمۂ حیواں ہے یہ ظلمات
یہ علم یہ حکمت یہ تدبر یہ حکومت　　پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مساوات
بے کاری وعریانی و مے خواری وافلاس　　کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کی فتوحات
وہ قوم کے فیضانِ سماوی سے ہو محروم　　حداس کے کمالات کی ہے برق وبخارات
ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت　　احساسِ مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

تذکرۂ اولیاء (باپو کے چرنوں میں) مفتی محمد امجد حسین

اولیاءِ کرام اور سلف صالحین کے نصیحت آموز واقعات وحالات اور ہدایات وتعلیمات کا سلسلہ

حیاتِ لطیف الامت (قسط ۵)

سیرت وکردار کے درخشاں پہلو

سادگی، بے نفسی وفنائیت

آپ کی فطرت اور طبیعت میں بہت سادگی تھی، دنیاداری کے قرینے اور طور طریقے ایسا لگتا تھا کہ چھو کر بھی نہیں گزرے، اس لئے دنیاداری، صنعت وتجارت اور دوکانداری کے کسی شعبے میں جب بھی گئے، اس میں زیادہ دیر اور زیادہ دور تک نہیں چل پائے، دنیوی نقصان اٹھا کر لیکن کردار کی پونجی بچا کر جلدی لوٹ آئے۔

وفا کی دھوپ میں جب دور تک چل نہ پائے ہار مان لی اچھے کھلاڑیوں کی طرح

آپ کے بکثرت جاننے والے، اور متعلقین موقعہ بموقعہ اس بات پر تعجب کا اظہار کرتے رہے کہ حضرت جی نے اتنی سادگی کے ساتھ اتنی لمبی زندگی کیسے گزاری ہے؟

مانسہرہ میں ایک دفعہ علاقہ کی ایک بڑی صاحب علم شخصیت کی آپ سے پہلی دفعہ ملاقات ہوئی، پھر ایک دو ملاقاتیں اور ہوئیں، تو بطور مزاح مجھے فرمانے لگے کہ کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جو اصلاً آخرت کی طبیعت ومزاج والے ہوتے ہیں، دنیوی زندگی گزارنے والی طبیعت (یا مزاج) ان میں نہیں ہوتی، لیکن پھر بھی دنیا میں بھیج دیئے جاتے ہیں (کہ یہاں سے جیسے کیسے گزر کر آخرت میں جائیں) آپ کے والد صاحب میری نظر میں ایسے ہی آدمی ہیں، قصہ مختصر یہ کہ وہ عرفی ورسمی مجذوب نہ ہوتے ہوئے بھی مجذوب تھے، صاحب جذب تھے، کسی لطیفہ غیبی نے ان کو جذب کر رکھا تھا۔

دنیا مجھے کہتی ہے تیرا سودائی ہے اب میرا ہوش میں آنا تیری رسوائی ہے

تکلف، تصنع بناوٹ ونمائش، اپنی حیثیت منوانا، بتلانا یا جتلانا، اس فن سے وہ اتنی طویل زندگی میں آگاہ ہی نہ سکے ع یارب! مجھے جینے کی ادا کیوں نہیں آتی

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

تواضع وانکساری اور خوش خلقی

عاجزی اور تواضع بھی آپ کا طبعی وصف اور خُلق تھا، واردین وصادرین، واقفین اور غیر واقفین، یگانے و بیگانے سب کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملتے، مروت سے پیش آتے، اور اول مجلس یا اول ملاقات میں ہی ایسا طرزِ عمل اور رویہ ملنے والوں سے اختیار کرتے کہ ان کو آپ سے حجاب وتوحش نہ رہتا، آپ سے اول دفعہ ملنے والا بھی یوں سمجھتا، گویا میرے پرانے شناسا ہیں، اور برسوں سے مجھے جانتے ہیں، راہ چلتے چلتے بھی کوئی آپ سے ملتا، تو اسی اپنائیت کے ساتھ آپ ملتے، حال احوال پوچھتے، چلتے چلتے بھی کوئی خوش طبعی کی بات، کوئی لطیفہ، کوئی حسب موقعہ واقعہ آپ سنادیتے، جس سے ملنے والے کی طبیعت باغ باغ ہو جاتی، اور مجلس کے حسب حال وحسب موقعہ کوئی تاریخی واقعہ، کوئی شرعی امر، کوئی دین کی بات، کوئی لطیفہ اور خوش طبعی کی بات کرنے میں آپ کو کمال حاصل تھا، خصوصاً جب مجلس اہل علم اور خصوصی احباب و متعلقین کی ہوتی، آپ کی مجالس سے اہلِ ذوق، علم و دانش، تجربات ومعلومات اور دینی آ گاہی کی سوغاتیں سمیٹتے کہ اپنی مجلسوں میں یہ موتی، آپ بکثرت بکھیرتے۔

جامعہ اسلامیہ صدر میں کوئی انتظامی یا تعلیمی میٹنگ اور مجلس ہوتی یا کوئی اور تقریب ہوتی، جس میں اساتذہ ومتعلقہ افراد جمع ہوتے، تو حضرت قاری سعید الرحمان صاحب علیہ الرحمۃ (مہتمم جامعہ) اور قاری محمد یعقوب صاحب زیدمجدہ بطورخاص آپ کی شرکت وشمولیت کا اہتمام کراتے، آپ کی شگفتہ باتوں اور عمدہ واقعات سے پوری مجلس کشت زعفران بنی رہتی، اس چیز کے عادی اہل مجلس آپ کے بغیر ان مجالس کو پھیکی وبے مزہ محسوس کرتے، لیکن عمر کی آخری دھائی میں ضعف واضحلال، اور بیماریوں کے ہجوم کی وجہ سے آپ کی اس نوع کی مجلسی دلچسپیاں نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھیں۔

بلبل کی، چمن میں ہم زبانی چھوڑی بزم شعراء میں شعر خوانی چھوڑ دی
جب سے اے دل زندہ! تو نے ہمیں چھوڑا ہم نے بھی تیری رام کہانی چھوڑی

نرم دلی اور جذبہ شفقت وخیر خواہی

آپ کی طبیعت میں رقت اور نرمی بہت تھی، ویسے تو آپ طبعی طور پر ہی نرم دل اور نرم خو تھے، البتہ ایک عنصر اس غیر معمولی رقت اور نرمی کا یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بچپن سے لے کر جوانی تک جن کٹھن مراحل اور مجاہدوں بھرے حالات، سے آپ گزرے، آلام ومصائب کی جوگھاٹیاں سرکیں، بقول شخصے ؎

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

گزرے ہیں کائنات کے ہر امتحان سے ہم تو لے گئے ہیں چمن میں بہار و خزاں سے ہم

اس سے آپ کی نرم طبیعت میں مزید نرمی اور سوز و گداز پیدا ہوا، دردِ دل کی حالت آپ کی مستقل ہوگئی ۔

شکر ہے کہ دردِ دل مستقل ہوگیا اب تو میرا دل بھی دل ہوگیا

کسی کو مصیبت اور تکلیف میں دیکھتے، تو آپ بے چین ہوجاتے، پرسشِ احوال، ہمدردی اور دلجوئی کا موقعہ ہوتا تو وہ کرتے، ورنہ بعد تک اس کے لئے اللہ سے دعا کرتے، کہ اسے تکلیف کی حالت سے نکالے، اور ایسے مواقع پر بہت الحاح و زاری کے ساتھ دعا کرتے، جامعہ اسلامیہ میں غریب و نادار، پردیسی و مسافر طلبہ بھی بکثرت ہوتے، اباجی ایسے طلبہ کا بہت خیال رکھتے، ان کی ضروریات و حاجات پوری کرنے کی مقدور بھر کوشش کرتے، طلبہ بھی آپ کو اپنا مربی و غم گسار سمجھتے، اپنے تقاضے آپ کے پاس لے کر آتے، آپ اپنے مخصوص احباب، دوکانداروں اور تاجر حضرات سے ان کی اعانت فرماتے، اور اپنے پاس بھی اس حوالے سے انتظام رکھتے، اور حسبِ موقعہ ان کی حاجت برآری کرتے۔

مشکلات و مصائب والے احوال مطالعہ سے بھی گزرتے یا کسی سے سنتے تو بھی آپ پر بہت اثر ہوتا، کئی مرتبہ قرآن مجید یا حدیث کا درس دیتے ہوئے درس میں اس قسم کا کوئی واقعہ آتا، تو آبدیدہ ہوجاتے، اور درس جاری نہ رکھ سکتے، آپ کی آواز رندھ جاتی۔

پنجابی کے اہلِ دل و اہلِ درد صوفی شعراء کا درد و محبت بھرا کلام، اشعار آپ کو بکثرت یاد تھے، اور اس کے پڑھنے کا آپ کو خاص ذوق تھا، کئی دفعہ اپنے حجرے میں تنہائی میں یا مخصوص احباب کی مجلس میں یہ کلام پر سوز لہجے میں پڑھتے، تو پورا ماحول سوگوار ہوجاتا، اور سننے والوں پر خاص کیفیت طاری ہوتی، آپ کے بعض مخصوص مصاحبین اور متعلقین خصوصاً شیخ القراء حضرت الاستاد قاری محمد یعقوب صاحب دامت برکاتہم اس غرض سے خاص طور پر آپ کے پاس حاضر و ہم مجلس ہوتے، اور ترغیب دیکر آمادہ کرکے آپ سے فرمائشی کلام پنجابی کا یا فارسی کا سنتے، اردو و فارسی ادب سے بھی آپ کو خاص شغف تھا، فارسی کے باکمال مشاہیر مثل حافظ، سعدی، فردوسی، مولائے رومی وغیرھم کے بکثرت اشعار آپ کو مستحضر تھے، اور موقعہ کی مناسبت سے پڑھتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ یہ شعر اسی موقع کے لئے کہا گیا ہے، آپ کی رحلت و جدائی کا قاری محمد یعقوب صاحب نے غیر معمولی اثر لیا، کئی دفعہ فون پر بھی میرے ساتھ اباجی کا تذکرہ چھیڑ

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

دیتے، اور ادارہ غفران میں بھی تشریف لاکر بندہ پر شفقت فرماتے، اور ساتھ ساتھ اپنی بے چینی کا ذکر کرتے کہ رات یا دن میں کسی بھی وقت مولوی صاحب کی یاد آجاتی ہے تو بے قراری اور بے چینی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے۔

حضرت قاری صاحب موصوف کا رات کے آخری پہر تہجد میں حدر و ترتیل کے ساتھ قرآن مجید قدرے بلند آواز کے ساتھ پڑھنے کا معمول رہا ہے ؎

رات کے آخری لمحوں میں ایک ایسی دولت بٹتی ہے

جو جاگت ہے، سو پاوت ہے، جو سووت ہے، سو کھووت ہے

اس وقت میں بعض دفعہ اباجی قاری صاحب کے حجرے میں چلے جاتے، اور رات کی عبادت کے بعد پھر ان حضرات کا قہوے کا دور چلتا اور مجلس جمتی، ایسی ہی کسی مجلس میں اباجی کا کلام قاری صاحب نے ریکارڈ کیا تھا، پچھلے دنوں ایک دفعہ حضرت قاری صاحب ادارہ غفران تشریف لائے، تو مجھے یہ ریکارڈنگ سنوائی، میں نے اپنے موبائل فون میں اس کی کاپی کی۔

مروت ولحاظ

آپ کی طبیعت میں ایک طرف تو استغناء اور شانِ بے نیازی تھی، لیکن یہ صرف ایسے مواقع اور ایسے حضرات کے لئے تھا، جو دنیاداری کا چشمہ لگا کر دوسروں کے قد کاٹھ ناپتے ہیں، اور اپنے جاہ ومال اور عہدہ ومنصب کے پندار میں جاو بے جا، بددماغی اور تکبر واتراہٹ کا مظاہرہ کرتے ہیں، ایسے مواقع کے لئے تو آپ کا ذوق ومشرب یہ تھا ؎

بیٹھے ہیں اپنے اللہ کے سہارے سب سے منہ موڑے، سب پہ لات مارے

باقی حالات واوقات اور معاملات میں آپ کی اصل سرشت مروت ولحاظ اور برداشت وچشم پوشی کی تھی کہ آپ جس درد دل کے حامل تھے اس کا لازمی تقاضا بھی یہی تھا۔

خلق خدا کا لحاظ اور ان کے ساتھ شفقت ومروت کے برتاؤ کے متعلق اپنے ذوق کا اظہار آپ بعض دفعہ یہ پنجابی شعر سنا کر کرتے کہ ؎

مسجد ڈھادے، مندر ڈھادے، ڈھادے جو کچھ ڈھیندا پر کسی دا دل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ رہندا

(جاری ہے............)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

سورہ انعام کی ایک آیت سے استدراج کی حقیقت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ " ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ (مسند احمد، رقم الحديث ١٧٣١١، المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ٩١٣)

في حاشية مسند احمد: حديث حسن.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آپ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود دنیا میں اسے وہ کچھ عطاء فرما رہے ہیں جو وہ چاہتا ہے تو یہ استدراج ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے کہ) جب ان لوگوں نے ان چیزوں کو بُھلا دیا جن کے ذریعے انہیں نصیحت کی گئی تھی، تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے، یہاں تک کہ جب وہ خود کو ملنے والی نعمتوں پر اترانے لگے تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا اور وہ ناامید ہو کر رہ گئے (مسند احمد)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

نبی ﷺ کا اپنی امت کی سفارش کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تلاوت کیا کہ:

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ، فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

(جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اے رب! ان (گمراہوں) نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے، تو جس نے میری اتباع کی تو وہ مجھ سے ہے، اور جس نے میری نافرمانی کی تو آپ غفور الرحیم ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُکَ. وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَکِيْمُ.

(جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) اگر آپ انہیں عذاب دیں، تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف کردیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور فرمایا کہ اے اللہ! میری امت، میری امت، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبریل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیے، حالانکہ آپ کا رب خوب جانتا ہے، اور ان سے پوچھئے کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کو بتایا جو وہ فرما رہے تھے، اور وہ جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے جبریل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جائیے، اور ان سے کہہ دیجئے کہ ہم آپ کو آپ کی امت کے بارے میں راضی کردیں گے اور ہم آپ کو نہیں بھولیں گے

(مسلم، رقم الحدیث ۳۴۶"۲۰۲"، باب دعاء النبی ﷺ لأمته، وبکائه شفقة علیهم)

Idara Ghufran

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ساری رات ایک آیت کی تلاوت کرنا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِآيَةٍ حَتّٰى أَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (مستدرک حاکم، رقم الحديث ۸۷۹، نسائی، رقم الحديث ۱۰۱۰، ابن ماجه، رقم الحديث ۱۳۵۰)

قال الحاكم: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ.

وقال الذهبي: صحيح.

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے) قیام میں ایک ہی آیت دوہراتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی (وہ آیت یہ ہے کہ)

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ. وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ.

(جس کا ترجمہ ہے کہ اے اللہ!) اگر آپ انہیں عذاب دیں، تو یہ آپ کے بندے ہیں اور اگر آپ انہیں معاف کردیں تو آپ غالب اور حکمت والے ہیں (حاکم، نسائی)

اس طرح کا مضمون حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی سند سے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی تفصیلاً مروی ہے۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھنے کی فضیلت

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ فِیْ ذِمَّۃِ اللّٰہِ إِلَی الصَّلَاۃِ الْأُخْرٰی (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۲۷۳۳)

قال المنذری: رواہ الطبرانی بإسناد حسن (الترغیب والترھیب، تحت رقم الحدیث ۲۴۶۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرض نماز کے بعد آیتُ الکرسی پڑھے، تو وہ اگلی نماز تک اللہ کی ذمہ داری میں آجاتا ہے (طبرانی)

اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ قَرَأَ آیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ لَمْ یَحُلْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ إِلَّا الْمَوْتُ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، رقم الحدیث ۱۲۴، طبرانی کبیر، رقم الحدیث ۷۵۳۲)

قال المنذری: رواہ النسائی والطبرانی بأسانید أحدھا صحیح (الترغیب والترھیب، تحت رقم الحدیث ۲۴۶۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھی، تو اس کے اور جنت کے درمیان سوائے موت کے اور کوئی چیز حائل نہیں ہوسکتی (عمل الیوم واللیلہ، طبرانی)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

پیارے بچو! مولانا محمد ناصر

حضرت ھود علیہ السلام

پیارے بچو! آج ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کے نبیوں میں سے ایک نبی حضرت ھود علیہ السلام کے بارے میں بتائیں گے۔

حضرت ھود علیہ السلام اور اُن کی قوم کے کئی واقعات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان کیے ہیں۔

حضرت ھود علیہ السلام کی قوم کا نام ’’عادؔ‘‘ ہے، انہیں ’’قومِ عادؔ‘‘ یعنی عاد والی قوم بھی کہا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں حضرت ھود اور اُن کی قوم یعنی قومِ عاد کا کئی آیتوں میں ذکر ہے، اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو بہت بڑے بڑے جسم اور بہت طاقت دی تھی، اور قومِ عاد کے لوگ رہنے کے لئے بڑے بڑے محل بناتے تھے، اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ ہمیشہ ان محلوں میں رہیں گے، اور یادگار کے طور پر اونچی جگہوں، چوٹیوں اور پہاڑوں پر عمارتیں بناتے تھے، اور وہ لوگ کمزور لوگوں پر ظلم کرتے تھے، اور کہا کرتے تھے کہ ہمارے سے زیادہ کس میں طاقت اور قوت ہے؟

قومِ عاد کو اپنی طاقت اور قوت پر غرور ہوگیا تھا، حالانکہ انہوں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے، ظاہر ہے کہ وہ اُن سے بھی زیادہ طاقت والا ہے۔

قومِ عاد طاقت کے غرور میں اور زیادہ گمراہ ہوگئے، اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کے بجائے اپنے آباؤ اجداد کی پیروی میں کفر اور شرک کرنے لگے تھے۔

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اللہ تعالیٰ نے ہی تمہیں پیدا کیا ہے، اور تمہیں بڑے بڑے جسم اور بہت طاقت دی ہے، اور اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، تمہارا اپنے بتوں کو معبود سمجھنا غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے ہی تمہیں اتنی زیادہ طاقت اور قوت دی ہے، اس لئے اللہ سے ڈرو۔

قومِ عاد نے حضرت ھود علیہ السلام کی باتیں نہ مانیں، اور اُن کے بڑے بڑے کافر سردار کہنے لگے کہ ہم آپ کو (نعوذ باللہ) کم عقل اور جھوٹا سمجھتے ہیں۔

حضرت ھود علیہ السلام نے انہیں کہا کہ میں کم عقل اور جھوٹا نہیں ہوں، بلکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اللہ تعالیٰ کا دین لے کر آیا ہوں، میں تمہارے سے مال و دولت نہیں

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530

مانگ رہا، بلکہ میں تو تمہارا ہمدرد ہوں، تمہارے سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کے پاس اللہ تعالیٰ کا دین لے کر آئے تھے، لیکن حضرت نوح کی قوم نے بھی اُن کی بات نہیں مانی تھی، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کی قوم پر عذاب بھیجا تھا، اور وہ سب تباہ و برباد ہو گئے تھے۔

حضرت ھود علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ بھی کہا کہ اے میری قوم! تم لوگ کفر اور شرک چھوڑ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، اور توبہ کرو، اللہ تعالیٰ آسمان سے رحمت کی بارش بھیجیں گے، اور تمہیں اور زیادہ طاقت اور قوت دیں گے، اور تمہاری اولاد بھی زیادہ ہو گی، یہ تو دنیا میں انعامات ملیں گے، اور آخرت میں اللہ تعالیٰ تمہیں جنت دیں گے، جس میں بڑے بڑے باغات اور نہریں، اور چشمے ہوں گے، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں کر کے مجرم نہ بنو۔

حضرت ھود کی قوم نے کہا کہ آپ ہمیں ہمارے بتوں کی عبادت سے روکتے ہیں، اور ایک اللہ کی عبادت کرنے کا کہتے ہیں، تو آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ ہم صرف ایک اللہ کی عبادت کریں اور آپ کے کہنے پر اپنے بتوں کو چھوڑ دیں، کیونکہ آپ کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے، اس لئے ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے، آپ تو پُرانے لوگوں والی باتیں کرتے ہیں، آپ کا ہمیں تبلیغ کرنا اور تبلیغ نہ کرنا برابر ہے، ہم نے آپ کی بات نہیں ماننی، اور نہ ہی ہم پر کوئی عذاب آئے گا۔

بلکہ قومِ عاد نے حضرت ھود علیہ السلام سے کہا کہ آپ ہمیں بتوں کی عبادت کرنے سے روکتے ہو، ہمارے بتوں میں سے کچھ بُت آپ سے ناراض ہو گئے ہیں۔

حضرت ھود علیہ السلام نے کہا کہ تم سب لوگ اپنے بتوں کے ساتھ مل کر میرے ساتھ مقابلے کے لئے آ جاؤ، میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں، تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنے بُت بنائے ہیں، اور پھر اپنی بنائی ہوئی چیز کی تم عبادت کرتے ہو، اب تم پر اللہ کا عذاب آئے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو اپنی رحمت سے دُور کر دیا، اور اُن پر لعنت بھیج دی، اور اُن پر بہت سخت عذاب بھیجا۔

قرآن مجید میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کو اس طرح عذاب دیا کہ اُن پر بہت تیز طوفانی آندھی والی ہوا چلائی، آندھی آنے سے پہلے جب بادل آنے لگے، تو اُن لوگوں نے کہا کہ بارش ہونے والی ہے، اور وہ لوگ خوش ہونے لگے، حالانکہ وہ بادل تیز آندھی کا طوفان اور اللہ تعالیٰ کا عذاب لے کر آ رہے تھے، یہ آندھی سات دن اور آٹھ راتوں تک قومِ عاد پر چلتی رہی، اس آندھی نے ہر چیز تباہ کر کے رکھ دی تھی، اور یہ آندھی

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

قومِ عاد کے لمبے لمبے قد والے طاقت ور لوگوں کو اس طرح اُڑا اُڑا کر پھینک رہی تھی، جیسے کھجور کے لمبے لمبے درخت اُڑ اُڑ کر، گر رہے ہوں، اور پھر قومِ عاد کا دنیا سے صفایا ہو گیا، اور قومِ عاد تباہ اور ہلاک ہو گئی۔

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب بھیجتے ہیں، تو اُن کی نافرمانیوں کی وجہ سے بھیجتے ہیں، وہ لوگ خود جان بوجھ کر عقل کو استعمال نہیں کرتے، اور نبیوں اور رسولوں کے سامنے ضِد کرتے ہیں، تب اللہ تعالیٰ ایسی قوموں پر عذاب بھیج کر انہیں ختم کر دیتے ہیں، قومِ عاد پر بھی اللہ تعالیٰ نے تب عذاب بھیجا، جب انہوں نے ضِد کرنا شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ حضرت ھود علیہ السلام پر اپنی رحمتیں بھیجے۔

بسلسلہ: اسلامی مہینوں کے فضائل واحکام — اضافہ واصلاح شُدہ ایڈیشن

ماہِ ذی قعدہ اور حج کے فضائل واحکام

اس کتاب میں اسلامی سال کے گیارہویں مہینے ”ذی قعدہ“ کے متعلق فضائل ومسائل اور قابلِ توجہ اُمور پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز ماہِ ذی قعدہ کے حج کے مہینوں میں سے ہونے کی وجہ سے حج وعمرہ کے فرض وواجب ہونے سے متعلق بھی بنیادی اور اُصولی احکام چند رائج منکَرات کے ساتھ ذکر کئے گئے ہیں، اور فرض حج میں تاخیر کے حیلے بہانوں پر بھی کلام کیا گیا ہے، اسی کے ساتھ حجِ بدل وحجِ نذر کے مسائل بھی درج کئے گئے ہیں، اور عمرہ کا حکم بھی تحریر کیا گیا ہے، اور چند تحقیقی مسائل پر بھی بحث کی گئی ہے، اور آخر میں ماہِ ذی قعدہ میں واقع ہونے والے چند تاریخی واقعات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی، پاکستان

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

بزمِ خواتین　　　　**مفتی محمد یونس**

حسد (قسط ۳)

حسد کی مذمت

معزز خواتین! حسد کا گناہ ایسا ہے، جس کا نقصان حسد کرنے والے تک محدود نہیں رہتا، بلکہ بسا اوقات اس کا نقصان حسد کرنے والے سے بڑھ کر جس سے حسد کی جارہی ہوتی ہے، اس تک بھی پہنچ جاتا ہے، اور یہ بات قرآن پاک کی سورۂ فلق کی آخری آیت سے سمجھ میں آتی ہے، چنانچہ اس سورت میں حق تعالیٰ نے حضور اقدس ﷺ کو جن چیزوں کے شر (یعنی برائی) سے رب کی پناہ میں آنے کی تلقین فرمائی ہے، ان میں ایک حاسد (یعنی حسد کرنے والا) بھی ہے، چنانچہ آخری آیت میں یوں ارشاد ہے:

وَ مِن شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (سورة الفلق، رقم الآية ۵)

ترجمہ: اور (میں) حاسد (یعنی حسد کرنے والے) کے شر (یعنی برائی) سے (صبح کے رب کی پناہ میں آتا ہوں) جب وہ حسد کرے (سورہ فلق)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حاسد جب حسد کا عملی اظہار کرنے لگے تو اس کے شر سے رب کی پناہ میں آنے کی ضرورت ہے، اس لئے کہ اس وقت اس کا شر اس فرد تک پہنچ سکتا ہے کہ جس سے وہ حسد کررہا ہے، اور شاید حسد کے علاوہ کسی اور گناہ کے کرنے والے کے شر سے رب کی پناہ میں آنے کی قرآن پاک میں کسی جگہ ہدایت نہیں فرمائی گئی، چنانچہ قرآن پاک میں زانی، شرابی، چور، گویا وغیرہ کسی گناہ کا ارتکاب کرنے والے کے شر سے رب کی پناہ میں آنے کا ذکر موجود نہیں، پھر بعض اہلِ علم حضرات نے لکھا ہے کہ سب سے پہلا گناہ جو آسمانوں میں ہوا، وہ حسد تھا کہ ابلیس نے حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام پر حسد کیا، جس کے نتیجے میں ابلیس نے ہمیشہ کے لئے تمام اولادِ آدم سے دشمنی ٹھان لی، اور زمین پر بھی سب سے پہلا گناہ حسد کا ہوا، وہ اس طرح کہ حضرت آدم علیہ الصلاۃ والسلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے حسد کیا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کردیا، یہ پہلا قتل تھا جو زمین پر ہوا۔

حسد کے سنگین اور خطرناک گناہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس گناہ کا کرنے والا درحقیقت اللہ تعالیٰ

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

کے تقدیری فیصلے پر اعتراض کر رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں نعمت فلاں کو کیوں دی ہے؟ اسے نہ دیتا تو اچھا تھا وغیرہ، اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر اعتراض کرنا بڑا خطرناک گناہ ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فیصلہ بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا، تو جب اللہ تعالیٰ نے کسی فرد کو کسی نعمت سے نوازا ہے، تو یقیناً اس میں بھی ضرور اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی۔

قرآن پاک کی سورۂ نساء کی ایک آیت میں اس طرح کی تمنا کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، چنانچہ ارشاد ہے کہ:

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ (سورة النساء، رقم الآية ۳۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے تم اس کی تمنا مت کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان غیر اختیاری فضائل وانعامات کی تمنا کرنے سے منع فرمایا ہے، جو دوسروں کو حاصل ہوں، وجہ یہ ہے کہ انسان جب اپنے آپ کو دوسروں سے مال و دولت، آرام وعیش، حسن و جمال اور علم وفضل وغیرہ میں کم پاتا ہے، تو عموماً اس کے دل میں ایک جذبہ حسد کا پیدا ہوتا ہے، اور انسان کے دل میں یہ چاہت پیدا ہوجاتی ہے کہ میں بھی اس چیز مثلاً مال ودولت، حسن و جمال وغیرہ میں اس کے برابر یا زیادہ ہوجاؤں، اور بسا اوقات اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہوتا، کیونکہ بہت سی نعمتیں محض حق تعالیٰ کے فضل سے ملی ہوتی ہیں، ان کے حاصل کرنے میں انسانی کوشش ومحنت کا کوئی دخل نہیں ہوتا، جیسے کسی کا مرد پیدا ہونا، کسی کا خوبصورت ہونا، کسی کا اعلیٰ و مالدار گھرانے میں پیدا ہونا وغیرہ کہ جس شخص کو یہ انعامات حاصل نہیں ہیں، وہ ساری عمر بھی کوشش کرتا رہے، تو اس کو یہ چیزیں حاصل ہونا ممکن نہیں، اس لئے کہ ان کے حاصل کرنے میں انسانی تدبیر کا کوئی دخل ہی نہیں ہے۔

اور جب اس طرح کی چیزوں کو پانے کی تمنا کرنے والا، ان کو حاصل کرنے سے اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے تو اس کے نفس میں یہ خواہش پیدا ہونے لگتی ہے کہ دوسروں سے بھی یہ نعمتیں چھن جائیں، تاکہ وہ بھی اس کے برابر یا اس سے بھی کم ہوجائیں، اور اسی چاہت کا نام حسد ہے، جو انتہائی بری عادت ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت میں اسی حسد کا علاج ارشاد فرمایا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت ومصلحت سے جو کمالات وخوبیاں لوگوں میں تقسیم فرمائی ہیں کہ کسی کو کوئی خوبی دیدی، کسی کو کوئی، پھر کسی کو کم، کسی کو زیادہ، اس میں ہر شخص کو اپنی قسمت پر راضی وخوش رہنا چاہئے، دوسرے کی خوبیوں کی تمنا میں

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075З0

نہ پڑنا چاہئے کہ اس کا نتیجہ اپنے لئے رنج وغم اور دوسرے پر حسد کے گناہِ عظیم کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

جس کو حق تعالیٰ نے مرد بنادیا، وہ اس پر شکر ادا کرے، جس کو عورت بنادیا، وہ اسی پر راضی رہے، اور سمجھے کہ اگر وہ مرد ہوتی تو شاید مردانہ ذمہ داریوں کو پورا نہ کرسکتی اور گنہگار رہوتی، لہٰذا اللہ کا شکر ہے کہ جس نے مجھے عورت بنایا ہے۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے خوبصورت بنایا ہے، وہ اسی پر شکر ادا کرے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے ایک نعمت سے نوازا ہے، اور جو بدصورت ہے وہ بھی رنجیدہ نہ ہو، اور سمجھے کہ میرے لئے اسی میں کوئی خیر مقدر ہوگی، اگر مجھے حسن وجمال ملتا تو شاید کسی فتنہ اور خرابی میں مبتلا ہوجاتا۔

جس کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت عطا فرمایا ہو وہ اسی پر شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نعمت دی ہے، اور جس کو اللہ تعالیٰ نے فقیر پیدا فرمایا ہو، اسے چاہئے کہ وہ اسی پر راضی رہے، اور قناعت کی دولت کو سینے سے لگائے، اور یہ سمجھے کہ میرے لئے اسی میں خیر ہوگی، نہ جانے مال ودولت ہوتا تو کس مصیبت میں پھنس جاتا وغیرہ۔

غرضیکہ انسان کو یہ سوچنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نظام ہے، جس میں نہ جانے کتنی حکمتیں ہیں، کسی کی صحت اچھی ہے، مگر اس کے پاس پیسہ نہیں ہے، دوسرے کے پاس مال ودولت بہت ہے، مگر اس کی صحت اچھی نہیں، کسی کو عزت وشہرت ملی ہوئی ہے، مگر اس کی اولاد نہیں ہے، کسی کو علم وفضل سے ایک بڑا حصہ مل گیا، مگر حسن وجمال سے محروم ہے، کسی کے پاس خوبصورتی ہے، مگر گھر میں چین وسکون نہیں ہے، حسد کرنے والے کو دوسرے کے پاس موجود نعمت تو بہت بڑی معلوم ہوتی، اور وہ اس نعمت کے ضائع ہوجانے اور اس دوسرے سے چھن جانے کی تمنا بھی کرتا ہے، مگر اپنے پاس موجود نعمتوں کو نہیں دیکھتا، حالانکہ اگر حسد کرنے والا یہ سوچے کہ اگر فلاں کو یہ نعمت ملی ہوئی ہے تو مجھے اس کے بجائے دوسری نعمت ملی ہوئی ہے، تو حسد کی بیماری اس کے دل سے نکل جائے، مثلاً فلاں کو اللہ تعالیٰ نے مال ودولت دے رکھا ہے، تو کوئی بات نہیں، مجھے اللہ تعالیٰ نے اولاد سے نواز رکھا ہے۔

لہٰذا اس خدائی تقسیم اور اللہ تعالیٰ کے تقدیری فیصلے پر راضی وخوش رہنا چاہیے، اور یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کو جو دیدیا، وہی حکمت کے مطابق ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کے تقدیری فیصلے پر اعتراض کا گناہ نہ ہو، اس سے توبہ کرنی چاہئے، بڑا خطرناک گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔

(جاری ہے)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

آپ کے دینی مسائل کا حل " ادارہ

نیند(Sleep)سے وضوٹوٹنے کا حکم

سوال

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام کے بارے میں چند احادیث نظر سے گزریں جن سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ نیند سے وضونہیں ٹوٹتا۔

کیا واقعی نیند سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو پھر گزشتہ احادیث کا کیا مطلب ہے، اور اگر نیند سے وضوٹوٹ جاتا ہے، تو وہ کس قسم کی نیند ہوتی ہے؟ اور اس سلسلہ میں فقہائے کرام کا کیا فرمانا ہے؟

براہِ کرم مدلل جواب سے مستفید فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جواب

نیند یا سونے کو عربی زبان میں ''نوم''، انگریزی زبان میں ''Sleep'' کہا جاتا ہے، اور نوم کے عربی لغت میں معنیٰ سکون واطمینان کے آتے ہیں۔

نیند ایسی طبعی حالت کا نام ہے، جو انسان پر بلااختیار طاری ہوتی ہے، اور اس کے ذریعہ سے انسان کے حواس، اور عقل سلامت ہونے کے باوجود عمل اور ادراک کرنے سے رک جاتے ہیں، اور عاقل، بالغ شخص حقوق کی ادائیگی سے عاجز ہوجاتا ہے۔

اور سائنسی اعتبار سے نیند کا سبب مخصوص بخارات کا دماغ کی طرف چڑھنا ہے، جس کے نتیجہ میں دماغ کے اعصاب اور انسان کے جسم کے اعضاء کے جوڑ ڈھیلے پڑجاتے ہیں۔

نیند کا بالکل ابتدائی درجہ آنکھوں کا خمار یا آنکھوں کی غنودگی کہلاتا ہے، جس کو عربی زبان میں ''نعاس'' کہا جاتا ہے، اس حالت میں نیند کے بالکل ابتدائی اثرات پیدا ہوتے ہیں، اور وہ آنکھوں تک محدود ہوتے ہیں، اور اس حالت میں انسان حاضرین کے کلام اور آوازوں کو سنتا ہے، مگر پوری طرح سمجھنے پر قادر نہیں ہوتا، اس کے بعد جب ان اثرات میں کچھ ترقی ہوتی ہے، اور یہ اثرات سر تک پہنچ جاتے ہیں، مثلاً جب کوئی بیٹھ کر بغیر سہارے کے سوتا ہے، تو اس کا سر دائیں بائیں حرکت کرتا ہے، جس کو دماغ کا خمار یا غنودگی کہا جاتا

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ہے، یہ حالت، نعاس اور نوم کی حالتوں کے بین بین اور درمیان میں ہوتی ہے، ایسی حالت کو انگریزی زبان میں Sleepiness یا Drowsiness، یا Be half asleep کہا جاتا ہے۔

اور جب نیند کے اثرات ترقی کر کے اپنی انتہاء وکمال کو پہنچ جاتے ہیں، یعنی دل پر بھی اثر انداز ہو جاتے ہیں، اور انسان مختلف قسم کے خواب دیکھنا شروع کر دیتا ہے، تو یہ کامل نیند کہلاتی ہے، اور اس کو عربی زبان میں ''نوم'' کہا جاتا ہے۔

جمہور فقہاء ومحدثین اور اکثر اہلِ علم حضرات کے نزدیک نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، البتہ وضو اس نیند سے ٹوٹتا ہے، جس میں گہرا پن اور غفلت پائی جائے، اور یہ کیفیت کس قسم کی نیند میں پائی جاتی ہے، اور کس قسم کی نیند میں نہیں پائی جاتی؟ اس میں فقہائے کرام کی آراء مختلف ہیں۔

لیکن انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی نیند سے بہر حال وضو نہیں ٹوٹتا، کیونکہ صحیح احادیث کے مطابق نیند کی حالت میں انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی صرف آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا، اس لئے ان پر نیند کی حالت میں غفلت طاری نہیں ہوتی، اور ان کے حواس اور ادراک معطل نہیں ہوتے۔

پہلے اس سلسلہ میں چند احادیث وروایات ذکر کی جاتی ہیں، جس کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ مذکورہ مسئلہ کے متعلقہ پہلوؤں کا ذکر کیا جائے گا۔

نیند سے وضو فاسد ہونے نہ ہونے کی احادیث وروایات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے معراج کے واقعہ کی ایک لمبی حدیث میں مروی ہے کہ:

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَآءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ (بخاری، رقم الحدیث ۳۵۷۰)

ترجمہ: اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوئی ہوئی تھیں، اور دل سویا ہوا نہیں تھا، اور اسی طریقہ سے انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سوتی ہیں، اور ان کے دل نہیں سوتے (بخاری)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَنَامُ عَيْنِيْ، وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ (مسند احمد، رقم الحدیث ۷۴۱۷، صحیح ابنِ خزیمة، رقم الحدیث ۴۸، باسناد قوی)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں، اور میرا دل نہیں سوتا

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

(ابنِ خزیمہ، ابنِ حبان)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں روایت ہے کہ:

ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى نَفَخَ، فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ (مسند احمد، رقم الحديث ١٩١٢ ،باسناد صحيح على شرط الشيخين)

ترجمہ: پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے، یہاں تک کہ آپ کو خراٹے آنے لگے، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا، پھر آپ نماز کے لئے کھڑے ہوئے، اور وضو نہیں کیا (مسند احمد)

حضرت عکرمہ بن خالد مخزومی رحمہ اللہ، حضرت سعید بن جبیر سے، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ:

حَتّٰى إِذَا أَضَاءَ الْفَجْرُ، قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ وَضَعَ جَنْبَهُ فَنَامَ، حَتّٰى سَمِعْتُ فَخِيخَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ بِلَالٌ، فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَمَا مَسَّ مَاءً " فَقُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: مَا أَحْسَنَ هٰذَا فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ قُلْتُ ذَاكَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: مَهْ إِنَّهَا لَيْسَتْ لَكَ وَلَا لِأَصْحَابِكَ، إِنَّهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يُحْفَظُ (مسند احمد، رقم الحديث ٣٤٩٠)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب فجر ظاہر ہوگئی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر اپنے پہلو پر لیٹ کر سو گئے، یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی، پھر آپ کے پاس حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے، جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کی اطلاع دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے، پھر نماز پڑھی، اور آپ نے پانی کو نہیں چھوا (یعنی وضو نہیں کیا، حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت سعید بن جبیر سے عرض کیا کہ یہ کتنی اچھی بات ہے؟ (جس میں سونے کے بعد وضو کا ذکر نہیں پایا جاتا) تو حضرت سعید بن جبیر نے فرمایا کہ یاد رکھو، اللہ کی قسم! میں نے یہ بات حضرت ابنِ عباس سے ذکر کی تھی، تو حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تھا کہ یہ آپ کے لئے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں (کہ سونے کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھ لیں) بے شک یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی، کیونکہ آپ کو (نیند میں سب کچھ) یاد ہوتا تھا (مسند احمد)

Idara Ghufran

مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں قلبی غفلت پیدا نہیں ہوتی تھی، اور آپ کو نیند کی حالت میں بھی ریح وغیرہ خارج ہونے کا علم ہوتا تھا۔

نیند چونکہ بذاتِ خود وضوٹوٹنے کا سبب نہیں، بلکہ اصل سبب غفلت کا پیدا ہونا اور اعضاء بشمول مقعد (یعنی ہوا خارج ہونے والے مقام) کا ڈھیلا ہونا ہے، جس میں ریح وغیرہ خارج ہونے کا عادتاً اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے نبی تو اس کیفیت سے محفوظ ہیں، لیکن دوسرے انسان نہیں، اس لئے عام لوگوں کے حق میں شریعت کی طرف سے بذاتِ خود نیند کو ہی وضوٹوٹنے کا سبب قرار دے دیا گیا، جیسا کہ شرعی سفر کو مشقت کے قائم مقام قرار دے کر قصر کا سبب قرار دے دیا گیا "والثابت عادةً کالمتيقين"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ قَالَ : تَنَامُ عَيْنِىْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِىْ (بخاری، رقم الحديث ۳۵٦۹)

ترجمہ: میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں (اور اٹھ کر وضو کئے بغیر فجر کی نماز پڑھ لیتے ہیں، تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھ سوتی ہے، اور میرا دل نہیں سوتا (بخاری)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ جانتی تھیں کہ سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سونے کے بعد وضو کئے بغیر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو ان کو شبہ پیدا ہوا، جس کے جواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھ سوتی ہے، اور میرا دل نہیں سوتا، یعنی مجھے نیند میں ایسی قلبی غفلت پیدا نہیں ہوتی، جو وضوٹوٹنے کا سبب ہے۔

مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے دل نیند کی حالت میں بھی بیدار اور متیقّظ رہتے ہیں، اور اسی وجہ سے اُن کی نیند سے اُن کا وضو نہیں ٹوٹتا، اور یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو خواب میں بھی وحی کے ذریعہ سے احکام عطا کئے جاتے ہیں، اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی خواب والی وحی اور اس کے یاد رہنے میں کوئی غلطی نہیں ہوتی، جس طرح سے کہ جاگتے ہوئے ہونے کی حالت میں وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔

ساتھ ہی مذکورہ احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی خصوصیت ہے کہ ان کا نیند

Idara Ghufran

سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

حضرت زِر بن حبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِيْنَ أَنْ نَمْسَحَ عَلٰى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ (نسائی، رقم الحديث ١٢٧، باب التوقيت فی المسح علی الخفين للمسافر)

ترجمہ: میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے خفین پرمسح کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم مسافر ہوں، تو اپنے موزوں پرمسح کریں، اور اُن کو نہ اُتاریں تین دن تک پیشاب پاخانے سے بھی اور نیند سے بھی، مگر یہ کہ جنابت لاحق (یعنی غسل واجب) ہوجائے (نسائی)

اور حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا، أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا، ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ، وَبَوْلٍ، وَنَوْمٍ (ابن ماجه، رقم الحديث ٤٧٨)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنے موزوں کو اُتارا نہ کریں، تین دن تک مگر یہ کہ جنابت لاحق (یعنی غسل واجب) ہوجائے، لیکن پاخانے سے، اور پیشاب سے اور نیند سے (ابنِ ماجہ)

جس نے وضو کرنے کے بعد چمڑے کے موزے پہنے ہوں، وہ اگر مسافر ہو، تو تین دن اور مقیم ہو تو ایک دن تک مسح کرتے رہنا جائز ہے، ایسا شخص جب پیشاب، پاخانہ یا نیند کرے، تو ان تینوں چیزوں کی وجہ سے اس کو وضو کے وقت موزے اُتارنا ضروری نہیں، بلکہ موزوں کے اوپر سے مسح کرنا درست ہے، لیکن جنابت کی حالت میں جبکہ غسل واجب ہو، تو موزوں پرمسح کرنا جائز نہیں۔

اس حدیث میں پیشاب، پاخانہ کے ساتھ نیند کو بھی ذکر کیا گیا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ جس طرح پیشاب، پاخانہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح نیند سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ السَّہَ وِکَاءُ الْعَیْنِ، فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ

(مسند احمد، رقم الحدیث ۸۸۷، سنن أبی داود، رقم الحدیث ۲۰۳)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آنکھ، دُبر کا بندھن ہے (یعنی انسان جب تک جاگ رہا ہو، اسے اپنا وضوٹوٹنے کی خبر ہوجاتی ہے اور سوتے ہوئے کچھ پتہ نہیں چلتا) اس لئے جو شخص سوجائے اسے چاہئے کہ (بیدار ہونے کے بعد) وضو کرلے (مسند احمد، ابوداؤد)

اس حدیث کو بعض حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

اور اس طرح کی حدیث حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔

اور اس حدیث کو بھی بعض حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [2]

لیکن اس کے برعکس مذکورہ حدیث کو کئی محدثین اور اہلِ علم حضرات نے حسن قرار دیا ہے، اور اس حدیث سے کئی فقہائے کرام نے استدلال کیا ہے۔ [3]

اور ہمارے نزدیک اس حدیث کا حسن ہونا راجح ہے، بالخصوص جبکہ اس کی تائید اور احادیث وروایات کے مفہوم ومضمون سے بھی ہوتی ہے، جن میں نیند سے وضوٹوٹنے کا ذکر ہے۔

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی چیز کے منہ کو ڈوری وغیرہ باندھ کر بند کردیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس کے اندر کی چیز باہر خارج نہیں ہوتی، اسی طرح سے مقعد (یعنی ریح خارج ہونے والے

---

[1] فی حاشیة مسند احمد: إسناده ضعیف، بقیة یدلس تدلیسَ التسویة وهو شر أنواعه، فیشترط من مثله التصریح بالسماع فی جمیع طبقات السند، والوضین بن عطاء مختلف فیه.

[2] قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ :وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فِي الْمُذَاكَرَةِ فَلَمْ أَكْتُبْهُ، وَكَانَ بَكْرٌ يَنْزِلُ الْمَدِينَةَ، أَظُنُّهُ كَانَ فِي الْمِحْنَةِ كَانَ قَدْ ضُرِبَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِهِ قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :إِنَّ الْعَيْنَيْنِ وِكَاءُ السَّهِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۶۸۷۹)

فی حاشیة مسند احمد: إسناده ضعیف لضعف أبی بکر بن أبی مریم

[3] واحتج أصحابنا بحدیث علی رضی الله عنه (العینان وکاء السه فمن نام فلیتوضأ) وهو حدیث حسن کما سبق بیانه وبحدیث صفوان (لکن من غائط أو بول أو نوم) وهو حدیث حسن سبق بیانه وفی المسألة أحادیث کثیرة ولأن النائم غیر الممکن یخرج منه الریح غالبا فأقام الشرع هذا الظاهر مقام الیقین کما أقام شهادة الشاهدین التی تفید الظن مقام الیقین فی شغل الذمة (المجموع شرح المهذب، ج۲، ص۱۸)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مقام) کا سوراخ جس سے اس کو بند رکھا جاتا ہے، وہ آنکھیں یعنی بیداری ہے، اور جب نیند کی غفلت کی وجہ سے آنکھوں کا بندھن ٹوٹ جاتا ہے، تو یہ وضو ٹوٹ جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

اور مذکورہ حدیث میں کیونکہ نوم کا لفظ استعمال ہوا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ حکم اس وقت ہے، جبکہ نوم یعنی نیند کی حقیقت پائی جائے، اور نیند کے ابتدائی درجات یعنی اونگھ وغیرہ اس سے خارج ہیں۔

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ عَلٰى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وُضُوْءٌ، حَتّٰى يَضْطَجِعَ، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ، اِسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ (مسند احمد، رقم الحديث ۲۳۱۵، مصنف ابن ابی شيبة، رقم الحديث ۱۴۰۷)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدہ میں سونے والے پر وضو ضروری نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ لیٹ نہ جائے، پس جب وہ لیٹ جائے، تو اس کے اعضاء کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں (مسند احمد، ابنِ ابی شیبہ)

اس حدیث کی سند کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ [1]

لیکن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ مضمون مروی ہے، اگرچہ وہ روایت موقوف یعنی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ ، فَإِنِ اضْطَجَعَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ (مصنف ابن ابی شيبة، رقم الحديث ۱۴۰۹)

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو سو جائے اور وہ بیٹھا ہوا ہو، تو اس پر وضو نہیں، اور جو لیٹ جائے (اور سو جائے) تو اس پر وضو ہے (ابنِ ابی شیبہ)

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی سند سے مروی ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ (سنن الدارقطنی، رقم الحديث ۵۹۹، المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۲۰۶۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بیٹھ کر سویا تو اس پر وضو نہیں ہے، اور جو

[1] فی حاشية مسند احمد: إسناده ضعيف، يزيد بن عبد الرحمن -وهو أبو خالد الدالانی -مختلف فيه.

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

لیٹ (کرسو) گیا، تو اس پر وضو ہے (دار قطنی، طبرانی)

اس حدیث کی سند بھی فی نفسہٖ ضعیف ہے، لیکن اس کی تائید دیگر روایات سے ہوتی ہے۔ [1]

لیٹ کرسونے میں کیونکہ غفلت پائی جاتی ہے، اس لئے لیٹ کرسونے کی حالت میں وضوٹوٹنے کا حکم بیان کیا گیا۔

حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے کہ:

قَالَا: مَنْ نَامَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ لَا یَعْقِلُ فَعَلَیْهِ الْوُضُوْءُ (مسند الحارث، رقم الحديث ۸۸، باب ما جاء فی النوم)

ترجمہ: حضرت عائشہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص کسی بھی حالت میں ایسے طریقہ پر سوگیا کہ اس کو شعور (وادراک) نہیں رہا، تو اس پر وضو ہے (مسند الحارث)

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ؛ أَنَّهُ کَانَ لَا یَرٰی عَلٰی مَنْ نَامَ قَاعِدًا وُضُوْءً ا (مصنف ابن ابی شیبة، رقم الحدیث ۱۴۱۲، مَنْ قَالَ لَیْسَ عَلٰی مَنْ نَامَ سَاجِدًا وَ قَاعِدًا وُضُوء)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، بیٹھ کرسونے والے شخص پر وضو ضروری خیال نہیں فرماتے تھے (ابنِ ابی شیبہ)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَنَامُ جَالِسًا، ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّأُ (مؤطا مالک، رقم الحدیث ۵۸)

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کرسوجاتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے تھے، اور وضو نہیں کرتے تھے (مؤطا امام مالک)

اور ایک تیسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ کَانَ یَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا یَتَوَضَّأُ، وَإِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا أَعَادَ

---

[1] قال الهيثمی: رواه الطبرانی فی الأوسط، وفيه الحسن بن أبی جعفر الجفری، ضعفه البخاری وغيره، وقال ابن عدی: له أحاديث صالحة، ولا يتعمد الكذب (مجمع الزوائد، تحت رقم الحديث ۱۲۸۷، باب فی الوضوء من النوم)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155507530

الْوُضُوءَ (مصنف عبدالرزاق،رقم الحدیث ۴۸۴)

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ کر سو جاتے تھے، پھر وضو نہیں کرتے تھے، اور جب لیٹ کر سوتے تھے، تو وضو کا اعادہ کرتے تھے (عبدالرزاق)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ (مسلم، رقم الحدیث ۱۲۵ "۳۷۶")

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام سو جاتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے (مسلم، مسند احمد، ترمذی)

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُءُ وْسُهُمْ، ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ (ابوداؤد، رقم الحدیث ۲۰۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام (بیٹھ کر) عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے ہوتے تھے، یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے تھے، پھر وہ نماز پڑھ لیتے تھے، اور وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

اور حضرت قتادہ کی سند سے حضرت انس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابۂ کرام سے روایت ہے کہ:

أَنَّهُمْ كَانُوْا يَضَعُوْنَ جُنُوْبَهُمْ فَيَنَامُوْنَ مِنْهُمْ مَنْ يَتَوَضَّأُ وَمِنْهُمْ مَنْ لَا يَتَوَضَّأُ

(مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث ۳۱۹۹،مسند البزار، رقم الحدیث ۷۰۷۷، باسناد صحیح)

ترجمہ: صحابۂ کرام لیٹ کر سو جاتے تھے، پھر بعض تو وضو کرتے تھے، اور بعض وضو نہیں کرتے تھے (ابو یعلیٰ، بزار)

بعض صحابۂ کرام کے وضو کرنے اور بعض کے وضو نہ کرنے کی وجہ بظاہر یہی تھی کہ جو حضرات غفلت کی نیند سو جاتے تھے، وہ وضو کر لیا کرتے تھے، اور جو غفلت کی نیند نہیں سوتے تھے، بلکہ ویسے ہی یا صرف غنودگی کی حالت میں لیٹے رہتے تھے، وہ وضو کی ضرورت نہیں سمجھتے تھے۔

بعض تابعین سے بھی ایسی کئی روایات مروی ہیں کہ جن میں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا رکوع وسجدہ کی حالت

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155507530

میں سونے سے وضو نہ ٹوٹنے کا اور لیٹ کر سو جانے کی صورت میں وضو ٹوٹ جانے کا حکم مذکور ہے۔ [1]

اور بعض آثار میں بغیر کسی قید کے یا بیٹھ کر سونے کی صورت میں وضو ٹوٹنے کا حکم مذکور ہے۔ [2]

---

[1] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ قَالاَ :كَانَ أَبُو أُمَامَةَ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ حَتَّى يَمْتَلِءَ نَوْمًا ، ثُمَّ يَقُومَ فَيُصَلِّيَ وَلاَ يَتَوَضَّأُ (مصنف ابن ابی شیبة،رقم الحدیث ۱۴۱۳ ، مَنْ قَالَ لَيْسَ عَلَى مَنْ نَامَ سَاجِدًا وَ قَاعِدًا وُضُوء)

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، قَالَ :أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ، قَالَ :مَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۱۴)

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ .وَابْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ :سَأَلْتُ عَبِيدَةَ عَنْهُ ؟ فَقَالَ :هُوَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهِ(ایضاً رقم الحدیث۱۴۱۵)

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، أَنَّهُ قَالَ :مَنْ نَامَ سَاجِدًا ، أَوْ قَائِمًا ، أَوْ جَالِسًا فَلاَ وُضُوءَ عَلَيْهِ ، فَإِنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۱۶)

حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، مِثْلَهُ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۱۷)

حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ؛ أَنَّهُ كَانَ لاَ يَرَى بَأْسًا بِالنَّوْمِ فِي الْقُعُودِ ، وَيَكْرَهُهُ فِي الاضْطِجَاعِ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۱۸)

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، قَالَ :رَأَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَخْفِقُ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۱۹)

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ شُعْبَةَ ، قَالَ :ذَاكَرْتُهُ الْحَكَمَ وَحَمَّادًا فَقَالاَ :لَيْسَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَضَعَ جَنْبَهُ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۲۱)

حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ :إِذَا نَامَ الرَّجُلُ قَائِمًا ، أَوْ قَاعِدًا لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ ، فَإِذَا وَضَعَ جَنْبَهُ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۲۲)

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ طَارِقٍ بَيَّاعِ النَّوَى ، قَالَ :حَدَّثَتْنِي مَنِيعَةُ ابْنَةُ وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهَا ؛ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ يَنَامُ بَيْنَهُنَّ حَتَّى يَغُطَّ ، فَنُنَبِّهُهُ ، فَيَقُولُ :هَلْ سَمِعْتُمُونِي أَحْدَثْتُ؟ فَنَقُولُ :لاَ، فَيَقُومُ فَيُصَلِّي (ایضاً رقم الحدیث ۱۴۲۶)

محمد، قال :أخبرنا أبو حنيفة، عن حماد، عن إبراهيم، قال :إذا نمت قاعدا أو قائما أو راكعا أو ساجدا أو راكبا فليس عليك وضوء قال محمد :وبه نأخذ، فإذا وضع جنبه فنام وجب عليه الوضوء .وهو قول أبي حنيفة رضي الله عنه(الآثار لمحمد بن الحسن، تحت رقم الحدیث ۱۶۶ ، ج ۱ ص ۴۳۶،باب النوم قبل الصلاة وانتقاض الوضوء منه)

[2] حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ، وَابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ غَلاَقٍ العيشيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ :مَنِ اسْتَحَقَّ نَوْمًا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ .زَادَ ابْنُ عُلَيَّةَ :قَالَ الْجُرَيْرِيُّ :فَسَأَلْنَا عَنِ اسْتِحْقَاقِ النَّوْمِ ؟ فَقَالُوا : إِذَا وَضَعَ جَنْبَهُ(مصنف ابن ابی شیبة،رقم الحدیث ۱۴۲۷ ، مَنْ كَانَ يَقُولُ إِذَا نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ طَاوُوسٍ ؛ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ؟ قَالَ :إِنَّمَا هُوَ وِكَاءٌ ، فَإِذَا ضَيَّعْتَهُ .أَيْ :يَقُولُ :يَتَوَضَّأُ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۲۸)

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اور ہمارے نزدیک اِن روایات وآثار کا مطلب یہ ہے کہ جب تک کوئی غفلت کی نیند نہ سوئے، یا بالفاظِ دیگر اونگھ وغیرہ سے آگے بڑھ کر مکمل نیند یا نوم میں داخل نہ ہوجائے، اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا، اور یہ حالت چونکہ لیٹ کر سونے میں پائی جاتی ہے، اس لئے بعض روایات میں لیٹنے کا ذکر کردیا گیا، اور بعض حضرات نے یہ سمجھا کہ اگر کوئی لیٹے بغیر بھی کسی طرح پر ایسی نیند سوئے، تو بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

نیند سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں فقہائے کرام کے اقوال

نیند سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں تو جمہور فقہائے کرام اور اکثر اہلِ علم حضرات متفق ہیں، جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، لیکن کس کیفیت ونوعیت کی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور کس سے وضو نہیں ٹوٹتا؟ اس بارے میں فقہائے کرام کی آراء مختلف ہیں۔

چنانچہ حنفیہ کے نزدیک لیٹ کر یا تکیہ وٹیک لگا کر یا کسی چیز کی طرف دائیں، بائیں یا پُشت سے اس طرح سہارا لے کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کہ اگر اس چیز کا سہارا ہٹایا جائے، تو یہ سونے والا شخص زمین پر گر پڑے، کیونکہ لیٹ کر سونا ایسی غفلت والی نیند کا سبب ہے، جس میں اعضاء اور بالخصوص مقعد (یعنی پیٹ سے ہوا خارج ہونے والے حصہ) کی پکڑ ڈھیلی ہوجاتی ہے، جو کہ عادتاً ریح وغیرہ خارج ہونے کا سبب ہے۔

اور تکیہ وٹیک لگا کر یا کسی چیز کا کمر یا پہلو سے سہارا لے کر اس طرح سونا کہ وہ تکیہ وٹیک یا سہارا اگر ہٹا لیا جائے، تو وہ سونے والا شخص گر پڑے، اس میں بھی مذکورہ کیفیت پائی جاتی ہے۔

اور کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر یا رکوع کی حالت میں یا مرد کے مسنون سجدہ کی حالت میں سونے میں یہ کیفیت نہیں پائی جاتی، اس لئے ان حالتوں میں سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اگرچہ نماز میں سوئے یا غیر نماز میں۔

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الشَّنِّيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، قَالَ :إِنَّمَا هُوَ وِكَاءٌ فَإِذَا نَامَ تَوَضَّأَ (ایضاً رقم الحدیث ۱۴۲۹)

حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ :كَانَ يَرَى عَلَى مَنْ نَامَ جَالِسًا وُضُوءً (ایضاً رقم الحدیث ۱۴۳۰)

حَدَّثَنَا حَفْصٌ ، عَنْ أَشْعَثَ ، وَعَمْرٍو ، عَنِ الْحَسَنِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ :مَنْ دَخَلَهُ النَّوْمُ فَلْيَتَوَضَّأْ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۳۱)

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَالْحَسَنِ قَالاَ :إِذَا خَالَطَ النَّوْمُ قَلْبَهُ قَائِمًا ، أَوْ جَالِسًا تَوَضَّأَ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۳۲)

حَدَّثَنَا عَفَّانُ ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ :إِذَا اسْتَثْقَلَ نَوْمًا وَهُوَ قَاعِدٌ تَوَضَّأَ(ایضاً رقم الحدیث ۱۴۳۴)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

لیکن اگر سجدہ میں اس طرح سوئے کہ اپنے پیٹ یا کہنیوں کو زمین پر ٹیک لے، جس طرح کہ عموماً عورتیں سجدہ کرتی ہیں، تو پھر زمین پر سہارا حاصل ہو جاتا ہے، اور یہ مرد کے سجدہ کی مسنون کیفیت نہیں، اس لئے اس طرح سجدہ میں سونے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی بیٹھ کر اپنی ران وغیرہ پر اس طرح سہارا لگا کر سوئے کہ اس کا مقعد (یعنی پیٹ سے ہوا خارج ہونے والا حصہ) زمین پر ٹکا ہوا نہ ہو، مثلاً دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر مقعد زمین سے ہٹا کر بیٹھے، تو اس طرح بیٹھ کر سونے سے حنفیہ کے نزدیک راجح یہ ہے کہ وضوٹوٹ جاتا ہے۔ [1]

اور اگر کوئی کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر بغیر سہارے کے سوئے، پھر وہ زمین پر گر پڑے، تو اگر وہ گرنے سے پہلے یا گرتے وقت یا گر کر فوراً بیدار ہو جائے، تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا، ورنہ وضوٹوٹ جاتا ہے، الا یہ کہ کوئی کسی چیز کا سہارا لے کر اور ٹیک لگا کر ایسے طریقہ سے سوئے کہ اس کا پورا مقعد زمین یا کسی چیز پر ٹکا ہوا ہو، مثلاً کوئی

---

[1] واختلفت عباراتهم فی کیفیة النوم الناقض للوضوء :

فقال الحنفية :النوم الناقض هو ما كان مضطجعا أو متكئا أو مستندا إلى شیء لو أزيل منه لسقط، لأن الاضطجاع سبب لاسترخاء المفاصل فلا يعرى عن خروج شیء عادة، والثابت عادة كالمتيقن .والاتكاء يزيل مسكة اليقظة، لزوال المقعدة عن الأرض .بخلاف النوم حالة القيام والقعود والركوع والسجود فی الصلاة وغيرها، لأن بعض الاستمساك باق، إذ لو زال لسقط، فلم يتم الاسترخاء(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱۵، مادة "حدث")

أ -النوم:اختلف الفقهاء فی نقض الوضوء بالنوم إلى رأيين :الرأی الأول :يرى جمهور الفقهاء الحنفية والمالكية والشافعية والحنابلة أن النوم ناقض للوضوء فی الجملة، واستدلوا بحديث "العين وكاء السه، فمن نام فليتوضأ "وحديث إن العينين وكاء السه، فإذا نامت العينان استطلق الوكاء "ثم اختلفوا فی بعض التفاصيل:أما الحنفية فالنائم عندهم إما أن يكون مضطجعا أو متوركا، أو يكون مستندا على شیء لو أزيل عنه لسقط، أو نام قائما أو راكبا أو ساجدا .أ -فإن كان مضطجعا أو متوركا نقض وضوؤه لحديث " :إنما الوضوء على من نام مضطجعا "إن من اضطجع استرخت مفاصله غاية الاسترخاء بحالة الاضطجاع، فيكون بمظنة خروج الريح .ب -وألحق به من نام متوركا لزوال مقعديهما من الأرض .وإن كان مستندا إلى شیء لو أزيل عنه لسقط :فهذا لا يخلو :إما أن يكون مقعدته زائلة من الأرض أو لا، فإن كانت زائلة نقض بالإجماع بين أئمتهم، وإن كانت غير زائلة ذكر القدوری أنه ينقض، وهو مروی عن الطحاوی .وقال الزيلعی : الصحيح أنه لا ينقض، ورواه أبو يوسف عن أبی حنيفة.ج -وإن كان النائم قائما أو راكعا أو ساجدا، فإنه إن كان فی الصلاة لا ينتقض وضوءه؛ لقوله صلى الله عليه وسلم " :لا وضوء على من نام قائما أو راكبا أو ساجدا "وإن كان خارج الصلاة، فكذلك على الصحيح إن كان على هيئة السجود بأن كان رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه وإلا انتقض وضوءه.د -واختلفوا فی المريض إذا كان يصلی مضطجعا فنام، قال الزيلعی :فالصحيح انتقاض وضوئه؛ للحديث " :إنما الوضوء على من نام مضطجعا(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳ص۳۸۷ وص ۳۸۸،مادة "وضوء" نواقض الوضوء)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075330

شخص کرسی یا گاڑی وغیرہ کی سیٹ پر پیچھے ٹیک لگا کر اس طرح سوئے کہ اس کا پورا مقعد کسی سخت چیز پر ٹِکا ہوا ہو، یا مثلاً گھٹنے کھڑے کرکے ہاتھوں سے پکڑلے، اور گھٹنوں پر سر رکھ کر سو جائے، یا چوکڑی مار کر کہنیوں سے رانوں پر ٹیک لگا کر سو جائے، لیکن پورا مقعد زمین یا کسی چیز پر ٹِکا ہوا ہو، یا اپنے مقعد کو ایڑی وغیرہ سے دَبا رکھا ہو، جس سے ریح خارج ہونے کا خدشہ نہ ہو، تو پھر وضو نہیں ٹوٹتا، جیسا کہ پہلے گزرا۔

اور اس کی وجہ وہی ہے جو پہلے ذکر کی گئی کہ نیند سے بذاتِ خود وضو نہیں ٹوٹتا، بلکہ یہاں وضو ٹوٹنے کا اصل سبب اعضاء ڈھیلے ہونے کی وجہ سے ریح وغیرہ کے عادتاً خارج ہونے کا امکان ہے، جس کو وضو ٹوٹنے کے قائم مقام قرار دے دیا گیا ہے "کالسفر ونحوہ"

لہٰذا وضو بھی ایسی گہری نیند سے ٹوٹے گا کہ جس میں ایسی غفلت پائی جاتی ہو کہ اس میں اپنے اختیار کے بغیر ریح خارج ہونے کا امکان ہو، اور اس طرح کی نیند کی مختلف شکلیں وہی ہیں، جن میں وضو ٹوٹنے کا ذکر کیا گیا۔

اور مذکورہ صورتوں اور شکلوں کے پیشِ نظر اس سلسلہ میں پائی جانے والی مختلف روایات اور آثار میں بھی اجتماع، تطبیق اور اتفاق ہو جاتا ہے۔ [1]

---

[1] ھ -ولو نام قاعدا أو قائما فسقط على وجهه أو جنبه، إن انتبه قبل سقوطه، أو حالة سقوطه، أو سقط نائما وانتبه من ساعته -لا ينتقض الوضوء ، وإن استقر بعد السقوط نائما ثم انتبه انتقض؛ لوجود النوم مضطجعا، وعن أبي يوسف :ينتقض بالسقوط؛ لزوال الاستمساک حيث سقط .وعن محمد بن الحسن :إن انتبه قبل أن تزايل مقعدته الأرض لم ينتقض، وإن زايلها وهو نائم انتقض، وهو مروى عن أبى حنيفة وقال الزيلعى :والظاهر الأول.وقال الحنفية :الصحيح أن النوم نفسه ليس بحدث، وإنما الحدث :ما لا يخلو عنه النائم، فأقيم السبب الظاهر -وهو النوم هنا -مقامه كالسفر ونحوه (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳ص۳۸۷ وص ۳۸۸،مادة "وضوء" نواقض الوضوء)

وأما من نام واضعا أليتيه على عقبيه وصار شبه المنكب على وجهه واضعا بطنه على فخذيه لا ينتقض وضوءه كذا فى النهاية والمعراج وعزاه فى فتح القدير إلى الذخيرة ثم قال :وفى غيرها لو نام متربعا ورأسه على فخذيه نقض، وهذا يخالف ما فى الذخيرة اهـ.وفى المحيط لو نام قاعدا واضعا أليتيه على عقبيه شبه المنكب قال محمد عليه الوضوء وقال أبو يوسف :لا وضوء عليه، وهو الأصح اهـ .فأفاد أن فى المسألة اختلافا بين الصاحبين وأن ما فى النهاية وغيرها هو الأصح أطلق فى المضطجع فشمل المريض إذا نام فى صلاته مضطجعا وفيه خلاف والصحيح النقض وقيل لا؛ لأن نومه قاعدا كنوم الصحيح قائما، وأما التورک فلفظ مشترک، فإن كان بمعنى أن جلسته تكشف عن المخرج كما إذا نام على أحد وركيه أو معتمدا على أحد مرفقيه فهذا ناقض، وهو مراد المصنف بدليل ما علل به فى الكافى .وإن كان بمعنى أن يبسط قدميه من جانب ويلصق أليتيه بالأرض فهذا غير ناقض كما فى الخلاصة ولم يذكر المصنف الاستناد إلى شىء لو أزيل عنه لسقط؛ لأنه لا ينقض فى ظاهر المذهب عن أبى حنيفة إذا لم تكن مقعدته زائلة عن الأرض كما فى

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

مذکورہ تفصیل تو حنفیہ کے نزدیک تھی۔

اور مالکیہ کے نزدیک ایسی ثقیل وگہری نیند جس میں اس کو اپنے قریب کی بلند آواز سنائی نہ دے، یا اس کے ہاتھ میں کوئی چیز ہو، اور وہ گر پڑے، اور اسے اس کا علم نہ ہو، تو ایسی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور اگر ایسی نیند نہ ہو، بلکہ اس سے کمزور درجہ کی نیند ہو، تو اس سے مالکیہ کے نزدیک وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ پھر بھی وضو کر لینا بہتر ہے۔ [1]

اور شافعیہ کے نزدیک ہر قسم کی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، مگر جس نے اپنے مقعد کو زمین یا کسی اور چیز سے

﴿ گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ ﴾

الخلاصة وبه أخذ عامة المشايخ، وهو الأصح كما في البدائع، وإن كان مختار القدوری النقض، وأما إذا كانت مقعدته زائلة، فإنه ينقض اتفاقا، وهو بمعنى التورک فلذا ترکه وفي الخلاصة، ولو نام على رأس التنور وهو جالس قد أدلى رجليه كان حدثا وفي المبتغى، ولو نام محتبيا ورأسه على ركبتيه لا ينقض وفي المحيط لو نام على دابة، وهي عريانة قالوا إن كان في حالة الصعود والاستواء لا يكون حدثا، وإن كان في حالة الهبوط يكون حدثا؛ لأن مقعدته متجافية عن ظهر الدابة اهـ.وفي هذه المواضع التي يكون فيها حدثا فهو بمعنى التورک فلم يخرج عن كلام المصنف وقيد المصنف بنوم المضطجع والمتورک؛ لأنه لا ينقض نوم القائم ولا القاعد، ولو في السراج أو المحمل كما في الخلاصة ولا الراكع ولا الساجد مطلقا إن كان في الصلاة.وإن كان خارجها فكذلک إلا في السجود، فإنه يشترط أن يكون على الهيئة المسنونة له بأن يكون رافعا بطنه عن فخذيه مجافيا عضديه عن جنبيه، وإن سجد على غير هذه الهيئة انتقض وضوءه؛ لأن في الوجه الأول الاستمساک باق والاستطلاق منعدم بخلافه في الوجه الثاني(البحر الرائق شرح كنز الدقائق،ج۱،ص۴۰،كتاب الطهارة،نواقض الوضوء)

[1] البتہ بعض مالکیہ کے نزدیک اگر لیٹ کر یا سجدہ کی حالت میں سوئے، تو غیر ثقیل یا غیر شدید نیند سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

وذهب المالكية إلى أن الناقض هو النوم الثقيل بأن لم يشعر بالصوت المرتفع، بقربه، أو بسقوط شیء من يده وهو لا يشعر، طال النوم أو قصر .ولا ينقض بالخفيف ولو طال، ويندب الوضوء إن طال النوم الخفيف(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱۶، مادة "حدث")

وللمالكية طريقتان في اعتبار النوم ناقضا:

الأولى :طريقة اللخمي، وظاهر هذه الطريقة :أن المعتبر في النقض صفة النوم ولا عبرة بهيئة النائم من اضطجاع أو قيام أو غيرهما، فمتى كان النوم ثقيلا :نقض، سواء كان النائم مضطجعا أو ساجدا أو جالسا أو قائما، وعلامة النوم الثقيل هو ما لا يشعر.صاحبه بصوت مرتفع أو كان بيده مروحة فسقطت ولم يشعر بها، وإن كان النوم غير ثقيل فلا ينتقض على أی حال.

الطريقة الثانية :اعتبر بعضهم صفة النوم مع الثقل، وصفة النائم مع النوم غير الثقيل، وقالوا :إن النوم ثقيل يجب منه الوضوء على أی حال، وأما غير الثقيل فيجب الوضوء في الاضطجاع والسجود، ولا يجب في القيام والجلوس.وعزى هذه الطريقة لعبد الحق وغيره.ولكن الطريقة الأولى هي الأشهر عندهم(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳ص۳۸۸ وص ۳۸۹،مادة "وضوء" نواقض الوضوء)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ٹِکا رکھا ہو، تو بہر حال اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ [1]

اور حنابلہ کے نزدیک اس سلسلہ میں یہ تفصیل ہے کہ لیٹ کر سونے سے بہر حال وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور اگر بیٹھ کر زیادہ سوئے، تو وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور کم سوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

---

[1] وعند الشافعية خمسة أقوال :الصحيح منها أن من نام ممكنا مقعدته من الأرض أو نحوها لم ينقض وضوءه، وإن لم يكن ممكنا ينتقض على أية هيئة كان فى الصلاة وغيرها لحديث أنس قال :كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء فينامون، أحسبه قال :قعودا حتى تخفق رء وسهم ثم يصلون ولا يتوضئون .وروى عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبى صلى الله عليه وسلم قال :ليس على من نام قائما أو قاعدا وضوء حتى يضع جنبه إلى الأرض ويندب الوضوء عندهم إلا مع التمكين خروجا من الخلاف(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱۲، مادة "حدث")

وقال الشافعية :إن النوم ينقض الوضوء كيفما كان إلا نوم المتمكن مقعده من الأرض أو غيرها، فلا ينقض وضوءه، وإن استند إلى ما لو زال لسقط لأمن خروج شيء حينئذ من دبره .ولا عبرة لاحتمال خروج شيء من قبله، لأنه نادر، والنادر لا حكم له، ولأثر أنس رضى الله عنه قال " :كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يصلون ولا يتوضئون "وفى رواية " :كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينتظرون العشاء الآخرة حتى تخفق رء وسهم "وحمل على نوم المتمكن مقعده فى الأرض جمعا بين الحديثين، ودخل فى ذلك ما لو نام محتبيا .وذكر النووى مسائل تتعلق بالتفريع على المذهب، وهو أن نوم المتمكن مقعده لا ينقض وغيره ينقض:

المسألة الأولى :قال الشافعى فى الأم والمختصر والأصحاب :يستحب للنائم ممكنا أن يتوضأ؛ لاحتمال خروج حدث، وللخروج من خلاف العلماء .المسألة الثانية :لو تيقن النوم وشك هل كان ممكنا أم لا فلا وضوء عليه .المسألة الثالثة :نام جالسا فزالت ألياه أو إحداهما عن الأرض، فإن زالت قبل الانتباه انتقض؛ لأنه مضى لحظة وهو نائم غير ممكن، وإن زالت بعد الانتباه أو معه، أو لم يدر أيهما سبق لم ينتقض؛ لأن الأصل الطهارة .المسألة الرابعة :نام ممكنا مقعده من الأرض مستندا إلى حائط أو غيره لا ينتقض وضوءه، سواء أكان بحيث لو وقع الحائط لسقط أم لا، وهذا لا خلاف فيه بين أصحابنا .المسألة الخامسة :قليل النوم وكثيره عندنا سواء ، نص عليه الشافعى والأصحاب، فنوم لحظة ونوم يومين سواء فى جميع التفصيل والخلاف.المسألة السادسة :قال أصحابنا :لا فرق فى نوم القاعد الممكن بين قعوده متربعا أو مفترشا أو متوركا أو غيره من الحالات بحيث يكون مقعده لاصقا بالأرض أو غيرها متمكنا، وسواء القاعد على الأرض وراكب السفينة، والبعير وغيره من الدواب، فلا ينتقض الوضوء بشىء من ذلك، نص عليه الشافعى فى الأم، واتفق عليه الأصحاب .ولو نام محتبيا -وهو أن يجلس على أليبه رافعا ركبتيه محتويا عليهما بيديه أو غيرهما -ففيه ثلاثة أوجه حكاها الماوردى والرويانى:أحدها :لا ينتقض كالمتربع، والثانى :ينتقض كالمضطجع، والثالث :إن كان نحيف البدن بحيث لا تنطبق ألياه على الأرض انتقض، وإلا فلا، والمختار الأول.المسألة السابعة :إذا نام مستلقيا على قفاه وألصق أليبه بالأرض فإنه يستبعد خروج الحدث منه، ولكن اتفق الأصحاب على أنه ينتقض وضوءه؛ لأنه ليس كالجالس الممكن، فلو استثفر وتلجم بشىء فالصحيح المشهور الانتقاض أيضا(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳ص۳۹۰ ،مادة "وضوء" نواقض الوضوء)

Idara Ghufran

اور کھڑے ہو کر یا رکوع یا سجدہ کی حالت میں سونے سے وضو ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کے بارے میں حنابلہ کی دونوں قسم کی روایات ہیں۔ ۱؎

۱؎ وأما الحنابلة فقسموا النوم إلى ثلاثة أقسام :الأول :نوم المضطجع فينقض به الوضوء قليلا كان أو كثيرا أخذا لعموم الحديثين السابقين .الثانى :نوم القاعد، فإن كان كثيرا نقض بناء على الحديثين، وإن كان يسيرا لم ينقض لحديث أنس الذى ذكره الشافعية .الثالث:ما عدا هاتين الحالتين، وهو نوم القائم والراكع والساجد .وقد روى عن أحمد فى هذه الحالات روايتان :إحداهما :ينقض مطلقا للعموم فى الحديثين، والثانية :لا ينقض، إلا إذا كثر، لحديث ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسجد وينام ثم يقوم فيصلى فقلت له :صليت ولم تتوضأ، وقد نمت، فقال إنما الوضوء على من نام مضطجعا فإنه إذا اضطجع استرخت مفاصله.والعبرة فى تحديد الكثير واليسير فى الصحيح عندهم العرف (الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۱۷، ص۱۱٦، مادة "حدث")

وقال الحنابلة :النوم ينقسم إلى ثلاثة أقسام :أ -نوم المضطجع، فينقض الوضوء يسيره وكثيره فى قول كل من يقول بنقضه بالنوم .ب -ونوم القاعد إن كان كثيرا نقض، وإن كان يسيرا لم ينقض .واستدلوا بعموم حديث " :فإذا نامت العينان استطلق الوكاء "وحديث " :فمن نام فليتوضأ ."وقول صفوان بن عسال -رضى الله عنه " :-كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا إذا كنا سفرا أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن إلا من جنابة، ولكن من غائط وبول ونوم "وقالوا :وإنما خصصناهما فى اليسير :لحديث أنس -رضى الله عنه " :-كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يقومون فيصلون ولا يتوضئون " وليس فيه بيان كثرة ولا قلة، فإن النائم يخفق رأسه فى يسير النوم، فهو يقين فى اليسير فيعمل به، وما زاد عليه فهو محتمل لا يترك له العموم المتيقن، ولأن نقض الوضوء بالنوم يعلل بإفضائه إلى الحدث، ومع الكثرة والغلبة يفضى إليه، ولا يحس بخروجه منه، بخلاف اليسير، ولا يصح قياس الكثير على اليسير لاختلافهما فى الإفضاء إلى الحدث، وعن الإمام أحمد :ينقض، وعنه :لا ينقض نوم الجالس ولو كان كثيرا. واختاره الشيخ ابن تيمية، وحكى عنه لا ينقض غير نوم المضطجع.ج -وما عدا هاتين الحالتين هو "نوم القائم والراكع والساجد "فروى عن أحمد فى جميع ذلك روايات إحداها :ينقض وهو المذهب؛ لأنه لم يرد فى تخصيصه من عموم أحاديث النقض نص، ولا هو فى معنى المنصوص؛ لكون القاعد متحفظا لاعتماده بمحل الحدث إلى الأرض، والراكع والساجد ينفرج محل الحدث منهما.والثانية :لا ينقض إلا إذا كثر، وعليه جمهور الأصحاب .والثالثة :لا ينقض نوم الراكع، وينقض نوم الساجد.وأما نوم القاعد المستند والمحتبى فقد اختلف الحنابلة فى أثره على الوضوء .فالصحيح من المذهب أنه ينقض يسيره؛ لأنه معتمد على شىء فهو كالمضطجع.وعن أحمد :لا ينقض يسيره.قال أبو داود :سمعت أحمد قيل له :الوضوء من النوم؟ قال :إذا طال، قيل :فالمحتبى؟ قال :يتوضأ، قيل :فالمتكىء؟ قال :الاتكاء شديد، والمتساند كأنه أشد -يعنى من الاحتباء -ورأى منها كلها الوضوء إلا أن يغفو قليلا .وقال ابن قدامة :والأولى أنه متى كان معتمدا بمحل الحدث على الأرض أن لا ينقض منه إلا الكثير؛ لأن دليل انتفاء النقض فى القاعد لا تفريق فيه فيسوى بين أحواله.ثم اختلف علماء الحنابلة فى تحديد الكثير من النوم الذى ينقض الوضوء .فقال أبو يعلى :ليس للقليل حد يرجع إليه، وهو على ما جرت به العادة، وقيل :حد الكثير :ما يتغير به النائم عن

﴿بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran
Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00923515507530

اور یہ بات مخفی نہیں کہ فقہائے حنفیہ نے نیند سے وضو ٹوٹنے، نہ ٹوٹنے کی جو شکلیں اور صورتیں بیان فرمائی ہیں، اور جو تقسیم فرمائی ہے، وہ نیند سے وضو ٹوٹنے کے سبب کے زیادہ لائق ہیں۔

فقط، واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم

محمد رضوان مؤرخہ ۱۳/شوال ۱۴۳۴ھ۔21/اگست 2013 بروز بدھ

ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی، پاکستان

﴿گزشتہ صفحے کا بقیہ حاشیہ﴾ هيئته :مثل أن يسقط على الأرض، ومنها أن يرى حلما .وقال ابن قدامة :والصحيح أنه لا حد له؛ لأن التحديد إنما يعرف بتوقيف، ولا توقيف فى هذا، فمتى وجدنا ما يدل على الكثرة :مثل سقوط المتمكن وغيره انتقض وضوءه، وإن شک فى كثرته لم ينتقض وضوءه؛ لأن الطهارة متيقنة فلا تزول بالشک. وقال :من لم يغلب على عقله فلا وضوء عليه؛ لأن النوم الغلبة على العقل، وقال بعض أهل اللغة فى قوله تعالى :(لا تأخذه سنة ولا نوم) : هى ابتداء النعاس فى الرأس، فإذا وصل إلى القلب صار نوما، ولأن الناقض زوال العقل، ومتى كان ثابتا وحسه غير زائل، مثل من يسمع ما يقال عنده ويفهمه فلم يوجد سبب النقض من حقه .وإن شک :هل نام أم لا، أو خطر بباله شىء لا يدرى أرؤيا هو أم حديث نفس؟ فلا وضوء عليه(الموسوعة الفقهية الكويتية، ج۴۳ص ۳۹۲ وص ۳۹۳،مادة "وضوء" نواقض الوضوء)

حج وعمرہ تربیتی کورس

حج وعمرہ کے سفر پر جانے والے حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حسبِ سابق اس سال بھی مفتی محمد رضوان صاحب کی زیرنگرانی، ادارہ غفران ٹرسٹ کے زیرِ انتظام حج وعمرہ تربیتی کورس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں انشاء اللہ تعالیٰ اہم احکام ومسائل اور آسان طریقۂ حج وعمرہ کی تعلیم وتربیت دی جائے گی۔ خواتین کے لئے پردہ کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔ عازمینِ حج وعمرہ شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

آغاز...............30 اگست 2013ء (۲۲/شوال/۱۴۳۴ھ) بروز جمعہ

اختتام.............04 ستمبر 2013ء (۲۷/شوال/۱۴۳۴ھ) بروز بدھ

بوقت..............................بعد نماز مغرب

بمقام..........ادارہ غفران، چاہ سلطان، گلی نمبر 17، راولپنڈی

051-5507270-5507530

Idara Ghufran

کیا آپ جانتے ہیں؟ مفتی محمد رضوان

* 1 دلچسپ معلومات، مفید تجزیات اور شرعی احکامات پر مشتمل سلسلہ

سونے کے آداب (قسط۹)

رات میں بیدار ہوکر عبادت ونماز کی فضیلت واہمیت

احادیث وروایات سے رات کو نیند سے بیدار ہوکر عبادت کرنے اور نوافل ادا کرنے کی بھی خاص فضیلت ثابت ہے۔

چنانچہ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰـهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ، رَجُلٍ ثَارَ مِنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى الصَّلَاةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا: انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنَ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلٰى صَلَاتِهِ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ، وَرَجُلٍ غَزَا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ، فَانْهَزَمَ النَّاسُ، وَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهِزَامِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ، فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلٰى عَبْدِيْ، رَجَعَ رَجَاءً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ (صحیح ابنِ حبان، رقم الحدیث ۲۵۵۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب دو آدمیوں سے (بہت زیادہ) خوش ہوتا ہے، ایک وہ آدمی جو ہمت کرکے اپنا نرم بستر اور لحاف (و کمبل وغیرہ) چھوڑ کر اپنی محبوب (یعنی بیوی وغیرہ) اور گھر والوں کے درمیان سے نماز کے لئے کھڑا ہو، تو اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو دیکھو کہ جو اپنے نرم بستر میں سے اور اپنی محبوبہ اور گھر والوں کے درمیان سے ہمت کرکے نماز کے لئے کھڑا ہوگیا، اس چیز کے شوق میں، جو میرے پاس ہے (یعنی اجر وثواب) اور میرے (عذاب کے) خوف کی وجہ سے، اور دوسرا وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال کیا، پھر (اس کے ساتھ موجود) لوگ (مغلوب ہوکر) راہِ

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075 30

فرار اختیار کر گئے ، اور اس نے (مغلوب ہوکر) راہِ فرار اختیار کرنے میں جو گناہ ہے، اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں جو ثواب ہے، اس کی طرف توجہ کی ، پھر وہ (راہِ فرار اختیار کرنے کے بجائے) دشمنوں کے مقابلہ کے لئے لوٹ آیا، یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا (یعنی یہ شہید ہوگیا) تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کی طرف دیکھو، وہ میرے پاس موجود چیز (یعنی اجروثواب) کی امید کرتے ہوئے اور میرے (عذاب کے) خوف کی خاطر لوٹا ہے، یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا (یعنی شہید ہوگیا) (ابنِ حبان)

اس حدیث سے رات کو عبادت کرنے کی عظیم الشان فضیلت معلوم ہوئی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

أَلَا إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ إِلٰى رَجُلَيْنِ رَجُلٍ قَامَ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ مِنْ فِرَاشِهٖ وَلِحَافِهٖ وَدِثَارِهٖ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ إِلٰى صَلَاةٍ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهٖ: مَا حَمَلَ عَبْدِيْ هٰذَا عَلٰى مَا صَنَعَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا رَجَاءً مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِّمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُوْلُ: فَإِنِّيْ قَدْ أَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهٗ مِمَّا خَافَ، وَرَجُلٍ كَانَ فِيْ فِئَةٍ فَعَلِمَ مَا لَهٗ فِي الْفِرَارِ، وَعَلِمَ مَا لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَيَقُوْلُ لِلْمَلَائِكَةِ: مَا حَمَلَ عَبْدِيْ هٰذَا عَلٰى مَا صَنَعَ؟، فَيَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا رَجَاءً مَا عِنْدَكَ، وَشَفَقَةً مِّمَّا عِنْدَكَ، فَيَقُوْلُ: فَإِنِّيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ أَعْطَيْتُهٗ مَا رَجَا وَأَمَّنْتُهٗ مِمَّا خَافَ (المعجم الكبير للطبرانی رقم الحديث ۸۵۳۲، ج۹ص ۱۰۱، باسناد حسن)

ترجمہ: یادرکھو کہ بے شک اللہ عزوجل دو آدمیوں سے (بہت زیادہ) خوش ہوتے ہیں، ایک وہ آدمی جو سردی کی رات میں اپنے بستر اور لحاف اور کمبل (وچادر وغیرہ) میں سے نکل کر کھڑا ہوا، پھر نماز پڑھی، تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو اس کے اس عمل پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس چیز کی امید نے جو آپ کے پاس ہے (یعنی اجروثواب) اور اس چیز کے خوف نے جو آپ کے پاس ہے (یعنی آپ کا عذاب) تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے اس کو امید والی چیز (یعنی اجروثواب اور اپنی رضا) عطا کردی، اور اس کو خوف والی چیز (یعنی عذاب) سے

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

امن دے دیا اور دوسرا وہ آدمی جو ایک جماعت کے ساتھ (قتال میں) تھا، پھر اس نے راہِ فرار اور قتال میں جو کچھ (عذاب یا ثواب) ہے، اس کو جان لیا، پھر اس نے قتال کیا، یہاں تک کہ شہید ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو اس کے اس عمل پر کس چیز نے آمادہ کیا، فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! اس چیز کی امید نے جو آپ کے پاس ہے (یعنی جہاد وقتال کا اجر وثواب) اور اس چیز کے خوف نے جو آپ کے پاس ہے (یعنی راہِ فرار کا عذاب) تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، بے شک میں نے اس کو امید والی چیز (یعنی اجر وثواب اور اپنی رضا) عطا کردی، اور اس کو خوف والی چیز (یعنی عذاب) سے امن دے دیا (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ (ابوداؤد، رقم الحديث ۱۳۰۸، كتاب الصلاة، باسناد قوى)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے، جو رات کو کھڑا ہو، پھر نماز پڑھے، اور اپنی بیوی کو بھی جگائے، پھر اگر وہ نہ جاگے، تو اس کے چہرے میں پانی چھڑک دے، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اس عورت پر جو رات کو کھڑی ہو، پھر نماز پڑھے، اور اپنے شوہر کو جگائے، پھر اگر وہ نہ جاگے، تو اس کے چہرے میں پانی چھڑک دے (ابوداؤد)

اور حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهٗ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ (ابوداؤد، رقم الحديث ۱۴۵۱، كتاب الصلاة، باسناد صحيح)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات کو بیدار ہو، اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے، پھر وہ دونوں دو رکعتیں پڑھیں، تو وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والوں اور

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

کثرت سے ذکر کرنے والیوں میں لکھے جائیں گے (ابوداؤد)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ:

إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (مسلم،رقم الحديث ۷۵۷)

ترجمہ: رات میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اس گھڑی میں جو بھی مسلمان آدمی اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی کسی خیر کی دعا کر رہا ہو، تو اس کو اللہ تعالیٰ وہ ضرور عطا فرماتے ہیں، اور یہ گھڑی ہر رات میں ہوتی ہے (مسلم)

بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ قبولیت کی گھڑی رات کو کسی غیر معین وقت میں ہوتی ہے، اور بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ آخری تہائی رات میں ہوتی ہے۔

(فيض القدير شرح الجامع الصغير للمناوى، تحت رقم الحديث ۲۳۳۱ ،(دليل الفالحين لطرق رياض الصالحين، ج۶ ص ۶۴۵،۶۴۶،باب فضل قيام الليل)

بہرحال مذکورہ اور اس جیسی کئی احادیث سے رات کو نیند سے بیدار ہوکر عبادت کرنے اور نوافل وتہجد پڑھنے کی عظیم فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

رات کو اُٹھ کر عبادت ونماز کا ارادہ کر کے سونے والا

کئی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر رات کو سونے والا یہ نیت کر کے سوئے کہ وہ رات میں کسی وقت اُٹھ کر عبادت کرے گا، اور نوافل وتہجد پڑھے گا، پھر غیر اختیاری طور پر اس کی آنکھ نہ کھل سکے، تو بھی اسے اپنی نیت کے مطابق اجر وثواب حاصل ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ أَتٰى فِرَاشَهُ، وَهُوَ يَنْوِىْ أَنْ يَّقُوْمَ فَيُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ حَتّٰى يُصْبِحَ، كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ (ابن ماجه،رقم الحديث ۱۳۴۴)

ترجمہ: جو شخص اپنے بستر پر آیا، اور اس کی نیت یہ ہے کہ وہ رات کو اٹھ کر (تہجد کی) نماز پڑھے گا، پھر اس پر صبح ہونے تک نیند غالب رہی (یعنی صبح ہونے تک آنکھ نہ کھلی) تو اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھا جائے گا، اور اس کی نیند اس پر اس کے رب کی طرف سے صدقہ بن جائے گی (ابنِ ماجہ)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنَ امْرِءٍ تَكُوْنُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ (سنن النسائی،رقم الحديث ۱۷۸۴، كتاب قيام الليل وتطوع النهار)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی بھی رات کو (کسی وقت اٹھ کر) نماز پڑھتا ہے، پھر (کسی دن) اس پر نیند کا غلبہ ہوجاتا ہے (جس کی وجہ سے وہ سوتا رہ جاتا ہے، اور صبح ہونے تک اٹھ نہیں پاتا) تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی نماز کا اجر لکھ دیتے ہیں، اوراس کی نینداس پر صدقہ ہوجاتی ہے (نسائی)

نماز کا اجر لکھے جانے کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی عادت اور معمول کی وجہ سے اس رات میں بھی نماز وعبادت کے لئے اٹھنے کی نیت رکھتا ہے، مگر نیند کے غلبہ کی وجہ سے اٹھ نہیں پاتا، تواس کو اللہ تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اپنے فضل سے نماز وعبادت کا ثواب عطا فرمادیتے ہیں۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

عبرت کدہ ﴿اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَعِبۡرَۃً لِّاُولِی الۡاَبۡصَارِ﴾ ابوجویریہ

عبرت وبصیرت آمیز حیران کن کائناتی تاریخی اور شخصی حقائق

حضرت یوسف علیہ السلام (قسط ۳۸)

حضرت یعقوب کا برادرانِ یوسف کو یوسف کی تلاش کے لئے بھیجنا

حضرت یعقوب علیہ السلام نے صاحبزادوں کو یہ حکم دیا کہ جاؤ یوسف اور ان کے بھائی کو تلاش کرو اور ان کے ملنے سے مایوس نہ ہو۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ اس سے پہلے حضرت یعقوب علیہ السلام نے کبھی اس طرح کا حکم نہیں دیا تھا، اور اب دیا، اس سے معلوم ہوتا ہے یہ سب چیزیں تقدیرِ الٰہی کے تابع تھیں، اس سے پہلے ملنا مقدر نہ تھا، اس لئے ایسا کوئی کام بھی نہیں کیا گیا اور اب ملاقات کا وقت آ چکا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کے مناسب تدبیر دل میں ڈالی۔

اور دونوں کی تلاش کا رُخ مصر ہی کی طرف موڑ دیا جو بنیامین کے حق میں تو معلوم اور متعین تھا مگر یوسف علیہ السلام کو مصر میں تلاش کرنے کی ظاہر حال کے اعتبار سے کوئی وجہ نہ تھی، لیکن اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے مناسب اسباب جمع فرما دیتے ہیں، اس لئے اس مرتبہ تلاش و تفتیش کے لئے پھر صاحبزادوں کو مصر جانے کی ہدایت فرمائی۔

بعض حضرات نے فرمایا کہ یعقوب علیہ السلام کو پہلی مرتبہ عزیزِ مصر کے اس معاملہ سے کہ ان کی پونجی بھی ان کے سامان میں واپس کر دی، اس طرف خیال ہو گیا تھا کہ یہ عزیز کوئی بہت ہی شریف و کریم ہے شاید یوسف علیہ السلام ہی ہوں۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

یٰبَنِیَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَاَخِیۡهِ وَلَا تَایۡــَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایۡــَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ (سورة یوسف، رقم الآیة ۸۷)

یعنی ''اے میرے بیٹو! جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کی تلاش کرو اور اللہ کی رحمت سے نا امید

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

نہ ہوں، بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ جو کافر ہیں“

برادرانِ یوسف کا تیسری مرتبہ بارگاہِ یوسفی میں حاضری

حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب برادرانِ یوسف کو یہ حکم دیا کہ جاؤ یوسف اوراس کے بھائی کو تلاش کرو، توانہوں نے تیسری مرتبہ مصر کا سفر کیا، کیونکہ بنیامین کا تو وہاں ہونا معلوم تھا پہلی کوشش اس کی خلاصی کے لئے کرنا تھی، اور حضرت یوسف علیہ السلام کا وجود اگرچہ مصر میں معلوم نہ تھا، مگر جب کسی کام کا وقت آ جاتا ہے تو انسان کی تدبیریں غیر شعوری طور پر بھی درست ہوتی چلی جاتی ہیں، اس لئے تلاشِ یوسف کے لئے بھی غیر شعوری طور پر مصر ہی کا سفر مناسب تھا، اور غلہ کی ضرورت بھی تھی اور یہ بات بھی تھی کہ غلہ طلب کرنے کے بہانے سے عزیز مصر سے ملاقات ہوگی اور ان سے اپنے بھائی بنیامین کی خلاصی کے متعلق عرض معروض کرسکیں گے۔

چنانچہ جب یہ لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے دربار میں پہنچے، تو حضرت یوسف علیہ السلام سے اپنی محتاجی اور قحط سے متاثر ہونے کا اظہار کیا، کہ اس قحط کی وجہ سے ہمارا گھرانہ سخت مخمصے اور تکلیف میں ہے، یہاں تک اب ہمارے پاس غلہ خریدنے کے لئے بھی مناسب قیمت موجود نہیں، بلکہ ہم غلہ خریدنے کے لئے نکمی اور حقیرسی پونجی لائے ہیں، اس لئے آپ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے ہم سے یہ حقیرسی پونجی قبول کر لیجئے، اور ہمیں اس کے بدلہ میں غلہ عطا کر دیجئے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ یہ ہمارا استحقاق نہیں، لیکن آپ ہمیں صدقہ واحسان سمجھ کر ہی غلہ دے دیجئے۔

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِى الْمُتَصَدِّقِيْنَ (سورة یوسف، رقم الآیة ۸۸)

یعنی”پھر جب وہ ان کے پاس آئے تو کہا اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو قحط کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے اور کچھ حقیرسی پونجی لائے ہیں، اس لئے آپ ہمیں پورا غلہ عنایت فرمائیں اور صدقہ دیجئے، بے شک اللہ صدقہ دینے والوں کو جزاء دیتا ہے“

لفظ”مزجاۃ“ کا اصل معنی ایسی چیز کے ہیں جو خود نہ چلے بلکہ اس کو زبردستی چلایا جائے۔

یہ نکمی اور حقیر پونجی کیا تھی؟ قرآن وحدیث میں اس کی کوئی تصریح نہیں، اوراس بارے میں مفسرین کے

Idara Ghufran

اقوال مختلف ہیں، بعض نے کہا کہ کھوٹے دراہم تھے جو بازار میں نہ چل سکتے تھے، بعض نے کہا کہ کچھ گھریلو سامان تھا۔ ۱؎

حضرت یوسف علیہ السلام نے جب بھائیوں کے یہ مسکنت آمیز الفاظ سنے اور شکستہ حالت دیکھی تو طبعی طور پر اب حقیقت حال ظاہر کر دینے کا داعیہ ان میں بھرپور طور پر پیدا ہو رہا تھا، اور واقعات کی رفتار کا انداز بھی یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام پر جو اظہارِ حال کی پابندی من جانب اللہ تھی، اب اس کے خاتمہ کا وقت بھی آچکا تھا۔ ۲؎ (جاری...........)

۱؎ قوله تعالى :(وجئنا ببضاعة) البضاعة القطعة من المال يقصد بها شراء شى، تقول :أبضعت الشىء واستبضعته أى جعلته بضاعة، وفى المثل :كمستبضع التمر إلى هجر. قوله تعالى :(مزجاة) صفة لبضاعة، والإزجاء السوق بدفع، ومنه قوله تعالى ":ألم تر أن الله يزجى سحابا "والمعنى أنها بضاعة تدفع، ولا يقبلها كل أحد .قال ثعلب :البضاعة المزجاة الناقصة غير التامة .واختلفت فى تعيينها هنا، فقيل :كانت قديدا وحيسا، ذكره الواقدى عن على بن أبى طالب رضى الله عنه .وقيل :خلق الغرائر والحبال، روى عن ابن عباس .وقيل :متاع الأعراب صوف وسمن، قال عبد الله بن الحارث .وقيل :الحبة الخضراء والصنوبر وهو البطم، حب شجرة بالشام، يؤكل ويعصر الزيت منه لعمل الصابون، قاله أبو صالح، فباعوها بدراهم لا تنفق فى الطعام، وتنفق فيما بين الناس، فقالوا :خذها منا بحساب جياد تنفق فى الطعام .وقيل :دراهم رديئة، قاله ابن عباس أيضا .وقيل :ليس عليها صورة يوسف، وكانت دراهم مصر عليهم صورة يوسف .وقال الضحاك :النعال والأدم، وعنه :كانت سويقا منخلا .والله أعلم(تفسير القرطبى، تحت رقم الآية ۸۸ من سورة يوسف)

۲؎ اور تفسیر قرطبی و مظہری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اس موقع پر یعقوب علیہ السلام نے عزیز مصر کے نام ایک خط لکھ کر دیا تھا جس کا مضمون یہ تھا:

من جانب یعقوب صفی اللہ، ابن اسحاق ابن ابراہیم خلیل اللہ، بخدمت عزیز مصر

امابعد، ہمارا پورا خاندان بلاؤں اور آزمائشوں میں معروف ہے میرے دادا ابراہیم خلیل اللہ کا نمرود کی آگ سے امتحان لیا گیا، پھر میرے ایک لڑکے کے ذریعے میرا امتحان لیا گیا، جو مجھ کو سب سے زیادہ محبوب تھا یہاں تک کہ اس کی مفارقت میں میری بینائی جاتی رہی، اس کے بعد اس کا ایک چھوٹا بھائی مجھ غم زدہ کی تسلی کا سامان تھا، جس کو آپ نے چوری کے الزام میں گرفتار کرلیا اور میں بتلاتا ہوں کی ہم اولاد انبیاء ہیں، نہ ہم نے کبھی چوری کی ہے نہ ہماری اولاد میں کوئی چور پیدا ہوا والسلام

وقال ابن عباس :كتب يعقوب إليه يطلب رد ابنه، وفى الكتاب :من يعقوب صفى الله ابن إسحاق ذبيح الله ابن إبراهيم خليل الله إلى عزيز مصر -أما بعد -فإنا أهل بيت بلاء ومحن، ابتلى الله جدى إبراهيم بنمروذ وناره، ثم ابتلى أبى إسحاق بالذبح، ثم ابتلانى بولد كان لى أحب أولادى إلى حتى كف بصرى من البكاء، وإنى لم أسرق ولم ألد سارقا والسلام(تفسير القرطبى، تحت رقم الآية ۸۸ من سورة يوسف،التفسير المظهرى، تحت رقم الآية ۸۸ من سورة يوسف)

(جاری ہے...........)

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

Idara Ghufran

طب وصحت

مفتی محمد رضوان

حجامہ یا سینگی لگوانا (قسط۳)

(Cupping Therapy)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حجامہ کروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحۡتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ، وَأَعۡطَى الَّذِیۡ حَجَمَهٗ وَلَوۡ کَانَ حَرَامًا لَمۡ یُعۡطِهٖ (بخاری، رقم الحدیث ۲۱۰۳)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کروایا، اور جس نے آپ کا حجامہ کیا، اس کو آپ نے اُجرت (ومزدوری) بھی دی، اور اگر یہ (اُجرت ومزدوری) حرام ہوتی، تو آپ اسے نہ دیتے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ خود حجامہ کرایا ہے، بلکہ حجامہ کرنے والے کو اُجرت ومعاوضہ بھی دیا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَحۡتَجِمُ وَلَمۡ یَکُنۡ یَظۡلِمُ أَحَدًا أَجۡرَهٗ (بخاری، رقم الحدیث ۲۲۸۰)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجامہ کرواتے تھے، اور کسی پر اس کی مزدوری کے متعلق ظلم نہیں کرتے تھے (یعنی مزدور کو اس کی مزدوری پوری پوری دیا کرتے تھے، خواہ وہ حجامہ کرنے والا کیوں نہ ہو) (بخاری)

حضرت ابو امیہ فزاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رَأَیۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَحۡتَجِمُ (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۸۷۷۹، باسناد صحیح)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھا (مسند احمد)

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

ان احادیث سے معلوم کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی میں کئی مرتبہ اپنا حجامہ کرایا ہے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْحَجَّامَ، فَأَتَاہُ بِقُرُوْنٍ، فَأَلْزَمَہٗ إِیَّاھَا، قَالَ عَفَّانُ : مَرَّۃً بِقَرْنٍ، ثُمَّ شَرَطَہٗ بِشَفْرَۃٍ، فَدَخَلَ أَعْرَابِیٌّ مِنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ، أَحَدِ بَنِیْ خُزَیْمَۃَ ، فَلَمَّا رَآہُ یَحْتَجِمُ، وَلَا عَھْدَ لَہٗ بِالْحِجَامَۃِ، وَلَا یَعْرِفُھَا، قَالَ : مَا ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ عَلَامَ تَدَعُ ھٰذَا یَقْطَعُ جِلْدَکَ؟ قَالَ : ھٰذَا الْحَجْمُ، قَالَ: وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ: ھُوَ مِنْ خَیْرِ مَا تَدَاوٰی بِہِ النَّاسُ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۰۹۶،باسناد صحیح)

ترجمہ: ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام (یعنی حجامہ کرنے والے) کو بلایا، تو وہ سینگ لے کر آ گیا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگ لگایا اور نشتر (یعنی اُسترے وغیرہ) سے چیرا لگایا، اسی اثنا میں بنوفزارہ کا ایک دیہاتی بھی آ گیا، جس کا تعلق بنوخذیمہ کے ساتھ تھا، جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجامہ کراتے ہوئے دیکھا تو چونکہ اسے حجامہ کے متعلق کچھ معلوم نہیں تھا، اس لئے وہ کہنے لگا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے، آپ نے اس شخص کو اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ " حجم " ہے، اس نے پوچھا کہ " حجم " کیا چیز ہوتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں سے لوگ علاج کرتے ہیں، اُن میں سے یہ بہترین دواء (وطریقۂ علاج) ہے (مسند احمد)

اورحضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

کُنْتُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا حَجَّامًا ، فَأَمَرَہٗ أَنْ یَّحْجُمَہٗ، فَأَخْرَجَ مَحَاجِمَ لَہٗ مِنْ قُرُوْنٍ، فَأَلْزَمَہٗ إِیَّاہُ، فَشَرَطَہٗ بِطَرَفِ شَفْرَۃٍ ، فَصَبَّ الدَّمَ فِیْ إِنَاءٍ عِنْدَہٗ، فَدَخَلَ عَلَیْہِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ، فَقَالَ: مَا ھٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ عَلَامَ تُمَکِّنُ ھٰذَا مِنْ جِلْدِکَ یَقْطَعُہٗ؟ قَالَ : فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : ھٰذَا الْحَجْمُ، قَالَ : وَمَا الْحَجْمُ؟ قَالَ : ھُوَ مِنْ خَیْرِ مَا

Idara Ghufran

تَدَاوٰی بِهِ النَّاسُ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۱۷۲،باسناد صحیح)

ترجمہ: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجام کو بلایا، اور اسے حجامہ کرنے کا حکم فرمایا، اس نے اپنے حجامہ کے سینگ نکالے، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگ لگایا اور نشتر سے چیرا لگایا، اسی دوران بنوفزارہ قبیلہ کا ایک دیہاتی بھی آ گیا، تو اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپ نے اسے اپنی کھال کاٹنے کا اختیار کیوں دیا؟ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا کہ یہ حجم ہے، اس نے عرض کیا کہ حجم کیا ہوتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن چیزوں کے ذریعہ سے لوگ دواء کرتے ہیں، اُن میں سے بہترین دواء ہے (مسند احمد)

پہلے زمانہ میں حجامہ کے لئے خون اور مواد کو سینگ سے مخصوص طریقہ پر منہ سے سانس لے کر کھینچا جاتا تھا، اس لئے احادیث میں سینگ کا ذکر آیا، اور آج کل یہ عمل مخصوص کپ لگا کر کیا جاتا ہے۔

حجامہ کے عمل میں کیونکہ جسم کی کھال پر کچھ کٹ لگائے جاتے ہیں، جو کہ بظاہر اور صورتاً کوئی اچھا عمل نہیں سمجھا جاتا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تو اس عمل کا نام بتلایا، دوسرے اس کو بہترین دواء اور طریقۂ علاج قرار دیا، اور ظاہر ہے کہ طریقۂ علاج اور دواء اگر بظاہر اور صورتاً اچھا دکھائی نہ دے، یا دواء کڑوی وبدذائقہ ہو، تو اس کی وجہ سے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا، بالخصوص جبکہ وہ بیماری کا بہترین طریقۂ علاج بھی ہو، تیسرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کو کسی ایک مخصوص بیماری کی بہترین دواء اور علاج قرار نہیں دیا، بلکہ اس کو عام اور اُصولی انداز میں بہترین دواء اور طریقۂ علاج قرار دیا، جس سے معلوم ہوا کہ حجامہ (Cupping Therapy) کسی ایک بیماری کے بجائے مختلف قسم کی بیماریوں کا بہترین طریقۂ علاج ہے، اور اس بات کو اطبائے قدیم کے علاوہ جدید ماہرین نے بھی تسلیم کیا ہے۔

نبی ﷺ کا روزہ اور احرام کی حالت میں حجامہ کرانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

اِحْتَجَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ (بخاری، رقم الحدیث ۱۹۳۹)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ روزہ کی حالت میں تھے (بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کی حالت میں حجامہ کرانا جائز ہے، کیونکہ حجامہ کے عمل میں روزہ فاسد ہونے کی

Idara Ghufran

کوئی بات نہیں پائی جاتی۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ

(بخاری، رقم الحديث ۱۹۳۸)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجامہ کرایا، اور آپ احرام کی حالت میں تھے، اور آپ نے حجامہ کرایا، جبکہ آپ روزہ کی حالت میں تھے(بخاری)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ کے علاوہ احرام کی حالت میں بھی حجامہ کرانا جائز ہے۔

خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قولی احادیث وروایات میں حجامہ (کپنگ تھراپی) کی ترغیب وتاکید کے علاوہ خود سے زندگی میں اپنا حجامہ (وکپنگ تھراپی) کروانا مختلف احادیث وروایات سے ثابت ہے، لہٰذا حجامہ (وکپنگ تھراپی) کرانا دواء وعلاج کے علاوہ مسنون اور باعثِ ثواب عمل بھی ہے (جاری ہے......)

کل صفحات:864

سیاست وحکومت

Politics And Government

قرآن وسنت کی روشنی میں خالق اور مخلوق کی حکومت وحکمرانی میں فرق، انسانی حکومت وحکمرانی کے متعلق اسلام کی قیمتی، مفید تر جامع تعلیمات وہدایات، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف حکومتوں وحکمرانوں کی پیشین گوئیاں، نااہل، ظالم اور خائن حکمرانوں کے لئے وعیدیں اور اہل، مُنصِف وعادل حکمرانوں کی فضیلت، وزیروں اور مشیروں کے متعلق اوصاف وہدایات، حکمرانوں وافسروں کی رشوت وبھتہ اور ظالمانہ ٹیکس خوری، قومی املاک کی حفاظت کی اہمیت وفضیلت اور خیانت کا وبال، جرائم اور اُن کا مؤثر ومعتدل قانونی انسداد، اسلام میں حکمرانوں کے حقوق اور حکومتی قوانین کی حیثیت، اتحاد واتفاق کا حکم اور تفریق کی ممانعت، ظالم حکمرانوں کے خلاف مؤثر ومفید طرزِ عمل اور ہڑتال وغیرہ کا حکم، غیر مسلموں کے ساتھ معاملات وبرتاؤ اور ان کے حقوق، اسلامی ملک کی حفاظت وپاسبانی کی فضیلت واہمیت، انتخاب اور ووٹ کے شرعی احکام وآداب۔

سیاست وحکومت سے متعلق اسلام کی پاکیزہ اُصولی منصوص تعلیمات کا جامع ذخیرہ

مُصنِّف: مفتی محمد رضوان

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

اخبارِ ادارہ مولانا محمد امجد حسین

ادارہ کے شب وروز H

r ...... جمعہ ۱۶/۲۳/ رمضان، یکم/ ۸/شوال متعلقہ مساجد میں وعظ و مسائل کے سلسلے ہوئے، جمعہ یکم شوال کو عید الفطر کی نماز مسجد امیر معاویہ میں مدیر صاحب مفتی محمد رضوان صاحب نے صبح آٹھ بجے، مسجد بلال صادق آباد میں مفتی محمد یونس صاحب نے ساڑھے سات بجے اور مسجد غفران میں بندہ امجد نے سات بجے پڑھائی۔

r ......۱۸/ ۲۵/ رمضان اور ۱۰/شوال بروز اتوار دن دس بجے مدیر صاحب کی ادارہ غفران ہفتہ وار اصلاحی مجلس حسبِ معمول منعقد ہوتی رہی، ۳/شوال، بروز اتوار مجلس میں چند احباب سے ملاقات و گفتگو رہی۔

r ......۱۱/ ۱۸/ ۲۵/ رمضان بروز اتوار حضرت مدیر صاحب کا جناب مظہر قریشی مرحوم صاحب کے ہاں کرتار پورہ میں خواتین کے مجمع میں اصلاحی بیان ہوا۔

r ...... ۱۵/ رمضان، رمضان کی سولہویں شب، شب جمعہ کو قاری عبد الحلیم صاحب ، حافظ مولانا محمد فرحان صاحب، اور حافظ عفان صاحب کی تراویح میں قرآن مجید کی تکمیل ہوئی، بیسویں شب میں بندہ امجد کی اور بائیسویں شب میں حافظ مولانا غلام بلال صاحب کی تراویح میں قرآن مجید سنانے کی تکمیل ہوئی۔

r ......۱۵/ رمضان بروز جمعرات جناب عدنان صاحب (پاک آٹوز والے، برادرِ مدیر صاحب) کے ہاں اہلِ ادارہ کی افطار میں ضیافت تھی۔

r ......۲۲/ رمضان، تیئیسویں شب، شبِ جمعہ میں مسجد امیر معاویہ کوہاٹی بازار میں مدیر صاحب کی تراویح میں قرآن مجید کی تکمیل ہوئی، اس موقعہ پر حضرت مدیر صاحب، مفتی محمد یونس صاحب، اور بندہ امجد کے مختصر وعظ و بیان ہوئے، مولانا محمد ناصر صاحب نے مناجاتیہ کلام پیش کیا، چوبیسویں شب میں مسجد غفران میں حافظ محمد ریحان (بن مدیر صاحب) کی تراویح میں تکمیل ہوئی، اس موقعہ پر حضرت مدیر صاحب کا بیان ہوا، چوبیسویں شب کو ہی مسجد بلال صادق آباد میں مفتی محمد یونس صاحب کے ہاں بھی تراویح میں ختمِ قرآن ہوا، اور اسی شب علی پور فراش میں مولانا طارق محمود صاحب کا بھی ختمِ قرآن ہوا، تیئیسویں، چوبیسویں، پچیسویں شب میں بندہ امجد کا حضرت مدیر صاحب کی نیابت میں راولپنڈی اسلام آباد کے چند مقامات پر ختمِ قرآن کے موقعہ پر بیان کے لئے جانا ہوا۔

r ......۲۵ ویں شب نسیم مسجد گل نور مارکیٹ میں حضرت مدیر صاحب کا مولانا ناصر صاحب کے ختمِ قرآن کے موقع پر بیان ہوا، جس کے بعد مولانا محمد ناصر صاحب کے گھر ضیافت ہوئی۔

r ...... ۲۶/ رمضان بروز اتوار مسجد حنفیہ (فیکٹری کوارٹرز، مغل آباد، راولپنڈی) میں بعد نمازِ فجر حضرت مدیر

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075300

صاحب بیان کے لئے تشریف لے گئے، بیان کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔

- ......۲۷ویں شب حضرت مدیر صاحب، محمدی مسجد (تیلی محلّہ، مری روڈ، راولپنڈی) میں تکمیلِ قرآن کے موقع پر بیان کے لئے تشریف لے گئے، بیان وسوال و جواب کے بعد رات گئے واپسی ہوئی۔
- ......۲۱/ رمضان منگل سے بعد ظہر مسجد امیر معاویہ کوہاٹی بازار میں اعتکاف والوں کے لئے حضرت مدیر صاحب کی نیابت میں بندہ امجد نے حسب سابق دینی بیانات کا سلسلہ شروع کیا، جو ۲۸ رمضان تک جاری رہا۔
- ......۲۵/ رمضان ، بروز اتوار، حضرت مدیر صاحب ، جناب خالد اقبال صاحب (بہنوئی مولانا محمد ناصر صاحب) کے گھر (خیابان سرسید، راولپنڈی) میں افطار کی دعوت پر مدعو تھے۔
- ......۲۶/ رمضان، بروز پیر، حضرت مدیر صاحب، جناب یوسف صاحب (راحت کیفے، صدر) کے گھر افطار کی دعوت میں مدعو تھے۔
- ......۲۸/ رمضان ، بروز بدھ ادارہ میں عید کی تعطیلات کا اعلان ہوا، جمعرات ۲۹ رمضان تا ہفتہ ۹ شوال (بمطابق ۸/ اگست تا ۱۷/ اگست) ادارہ میں عید الفطر کی تعطیلات رہیں۔
- ......۲۸/ رمضان ، بروز بدھ، حضرت مدیر صاحب ، جناب خورشید صاحب (ولد حاجی الیاس قریشی صاحب مرحوم) کے ہاں افطار کی دعوت پر تشریف لے گئے۔
- ......یکم/ شوال، بروز جمعہ حضرت مدیر صاحب، مسجد امیر معاویہ میں عید کی نماز اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھا کر، جمعہ کے بعد والدہ صاحبہ اور بھائی صاحبان کے ہاں تشریف لے گئے۔
- ......۲/ شوال، بروز ہفتہ حضرت مدیر صاحب بمع اہلِ خانہ، جناب انور خان صاحب (سکیم تھری، راولپنڈی) کے ہاں اپنے اعزہ سے ملاقات وزیارت کے لئے تشریف لے گئے۔
- ......۴/ شوال، بروز پیر، حضرت مدیر صاحب بمع اہلِ خانہ، اپنے ایک عزیز جناب ندیم خان صاحب (صادق آباد، راولپنڈی) کے گھر تشریف لے گئے۔
- ......۵/ شوال، بروز منگل، حضرت مدیر صاحب بمع اہلِ خانہ، اپنے ایک عزیز جناب جعفر خان صاحب (اعوان مارکیٹ، خیابانِ سرسید، راولپنڈی) کے ہاں ظہرانہ پر تشریف لے گئے، مولانا ناصر صاحب بھی ہمراہ تھے۔
- ......۷/ شوال/ ۱۵ اگست بروز جمعرات حضرت مدیر صاحب کا بمعہ اہل وعیال اور والدہ صاحبہ جناب مولانا پیر جاوید صاحب کے ہاں ٹیکسلا کا تفریحی سفر ہوا، مولانا ناصر صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔
- ......۹/ شوال بروز ہفتہ ادارہ کا سالانہ شورائی اجلاس ہوا، جس میں بیرونی اراکین حضرت مفتی عبد القدوس ترمذی صاحب (مدیر جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا) اور مولانا مفتی محمد زاہد صاحب (شیخ الحدیث و نائب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد) تشریف لائے، ادارہ کے مقامی اراکین وٹرسٹیان بھی شریک تھے۔

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 0092515507530

گزشتہ مالیاتی سال کے تمام شعبوں کی کارگزاری اور مالیاتی گوشوارے معززِ اراکین کو فراہم کیے گئے، اور روئیداد سنائی گئی، اور نئے مالی و تعلیمی سال کے متعلق فیصلے ہوئے۔

r ......۱۰/شوال، بروز اتوار سے ادارہ کے تمام شعبوں میں کام کا آغاز ہوا، تعلیمی شعبہ میں سب جماعتوں میں حسب قرارداد و قواعد و ضوابط داخلے شروع ہوئے، جو ہفتہ بھر جاری رہے۔

r ......۱۱/شوال، ۱۹/اگست، بروز پیر سے تعمیر پاکستان سکول کی تعطیلات ختم ہو کر کلاسیں شروع ہوئیں، دوسری سہ ماہی کا نیا تیار شدہ نصاب کلاسوں میں جاری کر دیا گیا۔

بسلسلہ: ارکانِ اسلام صفحات: 832

مناسکِ حج کے فضائل و احکام

حج کے اعمال و مناسک کے فضائل و احکام سے متعلق مفصَّل و مدلَّل کتاب

حج کی فرضیت، حج کی فضیلت، حج کی حکمت، حج کی قسمیں وصورتیں، عمرہ کا طریقہ، حج کا طریقہ، احرام، منیٰ، عرفات، مزدلفہ، رَمی، طواف اور سعی وغیرہ کے مفصل و مدلل فضائل و احکام، حرمین شریفین سے متعلق متفرق فضائل و احکام، حج و عمرہ سے متعلق احادیث اور دعاؤں کی اسنادی و شرعی حیثیت، قرآن و سنت اور اہلُ السنۃ والجماعۃ کے چاروں فقہی مسالک کی روشنی میں باحوالہ بحثیں، جدید حالات کے تناظر میں مشکل اور پیچیدہ مسائل کا حل

مصنِّف: مفتی محمد رضوان

ادارہ غفران، چاہ سلطان، راولپنڈی، پاکستان

﴿بقیہ متعلقہ صفحہ ۹۴ ''اخبارِ عالم''﴾ ? 14/اگست: پاکستان: جڑواں شہروں سمیت ملک بھر میں بارشوں، سیلاب سے تباہی، 19 جاں بحق ? 15/اگست: مصری فوج نے مرسی کے حامیوں پر ٹینک چڑھا دیئے، اندھا دھند فائرنگ 250 جاں بحق، ہنگامے پھوٹ پڑے ? 16/اگست: پاکستان: مسلح شخص نے 5 گھنٹے یرغمال بنائے رکھا، پولیس ناکام، زمرد خان نے جان پر کھیل کر گرفتار کرا دیا ? 17/اگست: پاکستان: دریائے سندھ میں اونچے درجے کا سیلاب، فوج نے کئی شہروں کا کنٹرول سنبھال لیا ? 18/اگست: پاکستان: پنجاب میں بلدیاتی الیکشن غیر جماعتی بنیادوں پر کرانے کی منظوری، عمر کی حد 25 سال کرنے کا فیصلہ ? 19/اگست: پاکستان: بھارت نے ستلج میں 1 لاکھ کیوسک پانی چھوڑ دیا، چناب میں سیلابی ریلا، سینکڑوں دیہات زیرِ آب ? 20/اگست: پاکستان: سپریم کورٹ، لاکھڑا بجلی منصوبہ کو حتمی شکل نہ دینے پر واپڈا سے وضاحت طلب۔

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155075530

اخبارِ عالم

C

حافظ غلام بلال

دنیا میں وجود پذیر ہونے والے اہم ومفید حالات وواقعات، حادثات وتغیرات

? 21 / جولائی / 2013ء، بمطابق ۱۱ / رمضان المبارک / 1434ھ: پاکستان: طوفانی بارشوں سے پنجاب میں تباہی، چھتیں، مکانات منہدم، 6 جاں بحق ? 22 / جولائی: پاکستان: لاپتہ افراد کے نام سامنے لانے پر اتفاق، زیرِ حراست قیدیوں سے ہفتے میں تین روز ملاقات کی اجازت ? 23 / جولائی: پاکستان: صوبہ پنجاب میں ناپ تول سے متعلق 62 ہزار مقدمات عدالتوں میں زیرِ التواء ہیں ? 24 / جولائی: پاکستان: پنجاب حکومت نے کم سے کم پنشن کی حد 5 ہزار کردی ? 25 / جولائی: پاکستان: سپریم کورٹ کا صدارتی الیکشن 30 جولائی کرانے کا حکم، نیا انتخابی شیڈول جاری ? 26 / جولائی: پاکستان: راولپنڈی بورڈ کے نتائج کا اعلان، 71 ہزار امیدوار کامیاب، کامیابی کا تناسب 60.16 فیصد رہا ? 27 / جولائی: پاکستان: پاراچنار بازار میں افطاری سے قبل 2 خودکش دھماکے، 50 افراد جاں بحق، 190 زائد زخمی ? 28 / جولائی: مصر: مرسی کے حامیوں اور مخالفین میں خونی جھڑپیں، فوج کی فائرنگ، 120 ہلاک، 1500 زخمی ? 29 / جولائی: پاکستان: بجلی وگیس چوروں کے خلاف کارروائی، 2860 ملازمین معطل کرنے کی سفارش ? 30 / جولائی: پاکستان: ڈیرہ اسماعیل جیل پر راکٹوں اور دستی بموں سے حملہ، طالبان 248 قیدی چھڑا لے گئے، 5 اہلکاروں سمیت 13 جاں بحق، شہر میں کرفیو ? 31 / جولائی: پاکستان: ممنون حسین بھاری اکثریت سے 12 ویں صدر منتخب ? یکم / اگست: پاکستان: مٹی کا تیل 4.90، ڈیزل 3، پٹرول 2.73، لائٹ ڈیزل 3.90 روپے فی لیٹر مہنگا ? 02 / اگست: پاکستان: بنگلہ دیش کی ہائیکورٹ نے جماعتِ اسلامی پر پابندی لگادی ? 03 / اگست: پاکستان: نندی پور پراجیکٹ، حکومت چینی کمپنی میں ترمیمی معاہدہ طے ? 04 / اگست: پاکستان: بارش، سیلابی ریلوں سے مزید 44 افراد جاں بحق، کراچی، جھیل مگسی سمیت متعدد علاقوں میں ایمرجنسی نافذ، فوج الرٹ ? 05 / اگست: پاکستان: خیبر پختونخوا نے وفاق سے بجلی منافع کے سالانہ 67 ارب روپے مانگ لئے ? 06 / اگست: پاکستان: کمرشل، صنعتی صارفین، ہاؤسنگ سوسائٹیز کے لئے بجلی 5 روپے 57 پیسے یونٹ تک مہنگی ? 07 / اگست: پاکستان: کوئٹہ سے پنجاب آنے والے 14 مسافر شناخت کے بعد قتل، فائرنگ کے تبادلے میں سیکورٹی اہل کار جاں بحق ? 08 / اگست: پاکستان: دہلی میں پاکستانی ہائی کمیشن پر حملہ، پاکستان کا شدید احتجاج، بھارتی ہائی کمشنر کی طلبی ? 09 / اگست: پاکستان: کوئٹہ، ایس ایچ او کی نمازِ جنازہ میں خودکش دھماکہ، ڈی آئی جی آپریشنز، ایس پی سمیت 30 جاں بحق، 60 زخمی ? 10 / اگست: ? 11 / اگست: (تعطیلِ اخبارات، عیدالفطر) ? 12 / اگست: پاکستان: پاک بھارت سرحدی کشیدگی پھیل گئی، دوستی بسوں پر ہندوؤں کے حملے ? 13 / اگست: پاکستان: ضمنی انتخابات 1987 پولنگ سٹیشن حساس، 1657 حساس ترین قرار، پولنگ سکیم سیکورٹی اداروں کو بھجوادی گئی۔

﴿بقیہ صفحہ ۹۳ پر ملاحظہ فرمائیں﴾

Idara Ghufran

Contact us: Idaraghufran@yahoo.com Ph: 00925155O7530